

طریقہ شریعی کا نام ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
 صنایع مبین در فضیلت این دوز

کتاب فیض المصطفیٰ و معجزات آن باری عز و جل و صفات مولانا و صفات اهل بیت علیهم السلام و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام



تألیف و تصنیف از شیخ ابوالحسن علی بن محمد باقر و تصحیح و تدوین از شیخ ابوالحسن علی بن محمد باقر

مطبع نایب منشور نوکشیکا بکراچی
 در طبع بنام بن مطبوعه

نہرکتی

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جسکی قیمت ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاہدہ و ملاحظہ سے خاتقان اعلیٰ حالات کتب کے علوم و فن میں قیمت بھی ارزان ہوا اس کتاب کے پیش بیچ کے تین صفحہ جو سادہ ہیں انہیں بعض کتب متفرقات و منفرد اور وہ کی بیچ کرتے ہیں اگر جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر وافر ملے گا
کا ذریعہ حاصل کیا ہو

کتب متفرقات دینہ فارسی

تذکرہ اہلداد۔ سادہ کے بیان میں ہر مصنفہ جناب فاضل
سنا اللہ پانی تی۔

قنوج الحرمین۔ منظوم مع نقبشات عربین شریفین اور
انگو مقامات مبرکہ مولفہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
تفسیر القلندر فی تحریر الانور سلسلہ خانوادہ قادریہ
کامیان مصنفہ شاہ محمود حیدر۔

ظہیر الاسلام۔ معروف بہ ظہیر الدین اسماعیل فوائد
دینہ کامیان انہومان اہل تصوف مصنفہ شمس ظہیر الدین
صاحب۔

بتیان فی احکام الدخان۔ مسائل مشق قلیان کشی
اور اس سو گھنٹے کامیان از ابو الخیر مولوی حسین الدین
مدار الحق فی رد معیار الحق تصنیف ملا شاہ محمد فی
ذکر مباحث تقلید۔

روقتہ الشدا۔ تصنیف ملا حسین واعظ۔
شرح اوراد فقہ۔ مع شرح دعای وقاب خلاصۃ
نادر مجموعہ شائع ملا محمد بقر علی اور خلاصۃ الاوراد
میں وظائف ماہواری اور مفتہ و سالانہ کی
دعائیں جنکی انطیت مفید ہیں، مذکور ہیں

رسالہ دینہ و تقویٰ۔ از علامہ بابر مجلسی مدظلہ العالی
کتاب ہر۔

انوار العارفین۔ در اذکار تذکرہ صوفیہ مصنفہ مولوی
محمد حسین مراد آبادی۔

جرج۔ سنی نمائندہ اشعار تصنیف مولوی محمد شاہ
ادعیہ زیارت۔ مدنیہ منورہ مولفہ مولوی محمد حسن
میزان الفرقان۔ در احوال قرآن مصنفہ محمد عثمان قسری
نقوش سنم۔ دفع ہر درود و رسم جملہ نقوش محراب و
عبادت فرشتہ کدینہ منورہ ایک سطح تختہ بر تھوید بنا کر جو
کلمے میں واسطے حفاظت کے والا جاتا ہے۔

نقش معلین۔ شریفین رسول مقبول بطور زیارت ہر
و دعای مجمع عرش۔ مع نقش قفل اور اور دعائیں
نادر حفاظت کے لئے تھوید کر کے کلمے میں ڈالنا سودہ
رسالہ وظائف۔ ادعیہ منورہ بروایات صحیح الدرہ
جیمین مفصلہ ذیل دعائیں ہیں بابر مذہب امامیہ۔

۱۔ چنبورہ۔ ۲۔ دعای مانورہ۔ ۳۔ اعمال عاشورا
مجموعہ اوراد۔ وظائف شامل دعائے ذیل
۱۔ درود اکبر۔ ۲۔ ضرب البحر مہرجم۔ ۳۔ درود مستغاث
۴۔ درود تحینا۔ ۵۔ درود دہی۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۶۷	شیخ محمد بن احمد الجونی رحمه الله -		عبد القادر جیلانی رضی الله عنه -
۶۸	شیخ ابو مدین منیر بنی رحمه الله -	۵۸	شیخ سیف الدین عبدالوهاب -
۶۹	شیخ محی الدین عربی رحمه الله -	۵۹	شیخ شرف الدین عیسی رحمه الله -
۷۰	شیخ صدر الدین محمد بن اسحق قونیوی	۶۰	شیخ شمس الدین عبدالغفر رحمه الله -
۷۱	امام عبداللہ بن اسعد یافعی رحمه الله -	۶۱	شیخ سراج الدین عبدالجبار رحمه الله -
۷۲	شیخ عبدالقادر ثانی	۶۲	شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق رحمه الله -
۷۳	شیخ عبداللہ سیبکی	۶۳	شیخ ابواسحق ابراهیم رحمه الله -
۷۴	حضرت شیخ میر محمد المشهور بمیان میر رحمه الله -	۶۴	شیخ ابو الفضل محمد قدس سره -
۷۵	سلسله شریفه خواجہ مبارک	۶۵	شیخ ابو عبدالرحمن عبداللہ رحمه الله -
۷۶	شیخ ابوزید بسطامی رحمه الله -	۶۶	شیخ ابوزکریا یحییٰ رحمه الله -
۷۷	حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمه الله -	۶۷	شیخ ابوالنعمان موسیٰ قدس سره -
۷۸	شیخ ابوعلی رودباری رحمه الله -	۶۸	شیخ علی بن ابی بقیہ قدس سره -
۷۹	شیخ ابوعلی کاتب رحمه الله -	۶۹	شیخ ابوعمرو دهری قدس سره -
۸۰	شیخ ابو عثمان مغربی رحمه الله -	۷۰	شیخ ابوسعید قیلوی قدس سره -
۸۱	شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله -	۷۱	شیخ قتیب لبان موصلی رحمه الله -
۸۲	شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله -	۷۲	شیخ احمد بن مبارک رحمه الله -
۸۳	خواجہ یوسف بن ایوب جہدانی -	۷۳	شیخ صدوق بغدادی رحمه الله -
۸۴	خواجہ حسن انداقی رحمه الله -	۷۴	شیخ بقای بن بطور رحمه الله -
۸۵	خواجہ احمد بسوی رحمه الله -	۷۵	شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القايد
۸۶	حضرت خواجہ عبدالخالق مجددانی -	۷۶	شیخ ابوالسود بن اشبل رحمه الله -
۸۷	خواجہ عارف ریوگری قدس سره -	۷۷	شیخ ابوعمرو قرشی رحمه الله -
۸۸	حضرت خواجہ محمود الخیر فنوی رحمه الله -	۷۸	شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ	۱۷	بیان نسب طہر و تاریخ ولادت
۳۱	حضرت حسن ابصری رضی اللہ عنہ		باسعاد و ابتداء نزول وحی
۳۱	حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر		و معراج و ہجرت از مکہ معظمہ و
	صدیق رضی اللہ عنہ		وصول بہ مدینہ و وفات حضرت
۳۲	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی -		رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳	حضرت امام مالک قدس سرہ	۱۹	حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی
۳۳	حضرت امام شافعی قدس سرہ	۲۰	حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی
۳۳	حضرت امام احمد حنبل قدس سرہ	۲۱	حضرت امیر المومنین عثمان غنی اللہ عنہ
۳۴	حضرت امام ابو یوسف قدس سرہ	۲۲	حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
۳۴	حضرت امام محمد شبیبانی قدس سرہ	۲۳	حضرت امیر المومنین حسن رضی اللہ عنہ
۳۵	سلسلہ علیہ قادریہ	۲۴	حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ
۳۵	حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ	۲۵	حضرت امیر المومنین امام زین العابدین رضی
۳۶	حضرت شیخ سری بن المفلس السقطی	۲۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
۳۷	سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی	۲۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۳۹	حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ	۲۶	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ عبدالواحد تہمی قدس سرہ	۲۷	حضرت امام علی موسی صارضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ ابو الفرج طرطوسی قدس سرہ	۲۸	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۱	شیخ ابوالحسن نہکاری قدس سرہ	۲۸	حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
۴۱	حضرت شیخ ابوسعید مبارک -	۲۹	حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ
۴۲	شیخ جمادویاس قدس سرہ	۲۹	حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ
۴۳	حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین	۳۰	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۰	شیخ احمد اسود نیوری رحمہ اللہ۔	۱۰۲	شیخ ابوبکر بن عبد اللہ نساج رحمہ اللہ۔
۱۱۱	شیخ محمد عمویہ رحمہ اللہ تھالے۔	۱۰۳	شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تھالے۔
۱۱۲	حضرت ردیم قدس اللہ سرہ۔	۱۰۴	شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمہ اللہ۔
۱۱۳	شیخ ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ۔	۱۰۵	شیخ عمار یاسر رحمہ اللہ تھالے۔
۱۱۴	شیخ ابوالعباس نہاوندی۔	۱۰۶	حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمہ اللہ۔
۱۱۵	شیخ انخی فرخ زنجانی رحمہ اللہ۔	۱۰۷	شیخ عبداللہ بن بیدادی رحمہ اللہ۔
۱۱۶	شیخ وجیہ الدین رحمہ اللہ۔	۱۰۸	شیخ سعد الدین جموی رحمہ اللہ۔
۱۱۷	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔	۱۰۹	شیخ سیف الدین باخزری رحمہ اللہ۔
۱۱۸	شیخ حمید الدین ناگوری رحمہ اللہ۔	۱۱۰	شیخ نجم الدین رازی رحمہ اللہ۔
۱۱۹	شیخ نجیب الدین علی بن برغش۔	۱۱۱	شیخ رنئی الدین علی اللار رحمہ اللہ۔
۱۲۰	شیخ عبدالرحمن بن علی بن برغش۔	۱۱۲	شیخ جمال الدین احمد خرقانی۔
۱۲۱	شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ۔	۱۱۳	شیخ نور الدین عبدالرحمن انصاری کسرتی رح
۱۲۲	شیخ فرید الدین عراقی رحمہ اللہ۔	۱۱۴	شیخ رکن الدین علاء الدولہ سنہانے۔
۱۲۳	امیر حسین سادات رحمہ اللہ۔	۱۱۵	شیخ نجم الدین محمد بن محمد الاوکانے۔
۱۲۴	شیخ صدر الدین محمد قدس سرہ۔	۱۱۶	شیخ محمود خردقانی رحمہ اللہ تھالے۔
۱۲۵	شیخ رکن الدین رحمہ اللہ۔	۱۱۷	میر سید علی ہمدانی رحمہ اللہ۔
۱۲۶	حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ۔	۱۱۸	شیخ بہاء الدین ولد رحمہ اللہ۔
۱۲۷	بریلوان لدین قطب عالم رحمہ اللہ۔	۱۱۹	مولانا جلال الدین دمی رحمہ اللہ۔
۱۲۸	حضرت سراج الدین محمد شاہ عالم رحمہ اللہ تھالے۔	۱۲۰	حسام الدین حلبي رحمہ اللہ۔
۱۲۹	مافرقہ	۱۲۱	سلطان ولد قدس سرہ۔
۱۳۰	مالک نیا رحمہ اللہ تھالے۔	۱۲۲	سلسلہ سہروردیہ
۱۳۱	شیخ حبیب عجمی قدس سرہ۔	۱۲۳	مشاد دینوری رحمہ اللہ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	خواجہ غلوی دنیوری رحمہ اللہ -	۷۷	خواجہ علی راہینی رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ ابوالفتح شامی رحمہ اللہ -	۷۸	خواجہ محمد بابا ساسی رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ احمد ابدال چشتی -	۷۸	شیخ امیر کمال قدس سرہ -
۹۰	خواجہ محمد چشتی رحمہ اللہ -	۷۹	خواجہ بہار الدین نقشبند رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ یوسف بن محمد سمان رحمہ اللہ -	۷۹	خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ مودود چشتی رحمہ اللہ -	۸۰	خواجہ ابو نصر پارسا رحمہ اللہ -
۹۱	خواجہ احمد بن مودود چشتی -	۸۰	خواجہ علاء الدین عطار رحمہ اللہ -
۸۹	خواجہ سنجاب رحمہ اللہ -	۸۱	مولانا یعقوب چرخمی رحمہ اللہ -
۹۲	خواجہ حاجی شریف زبیدی رحمہ اللہ -	۸۱	حضرت خواجہ عبد اللہ رحمہ اللہ -
۸۹	حضرت شیخ عثمان مارونی رحمہ اللہ -	۸۱	مولانا نظام الدین خاموش رحمہ اللہ -
۹۲	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ -	۸۱	مولانا سعد الدین کاشغری رحمہ اللہ -
۹۲	شیخ حمید الدین الصوفی السعدی -	۸۲	حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ اللہ -
۸۲	الناگوری رحمہ اللہ -	۸۲	مولانا عبد الغفور لاری رحمہ اللہ -
۸۲	حضرت خواجہ قطب الدین وشی کلکے -	۸۲	خواجہ عبد الشہید رحمہ اللہ -
۹۲	شیخ فرید گنجشکر قدس سرہ -	۸۵	خواجہ باقی رحمہ اللہ تالکے -
۹۷	شیخ نظام الدین ولیا رحمہ اللہ -	۸۵	ہاشم خواجہ و صالح خواجہ دہبیدی -
۹۸	امیر خسرو دہلوی قدس سرہ -		سلسلہ شریفیہ چشتیہ
۱۰۰	شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ -	۸۶	خواجہ عبد الواحد زید قدس سرہ -
۱۰۱	شیخ بریلان لدین عرب رحمہ اللہ -	۸۶	حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ -
۸۷	شیخ عبد القدوس کنگوہی رحمہ اللہ -	۸۷	حضرت سلطان برہیم ادہم رحمہ اللہ -
۸۸	حضرت شیخ جلال تھانیسرہ قدس سرہ -	۸۸	خواجہ خدیفہ مرعشی رحمہ اللہ -
۱۰۲	سلسلہ کبرویہ رحمہ اللہ -	۸۸	خواجہ ہبیرہ بصری رحمہ اللہ -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۳۷	شیخ ابو محمد مرتضیٰ رحمہ اللہ -	۱۳۹	ابو عثمان حیدری رحمہ اللہ -
"	ابو یعقوب نیرجوری رحمہ اللہ -	۱۴۰	شیخ احمد بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ -
"	ابو الحسن صایع دینوری -	"	طلحہ بن محمد صباح نیلی قدس سرہ -
۱۳۸	حضرت شیخ ابوبکر بن طاہر دینوری -	"	یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ -
"	حضرت عبد اللہ منازل قدس سرہ -	۱۴۱	شیخ ابوالعباس سستی رحمہ اللہ -
"	حضرت شیخ ابراہیم بن شیبان الکریان شاہی -	"	ابو عبد اللہ بن جلال رحمہ اللہ -
"	حضرت شیخ ابوعلی ختولی قدس سرہ -	۱۴۲	حسین بن منصور طنج رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوسعید اعرابی قدس سرہ -	۱۴۳	شیخ ابوالعباس بن عطار رحمہ اللہ -
"	شیخ جعفر الخزاز رحمہ اللہ -	"	ابوبکر رازی رحمہ اللہ -
۱۴۹	شیخ ابراہیم بن احمد مولا لہونی -	"	ابوالخیر حمصی رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی -	۱۴۴	ابو محمد حیرری رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوالقاسم بن عیسیٰ البغدادی -	"	بنان بن محمد الحال رحمہ اللہ -
"	حضرت شیخ رحمہ اللہ -	"	محمد بن فضیل رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوالعباس سیاری -	"	ابوالحسین دراق رحمہ اللہ -
۱۵۰	شیخ ابوالخیر تنیانی الاقطع -	"	ابوالحسین وراح رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوبکر مصری قدس سرہ -	"	ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوزہام شیرازی رحمہ اللہ -	۱۴۵	خیر الناج رحمہ اللہ -
"	شیخ ابو عمر وزجانی رحمہ اللہ -	"	شیخ ابوبکر دہلی رحمہ اللہ -
۱۵۱	شیخ جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخوافی -	"	شیخ ابوبکر کتانی رحمہ اللہ -
"	شیخ ابوالحسین الصوفی القوشی -	۱۴۶	ابراہیم بن اودا القصار الراتی -
۱۵۲	شیخ ابوبکر بن اود دینوری -	"	ابوالحسن بن محمد المزین رحمہ اللہ -
		۱۴۷	ابوعلی ثقفی رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۹	یحییٰ ابن عباد رازی رحمہ اللہ -	۱۲۰	حضرت سفیان ثوری قدس سرہ -
۱۳۰	ابو حفص حداد قدس سرہ -	۱۲۱	داؤد بن نصر طائی رحمہ اللہ -
۱۳۱	شیخ علی بن یحییٰ بغدادی رحمہ اللہ -	۱۲۲	عقبہ بن غلام رحمہ اللہ -
۱۳۲	حمد بن وہب رحمہ اللہ -	۱۲۳	امام عبد اللہ مبارک رحمہ اللہ -
۱۳۳	شاہ شجاع کرمانی رحمہ اللہ -	۱۲۴	محمد صبیح المشور بابن سماک -
۱۳۴	مدون قصار رحمہ اللہ -	۱۲۵	حضرت شعیق بن ابراہیم بلخی -
۱۳۵	فتح بن شجرت قدس سرہ -	۱۲۶	یوسف اسباط روح اللہ روحہ -
۱۳۶	شیخ ابو عبد اللہ مختار رحمہ اللہ -	۱۲۷	ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ -
۱۳۷	ابو عبد اللہ مغربی رحمہ اللہ -	۱۲۸	حضرت شیخ بشر مریسی رحمہ اللہ -
۱۳۸	ابو عبد اللہ خاقان لہونی رحمہ اللہ -	۱۲۹	فتح بن علی موصلی رحمہ اللہ -
۱۳۹	سید بن عبد اللہ تستری رحمہ اللہ -	۱۳۰	بشر حافی قدس اللہ روحہ -
۱۴۰	ابو سعید عزا از رحمہ اللہ -	۱۳۱	احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ -
۱۴۱	عباس بن حمزہ نیشاپوری رحمہ اللہ -	۱۳۲	حاتم بن عنوان اصم رحمہ اللہ -
۱۴۲	ابو حمزہ بغدادی رحمہ اللہ -	۱۳۳	شیخ احمد حضریہ رحمہ اللہ -
۱۴۳	ابو حمزہ نراسانی رحمہ اللہ -	۱۳۴	شیخ ابو العباس حمزہ بن رث بن اسد -
۱۴۴	شیخ ابو بکر دقاق رحمہ اللہ -	۱۳۵	محاسی رحمہ اللہ -
۱۴۵	ابراہیم الخواص رحمہ اللہ -	۱۳۶	حضرت شیخ ذوالنون مصری رحمہ اللہ -
۱۴۶	زکریا بن دلویہ رحمہ اللہ -	۱۳۷	حضرت ابو تراب بخشی رحمہ اللہ -
۱۴۷	ابو الحسن نوری رحمہ اللہ -	۱۳۸	حضرت ابراہیم بن عیسیٰ رحمہ اللہ -
۱۴۸	عمر بن عثمان مکی صوفی رحمہ اللہ -	۱۳۹	زکریا بن یحییٰ الہروی رحمہ اللہ -
۱۴۹	ابو عثمان داغظ رحمہ اللہ -	۱۴۰	ابو عبد اللہ السجری رحمہ اللہ -
۱۵۰	سمون بن محبہ لکذاب رحمہ اللہ -	۱۴۱	شیخ محمد بن علی حکیم الزندی رحمہ اللہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۳	شیخ سیدی احمد بن ابوالحسن فاضل -	۱۶۳	شیخ عمور رحمہ اللہ -
۱۷۴	شیخ حیوۃ بن قیس الخزالی رحمہ اللہ -	۱۶۴	شیخ ابو عبد اللہ ماکو رحمہ اللہ -
۱۷۵	شیخ شہاب الدین سہروردی مقبول -	۱۶۵	شیخ ابو الحسن روزی -
۱۷۶	شیخ جاکیر قدس سرہ -	۱۶۶	شیخ پیر علی ہجویری رحمہ اللہ -
۱۷۷	شیخ عبد الرحیم مغربی رحمہ اللہ -	۱۶۷	شیخ ابو القاسم قشری رحمہ اللہ -
۱۷۸	شیخ ابو علی بن سلم رحمہ اللہ -	۱۶۸	شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری -
۱۷۹	شیخ نظام گنجوی رحمہ اللہ -	۱۶۹	شیخ ابو الحسن بخار -
۱۸۰	شیخ عبد اللہ القرشی الماشمی -	۱۷۰	شیخ ابو نصر الہروی النانجہ بادے -
۱۸۱	حضرت شیخ	۱۷۱	حضرت امام محمد بن محمد الغزالی -
۱۸۲	شیخ روز بہان بقلی رحمہ اللہ -	۱۷۲	شیخ ابو البباس خری -
۱۸۳	شیخ ابو اسحق اغرب رحمہ اللہ -	۱۷۳	حکیم سنائی غزنوی رحمہ اللہ -
۱۸۴	شیخ ابوالحسن کردویہ رحمہ اللہ -	۱۷۴	شیخ ابو عبد اللہ جوئی -
۱۸۵	شیخ ابن صباح رحمہ اللہ -	۱۷۵	عین القضاۃ جہانی -
۱۸۶	شیخ یونس بن یوسف شیانفی -	۱۷۶	شیخ الاسلام شیخ احمد بن حام رحمہ اللہ -
۱۸۷	شیخ علی بن ادریس معقوبے -	۱۷۷	شیخ ابو البباس بن علی -
۱۸۸	شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ -	۱۷۸	شیخ عبد السلام بن عبد الرحمن ابی الرجال -
۱۸۹	شیخ ابن خازن المصری رحمہ اللہ -	۱۷۹	تتمی الاشبیلی رحمہ اللہ -
۱۹۰	شیخ اودالدین لکوانی رحمہ اللہ -	۱۸۰	شیخ ابوالبیان بن محفوظ القرشی -
۱۹۱	مولانا شمس الدین تبریزی -	۱۸۱	شیخ عبد الاول بن شعیب السجری الہروی -
۱۹۲	شیخ ابوالنیل حبیب مینی رحمہ اللہ -	۱۸۲	حضرت تاج العارفین ابو الوفا -
۱۹۳	شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ -	۱۸۳	شیخ عدی بن سنان الشامی رحمہ اللہ -
۱۹۴	شیخ علی النیار رحمہ اللہ -	۱۸۴	شیخ ماجد کردی رحمہ اللہ -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵۶	شیخ ابوالقاسم المقرئ رحمه الله -	۱۵۲	شیخ عبدالملک بن علی بن عبد الله -
۱۵۷	شیخ ابوبکر کلابادی رحمه الله -	"	شیخ بندار بن حسین بن محمد بن حلب -
"	شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله -	"	شیخ علی بن بندار بن حسین الصوفی -
"	شیخ احمد بن برهم السبوحی -	۱۵۳	شیخ ابوبکر الدانی رحمه الله -
۱۵۸	شیخ ابوالحسن بن سمن -	"	شیخ ابوالحسن بن سالم بصری رحمه الله -
"	شیخ ابوطالب مکی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر مقید رحمه الله -
"	شیخ ابوبکر السوسی رحمه الله -	"	شیخ اسماعیل نیشاپوری رحمه الله -
"	شیخ ابوالقاسم دینوری -	"	شیخ ابو عمرو بن محمد رحمه الله -
۱۵۹	خواجہ سمیع ابن عمار الشیبانی رحمه الله -	"	شیخ عبد الله مفسر رحمه الله -
"	شیخ عثمان بن ابو عمر باقلانی -	۱۵۴	شیخ ابوبکر قطبی رحمه الله -
"	شیخ ابو علی وقاق رحمه الله -	"	شیخ ابواحمد رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله -	"	شیخ ابو عبد الله رودباری -
۱۶۰	شیخ ابوسعید البینی رحمه الله -	"	شیخ ابوسهل صعلوکی رحمه الله -
"	شیخ ابوالحسن حبضم بهدانی -	"	شیخ ابراهیم بن ثابت رحمه الله -
"	شیخ عبد الله طاقی رحمه الله -	۱۵۵	شیخ ابوبکر فزاز رحمه الله -
"	شیخ ابو عبد الله داسانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالحسن هصری رحمه الله -
"	شیخ ابونصور صفهانی رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم نصر آبادی -
"	شیخ سالار حسود غازی رحمه الله -	"	شیخ ابوبکر طوسی رحمه الله -
۱۶۱	شیخ ابو علی سیاه رحمه الله -	۱۵۶	شیخ عبدالواحد بن علی السیاری -
"	شیخ ابو اسحق بن شهریار گاردونی -	"	شیخ عبد الله بهقی رحمه الله -
"	شیخ ابونصور بن محمد الانصاری -	"	شیخ ابونصر سراج رحمه الله -
۶۲	شیخ ابوسید بن ابوالخیر رحمه الله -	"	شیخ ابوالقاسم رازی رحمه الله -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۷	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔	۲۰۱	حضرت عقیلہ العابدہ رحمہا اللہ۔
۲۰۸	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔	۲۰۲	حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ۔
۲۰۹	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۳	حضرت نفیسہ حمہا اللہ۔
۲۱۰	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۴	حضرت فاطمہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ۔
۲۱۱	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۵	حضرت تحقہ رحمہا اللہ۔
۲۱۲	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۶	حضرت ام عیسیٰ رحمہا اللہ۔
۲۱۳	حضرت جوریہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۷	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔
۲۱۴	حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۸	حضرت امہ الواحدہ رحمہا اللہ۔
۲۱۵	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔	۲۰۹	حضرت امہ السلام رحمہا اللہ۔
۲۱۶	ذکر نبات رضا طاہرات آنحضرت	۲۱۰	حضرت سمیونہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۱۷	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا۔	۲۱۱	حضرت خدیجہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۱۸	حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔	۲۱۲	حضرت ام محمد رحمہا اللہ۔
۲۱۹	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔	۲۱۳	حضرت کریمہ مروزیہ رحمہا اللہ۔
۲۲۰	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔	۲۱۴	حضرت فاطمہ داغظہ رحمہا اللہ۔
۲۲۱	ذکر نساء العارقات	۲۱۵	حضرت فاطمہ رحمہا اللہ۔
۲۲۲	حضرت زاہدہ رحمہا اللہ۔	۲۱۶	بی بی جلال خاتون رحمہا اللہ۔
۲۲۳	حضرت شہوانہ رحمہا اللہ۔	۲۱۷	خاتمۃ الکتاب۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۸	خواجہ شمس الدین محمد الکووسی رحمہ اللہ۔	۸۰	حضرت عبد اللہ بلبانی رحمہ اللہ۔
۸۹	مولانا شمس الدین محمد رومی رحمہ اللہ۔	۸۱	شیخ لیس المعزنی السوہ رحمہ اللہ۔
۹۰	شیخ صوفی علی رحمہ اللہ۔	۸۲	شیخ غفیف الدین تلمسانی۔
۹۱	امیر سید علی قوام رحمہ اللہ۔	۸۳	شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ۔
۹۲	مخدومی شیخ حسین خازمی رحمہ اللہ۔	۸۴	شیخ حسن بلغاری رحمہ اللہ۔
۹۳	شیخ علی متقی رحمہ اللہ۔	۸۵	شیخ ابو محمد ربانی رحمہ اللہ۔
۹۴	شیخ ادہن جوہپوری رحمہ اللہ۔	۸۶	حضرت ابن مطرف اندلسی۔
۹۵	شیخ سلیم فتحپوری رحمہ اللہ۔	۸۷	شیخ شمس الدین رحمہ اللہ۔
۹۶	شیخ نظام آپستہ رحمہ اللہ۔	۸۸	شیخ عماد الدین رحمہ اللہ۔
۹۷	شیخ داؤد جہنی وال رحمہ اللہ۔	۸۹	شیخ سلمان ترکمان رحمہ اللہ۔
۹۸	شیخ نظام نارولی رحمہ اللہ۔	۹۰	شیخ نجم الدین رحمہ اللہ۔
۹۹	شیخ وجیہ الدین گجرامی رحمہ اللہ۔	۹۱	شیخ اوحیدی ہمنہانی رحمہ اللہ۔
۱۰۰	شیخ علاء الدین ودھی رحمہ اللہ۔	۹۲	مولانا محمود زاہد مرعانی رحمہ اللہ۔
۱۰۱	شیخ محمد بن فضل اللہ رحمہ اللہ۔	۹۳	مولانا زاہد مرعانی رحمہ اللہ۔
۱۰۲	شاہ ابوالمعانی رحمہ اللہ۔	۹۴	خواجہ حافظ شیرازی رحمہ اللہ۔
۱۰۳	خواجہ عبد الحق جامی رحمہ اللہ۔	۹۵	مولانا تمیز الدین خلوتی رحمہ اللہ۔
۱۰۴	حضرت احمد کابلی دہلوی رحمہ اللہ۔	۹۶	شیخ کمال خجندی رحمہ اللہ۔
۱۰۵	شاہ بلاول قدس سرہ۔	۹۷	مولانا محمد شہیدین رحمہ اللہ۔
۱۰۶	ذکر نساء العارفات رض و ذکر۔	۹۸	شاہ قاسم انوار رحمہ اللہ۔
۱۰۷	از و اج مطہرات النبی صلعم	۹۹	شیخ زین الدین خوانی رحمہ اللہ۔
۱۰۸	حضرت خدیجہ بھری رضی اللہ عنہا۔	۱۰۰	حضرت سید بلع الدین رحمہ اللہ۔
۱۰۹	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔	۱۰۱	مولانا جلال الدین پورانی رحمہ اللہ۔

که علم ظاهری باطنی آنسرور صلعم با ایشان رسیده و احوال ایشان آنچه از کتب معتبره بنظر در آمده بود
بیرون آورده سلسله سلسله فلسی نماید و جماعتی که ترتیب سلسله ایشان معلوم نشد ذکر آنها در فصل
علمیه مندرج سازد تا طالبان آسانی بر طلب فویش فائز گردد و نیز چون این فقیر را کمال
اخلاص و بندگی با این طائفه علیه بوده و در شب جز ذکر ایشان فکری نه داشت و خود را از مشتاق و
معتقدان ایشان میدانست و ازین جهت به تحریر شمه از احوال سعادت شمائل ایشان مشغول شد
زیرا که اگر کسی را وصل دوست یسیر نباشد خاطر را بحسب جو و گفتگوی او خوش میدارد و سلیقه نام علیه الصلوة
و السلام فرموده اند اگر کسی مانده نهد که بران مانده رحمت بار دواند بود که او را از ان مانده میفانده
نگردانند و نیز آنسرور صلعم فرمود من أحبّ قوماً فموتوا عنهم یعنی کسیکه دوست جماعتی را پسندد
از آنهاست و الحمد لله و البته که توفیق جمع ساقیان این کتابت و موسوم به سفینه الاولیاء
گردانید تمهید بدانکه مخلوقات الهی بعد از انبیا علیهم السلام اولیاءند قبل الله و آدم که ایشان بهوجب
آیه کریمه تجتنبونهم و تجتنبونهم عاشقان معشوقان خدای محبوبان و نید و این طائفه علیه همیشه بودند
و هستند و نخواهند بود و دنیا از برکت وجود مبارک ایشان قائم و مستقیم است پس چنانچه حضرت
پیر علی جویری در کشف المحجوب نوشته اند که خداوند هرگز زمین را بی حجت ندارد و هرگز این آفت
را بی ولی ندارد و دست از رسول صلعم آورده اند که پیغمبر فرموده اند هرگز امت من خالی نباشد
از طائفه که بر خیر باشند و همه چهل تن از امت من بر خوی ابراهیم علیه السلام باشند پس بعد از
انبیا هیچکس نزدیک تر از ایشان نیست بخدا و جل و هیچکس بنی رگ تر از ایشان نیست
و هیچکس محرم تر از ایشان نیست و هیچکس کریم تر از ایشان نیست و هیچکس غالی همت تر از ایشان
نیست و هیچکس بے نیاز تر از ایشان نیست و هیچکس فاضل تر و کامل تر از ایشان نیست و هیچکس
عالم تر و عامل تر از ایشان نیست و هیچکس ملهم تر و خلیق تر از ایشان نیست و هیچکس شجاع تر و
سخی تر از ایشان نیست چنانچه از شیخ ابو عبد الله سالمی رحمه الله پرسیدند که اولیاء الله را
بچه چیز شناسند در میان خلق گفتند به لطافت زبان و حسن خلق و تازه روئی و نحاسی نفس
قلت اعراض و پذیرفتن عذر و شفقت تام بر همه خلق پس دوستی ایشان و دوستی خداست
و نزدیکی ایشان نزدیکی او و حُبّن ایشان حُبّن او است و پیوستن با ایشان پیوستن با دست



الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحابہ ائمهین الطیبین الطاهرين
 اما بعد اگر چه احوال و سیرات حضرت سید انام و مناقب اصحاب دوازده امام و مقامات
 اولیای عظام اظهر من الشمس است و متقدمین و متاخرین را کثر کتب معتبره عربی و فارسی شست
 گردانیده اند لیکن چون بعضی خصوصیات آن در کتب متفرقه مندرج است و بعد از تجسس و تفحص
 بسیار یافته و دانسته میشود و خالی از اشکالی نبود بنا بران این فقیر حقیر محمد داراشکوہ حنفی
 قادری خواست که اسامی و تاریخ تولد و وفات و محل قبور حضرت سرور کائنات بهترین جودات
 صلی الله علیه و سلم و چهار یار بزرگوار که چهار رکن رکین بن تویم و چهار ربع حصین ملت
 مستقیم اند و دوستی و دشمنی ایشان دوستی و دشمنی خدا و رسول است بایازده امام و دیگر که
 هر یک شجره شجره صلفا و قره باصره اجتهاد و ارشاد علم حضرت سید الانبیاء اند و ائمه اربعه
 که چهار دیوار خانه اسلام و مقتدره فقه انام و بعضی از اولیای کرام که حدیث صحیح نبوی
 باب ایشان وارد است علماء ائمه کانیان بنی اسرائیل انجرام و علماء اولیاست

شرع باشد بلکه چنانچه حضرت سلطان العارفين شيخ بايزيد بسطامي قدس سره بعد از انكه كمال
رسیده اند و مشهور آفاق گشتند از سفر به بسطام آمدند اكا بر د اشرف و ابوالی آنجا صحبت استقبال
ایشان برآمد و ملازمت نموده با اعتقاد تمام پیشه را آوردند و سلطان العارفين چون هجوم عام
دیدند و آفت را دانستند برای انكه خلق پراگنده شوند و منكر گردند بآنكه ماه رمضان بود
ثانی از بازار برداشته فرو بردند چون انمیعنی را مشاهده کردند منكر گشته متفرق شدند تا در بسطام
بودند بایشان رجوع نکردند اگر چه ظاهر كه مثل ایشان بزرگی با وجود رمضان
روزه بر خوان خورد آما خلاف شرع نکردند چرا كه مسافر بودند و در سفر افطار رواست و
رجوع خلق را نخواستند کسی را كه رجوع باقی باشد رجوع غیر را نخواهد و طریقه ملائمت
آنست كه این قسم ملائمتی كه مخالف شرع نباشد قباب خود سازند پس اعتراض بر كار این
طائفه نباید كرد كه بحقیقت كار ایشان کسی مطلع نیست حضرت شيخ ذوالنون مصری و ابوتراب
بخشی رحمة الله فرموده اند كه الله تعالى از بنده كه اعراض فرماید زبان او لطیف گردد و انكار
اولیاء الله دراز شود و حدود قصار گفته اند كه ملائمت ترك سلامت است و ابراهیم قصار
گفته اند كه بسنده است ترازد نیا و چیز صحبت فقیری و خدمت دوستی از دوستان خدا
و ابوالعباس عطا گفته اند كه اگر متوالی كه دست در دزدی در دوستان او زمین اگر در درجه بایشان
نرسی ترا شفیع باشند و محمد بن سماك قدس سره در وقت رحلت مناجات میکردند كه بار خدا یا
بر تو ظاهر است كه در وقت مصیبت كردن اهل طاعت ترا دست میدهد شتم اکنون دوستی
ایشان كفارت گناهان من گردان در سیدن باین جماعه و ملازمت ایشان را از جمله واجبات
و حصول سعادت باید دانست و در هر جا كه باشند ملازمت ایشان باید كرد كه شيخ الاسلام
فرموده اند دیدار مشايخ را غنیمت باید شمرد اگر چه دیدار پیران نبه در عرفات بشود كه آنرا در
نوعان یافت آن همیشه نبوده عرفات همیشه باشد و دیدار ایشان را معتظم دان كه ترك
شدن آنرا تدارك نباشد و ابو عبید الله سجری گفته اند سودمندترین چیزی مردمان صحبت
صالحان است و اقتدار ایشان در افعال و اقوال و زیارت كردن قبر كدوستان خدا
و خواجیه عین الدین چشتی فرموده اند صحبت نيكان بزرگوار نيك صحبت بدان بدتر از كار بد

و ادب ایشان ادب دست چنانچه شیخ الاسلام حضرت خواجہ حمید اللہ انصاری قدس اللہ سر
 فرموده اند آتی این حیست که دوستان خود را کردی هر که ایشان حیست تر ایاقت تا تراندید ایشان را
 نشانت شیخ ابوالخیر حبشی رحمه الله گفته اند جو انمرد باید که تا جو انمرد بیند هر که جو انمرد را دیدند او را دیده که
 حق را دیده و طریقه این طائفه شریفه هر یک نیست هر یکی را مشرب است بعد بعضی پنهانند بعضی آشکارا
 بعضی بام آتی کرامات ظاهر کنند و برین تقدیر ظاهر ساختن کرامات لازم باشد و اگر نه مطلب ایشان عالی تر
 از کرامات است و بعضی از جهت عجب نفس خود اظهار کرامات نکنند و در اخفای آن کوشند و بعضی مامور
 هستند باین معنی هر چه از ایشان صادر شود بالهام ایزد لیست نکنند تا مامور نشوند و مگویند تا مگویند
 بخورند تا بخورند و میوشند تا میوشند و طریقه بعضی ترک و تجرید کمال است چنانچه گفت اند
 حیست شرط اول در طریق عاشقی دانی که حیست ترک کردن هر دو عالم را دشت پازدن
 و بموجب آیه کریمه قل الله غفم ذرهم فی قوتهم لیبتون عمل میکنند و مگویند تا ترک کمال نیست
 خاطر فارغ از ملال نیست و بعضی با سباب ظاهری دنیا می پردازند و طریقه ایشان خلوت در
 انجمن است و گویند حیست دنیا از خدا غافل شدن + فی لباس فقره و فرزند وزن +
 و بموجب آیه کریمه رجال لا یلتئم تجارتهم ولا یبغ عن ذکر الله و اقام الصلوة عمل نمایند پس
 اعتراض دانشکار ایشان هر ظاهر کار و گفتار براسر این گروه و الا شکوه نباید کرد شیخ الاسلام
 فرمودند سوال سائل از انکار است برین کار آنکس که ازین کار بومی ارد او را با سوال
 چه کار انکار کن که آن کار شوم است هر که انکار کند ازین کار محروم است قوس مشغول اند
 ازین کار و قومی برین کار با کار و قومی خود در سر این کار آنکه بدین کار با انکار است مزدور است
 و آنکه بر سر این کار است غرقه نور و حضرت مشاد دنیوری فرمودند هر که بردوستی از دوستان
 حق انکار کند کمتر عقوبت او آنست که او را داخل دوستان خود نگردانند زیرا که حق تعالی
 فرموده است اولیائی تحت قبائی لا یغفر لهم غیر حی اولیاء من پنهانند که نمی شناسند ایشان را
 غیر از من مگر بتائید من پس در کس بنظر حقارت نباید نگریست که دوستان خدا از چشم غیر پوشیده
 باشند و با بصیرت و فراست صادق نباشد در خلق تصرف نباید کرد که بر خود ستم کردن است
 و بعضی در زمره ملائطه خود را منسلک آرند تا کسی ایشان را نشناسد اما نه بردوشی که مخالف

و صدیقیت باشد و این تغییر نیز امیدوار است که الله تعالی برکت این طائفه در دنیا و آخرت
توفیق عمل نیک نجات و استقامت بخشد و از کمترین دشمن خود شمار دود زمره ایشان را بگیرد و
از توجه ایشان ایمان نصیب گرداند بهیت از عمل خویش ندامت امیدوارم بر کرم تست مرا اعتماد و

بیان نسب طهر و تاریخ ولادت با سعادت ابتدای نزول حجتی معراج و هجرت
از مکّه و وصول به دینیه و وفات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

بدانکه حضرت رسول صلی الله علیه و سلم و صحابه و سلم بهترین سوی الله از اعیان و اشراف
قبیله قریش اندر هم از جانب پدر و هم از جانب مادر از جانب پدر محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
ابن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک

بن النضر بن کنانه بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان تا انجیب
سیان ارباب سیر و تاریخ و اصحاب علم انساب اتفاق است و از عدنان تا اسماعیل و از اسماعیل
تا آدم علیهما السلام اختلاف بسیار است ولیکن جمهور اهل سیر و تاریخ متفق اند بر آنکه اسمعیل و

ابراهیم و نوح و شیت علیهما السلام از اجداد کرام آنحضرت اند اما از جانب مادر آمنه بنت وهب
بن عبد مناف بن زمره بن كلاب الی آخر نسب صلی الله علیه و سلم و اسما و گرامی آنحضرت بسیار است
و از انجمله نود و نه مشهور است و نام نامی آنسر در علیه الصلوة والسلام در تورات احمد و یحیی و

و قتال و در انجیل حامد و برواتی فارق لیطاد و در آسمان احمد و محمود است و ولادت
با سعادت آنحضرت علیه افضل الصلوة باتفاق علما و اهل سیر بعد از طلوع جمیع صادق و
پیش از طلوع آفتاب و زرد و شنبه بوده لیکن در تعیین سال و ماه و تاریخ آن اختلاف است

عامه اهل سیر و تاریخ بر آنند که آنسر در صلی الله علیه و سلم در سال فیل متولد شده بعد از پنجاه و پنج
یا چهل روز و قوی آنکه هر دو قضیه در یک روز واقع شده و بزعم بعضی ولادت آنحضرت بعد
از سی سال از واقعه فیل و گمان جمعی بعد از چهل سال روایت داده و قول دل صحیح است

و عقیده جمهور علما آنست که تولد آنسر در علیه الصلوة والسلام در ماه ربیع الاول بود
و زعم طائفه آنکه در ماه رمضان واقع شده و مشهور آنست که دو از دهم ماه ربیع الاول
واقع شد و دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و دوشنبه که از ماه مذکور بوده گویند

و در واقعه سیدوست
باید دانست و این
را این معنی واجب است
بکلیه و معنی این است
که بنیامین و بنیامین
محمد بن عبد الله بن
عبد المطلب بن هاشم
بن عبد مناف بود
مطلع الانوار و دار
رسول علیه السلام
و بنیامین عبد مناف
است از غیر من

حضرت سلطان ابراهیم اوهم فرموده اند شیخ در جواب یدیم که فرشته طواری است و چیزی
می نوشت پرسیدم چه مینویسی گفت نام دوستان خدا می گفتم نام من نوشتی گفت فی گفتم من از
ایشانم لیکن دوست دوستان اویم ایشانرا دوست دارم درین بودم که در رسید و گفت
طواری از سر گیر و نام ابراهیم را مقدم بر همه نویس که دوست دوستان است و سید الطائفة حضرت
شیخ جنید بغدادی فرموده اند که اگر کسی را بنید که ایمان دارد باین طائفة و سخنان ایشانرا بپذیرد
البته او را بگویند تا مراد عاید آرد و هم سید الطائفة شیخ رهبر موند که اگر از همه عالم کسی را
بیایی که از آنچه میگوئی در یک کلمه موافق تو بود دانش را بگیر حسین بن منصور طلیح رحمه الله
گفته اند هر که به سخنان اولیا ایمان آرد و از آن چاشنی دارد او را از من سلام گویند و شیخ
شروانی گفته اند که اگر پایی داری به خراسان روید بزیارت شفعی که مراد دوست دارد و نیز باصحاب
خود گفته اند که وصیت میکنم شمارا به نیکوئی با کسی که این طائفة را دوست دارد و ملازمست
ایشانرا به صحبت آزمایش یا سوال یا طلب کرامت باید کرد با عقدا و اخلاص باید آمد که سیل
ابن عبد الله تستری رحمه الله گفته اند از نشانه های بدبختی است که دیدار و صحبت اولیا دست دهد و
توفیق قبول نیابد و در دل از نکار آرد و ابو عبد الله مغربی قدس سره گفته اند که درویشان میان
خدا اند بر بندگان و ببرکت ایشان بلا از خلق منقطع شود و او ستاد اولیا محبوب سبحانی حضرت
غوث الثقلین رضی الله عنه فرمودند این جماعه بادشاهان دنیا و آخرت اند و شیخ ابوالحسن غزنوی
گفته اند اولیا را الله دلیان عالم اند از آسمان باران برکت اقدام ایشان می بارد و از زمین نباتات
بصفا احوال ایشان میرود و از کتب شایخ تحقیق نموده شد که چهار هزار اولیا الله اند که ایشانرا
مکتومان گویند و ایشان هر یک را نشانه و جمال حال خود دارند و سعی صدق دیگر از سیرندگان
در گاه حق اند که ایشانرا اخبار گویند و چهل تن دیگر را حیون نامند و چهل تن دیگر را ابدال
خوانند و هفت تن دیگر را ابرار گویند و چهار تن دیگر را اوتاد نامند و سه دیگر را نقباء خوانند و
دو دیگر را امامان گویند و امامان در محبین و بسیار قطب باشند و یکی را ازین طائفة
قطب و غوث نامند و این جمله یکدیگر را بشناسند و باهم محتاج باشند و جماعه دیگر را مفردان
گویند که ایشان از همه ممتاز و بی نیاز و عدد ایشان بر طاق باشد و مرتبه ایشان با بین نبوت

واقعہ بالملکہ وفات آنحضرت

نزد جمہور را باب سیم ہنگام چاشت روز و شنبہ و از دہم بیج الاول سال ز دہم از ہجرت بقول دوم
ماہ مذکور واقع شد و شب چار شنبہ یا سحر و بقول بعضی روز سہ شنبہ در مدینہ منظمہ در حجرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا در آن مکان قبض سوح مقدس واقع شد آنحضرت را علی اللہ علیہ وسلم
وفن کردند و سن شریف شصت و سہ سال و بقول شصت و پنج و بقول شصت و بقول شصت
دو نیم سال بوده و بعضی علما در وجہ جمع میان این اقوال گفتہ اند کہ قول دل نابراست کہ سال
ولادت و سال وفات نہ شمرده اند و قول دوم نابرا اعتبار سال ولادت و وفات است و آنکس
کہ شصت گفتہ مافوق عشرات را نہ شمرده و قول چہارم بنی بران حدیث کہ عمر پیغمبر یک نصف عمر
آن پیغمبر است کہ پیش از دہ ہجرت و عمر عیسی علیہ السلام کمید و بست و پنج سال بوده و این حدیث
خالی از ضغنی نیست اللہ اعلم بالصواب

حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کنیت آن فضل البشر بعد الانبیا ابو بکر است و لقب ایشان صدیق اکبر و عتیق و نام شریف ایشان
 عبدالله و هو ابن ابی قحافه بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مره و نامم در ایشان
 اسم الحیر مسلمی بنبت صنجر بن عامر بن عمرو بن کعب و نسب حضرت صدیق از جانب پدر و مادر که
 پسر عم و دختر یکدیگر بودند در هر که جذبه تمام سرد کا کائنات است و جذه ششم ایشان است به نسبت آن سرور
 میرسد و ولادت صدیق اکبر بعد از اذوقه فیل به دو سال چهار ماه بوده و اول کسی که از پیران بی طلب
 معجزه پیغمبر صلعم ایمان آورد ایشان بودند و در روز وفات حضرت رسالت پناه بر سرند خلافت
 نشستند و مدت خلافت ایشان دو سال و سه ماه بوده و وفات ایشان سال سیزدهم
 از هجرت آخر روز و شب و بر دایت اصح شب سه شنبه و لقبی له جمعه بخت و دوم یا بست
 و سوم جمادی الآخر است و مدت عمر شریف ایشان شصت و سه سال بوده و لقبی شصت
 و پنج سال و نقش نگین ایشان نعم القادر الله بود و قبر ایشان متصل قبر حضرت رسالت پناه
 صلعم است چنانچه گویند صدیق اکبر رضی الله عنه وصیت کرده بودند که تابوت مرا بدر و روضه
 رسول علیه السلام برید و بگویند که السلام علیک یا رسول الله ابن ابوبکر است

[illegible]

که آنسر در در عهد نو شیر و ان تولد نموده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت او گذشته بود و
 صاحب جامع الاصول و غیره آورده اند هشت صد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر رومی گذشته
 بروایتی ابن عباس از زمان حضرت عیسی تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و سلم شصده سال بود
 و ابتدای نزول وحی بر آنسر در علیه الصلوة والسلام بقول اکثر اصحاب یث و اهل سیر روز و شب
 سوم یا هشتم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آنسر صلعم بود نزد جمعی کثیر از ائمه سیر و توابع
 در ماه مبارک رمضان بوده و معجزاتی که آنسر در صلعم بطور رسیده مثل نزول قرآن و شق قمر و
 سخن کردن طفل از اهل یمامه که همان روز متولد شده بود و سخن کردن آیه و گواهی دادن سوسار
 بر نبوت آنحضرت و تسبیح گفتن سنگ زیر پا در دست مبارک آنحضرت آمدن دفت و شاخ خرما پیش
 آنحضرت در وان شدن سنگ بر آب بطلب آنسر در و اثر نکران آتش بر روی که دست
 مبارک بآن رسیده بود و در وان شدن آب از انگشتان مبارک و بریدن دخت خرما از کوهان شتر
 و بارور شدن آن و سخن کردن بزغال بزبان زهر آلوده و سوای این بسیار است و یک هزار
 و جمیع نقل کرده اند که از آنسر در سده هزار از معجزه بطور آمده آنقدر معجزاتی که از آنحضرت شده اند کی
 از آن هیچ پیغمبری رومی ننموده معراج آنحضرت صلعم بقول اکثر علماء در ماه ربیع الاول سال
 دوازده نبوت و گویند در شوال سال یازدهم و بقولی شب بیست و هفتم ماه رجب این قول
 مشهور است و بقولی در بیست و هشتم ماه ربیع الآخر و بعضی در هفتم ماه رمضان سال دوازدهم
 از بعثت واقع شده و جماعتی بر آنند که بعد از بعثت بر پنج سال آن صورت رونموده و گویند در شب
 دوشنبه بود هجرت آنسر در علیه الصلوة والسلام با صدیق رضی الله عنه در شب بیست و هفتم
 صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شده و اکثر اهل سیر بر آنند که
 سیزدهم رفتن ایشان از که دوشنبه بود بعضی بر آنند که پنجشنبه بود است و وجه جمع آنست که خروج
 از خانه ابوبکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از غار و توجیه نمودن باینه دوشنبه بالعکس بوده باشد
 و الله اعلم و باتفاق اهل سیر آنروز که حضرت پیغمبر صلعم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بوده
 از ماه ربیع الاول و در آنکه جنم ماه بود و اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقول دوم

و شکسته رسول صلعم
 شد بخانه انجیرین
 علیه السلام سیر کرد
 بر سر کوه خاوند
 گفت ابوبکر صدیق
 از آن روز بخانه
 نقالی و ابوبکر صدیق
 نام کرده اند این معجزه

و بقولی دوازدهم و بقولی سیزدهم بوده

دانشگاه البوئست
استاد شمس‌الغنی
خانم صاحب‌زاده
داده است بکفایت
بزرگوار

گفت ایشان ابو محمد است و لقب نقی و نیز نام حسن بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما و ایشان امام دهم از ائمه اثنا عشر اند و ولادت ایشان بهدینه منوره است در نیمه رمضان سال سوم از هجرت و جبرئیل علیه السلام نام ایشان را بعد پیش رسول صلعم بر قطعه حریر نوشته آورده

بشهرن الله بوده و قبر ایشان در بقیع است قال رسول الله صلعم لكل نبي ميت و رفيق في الجنة
 عثمان يعني گفت پیغمبر صلعم هر پیغمبر را رفیقی است و رفیق من در بهشت عثمان است و قال رسول الله
 صلعم ليدخلن بشفاعت عثمان الجنان فان قد استوجبتم النار يعني گفت رسول الله صلعم هر آئینه
 داخل میشوند از شفاعت عثمان بنقداد هزار کس که همه سخت عذاب و زنج شده باشند در بهشت

حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن ابو تراب است و لقب مرتضی و اسد الله و نام شریف ایشان علی است
 و هو ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمه بنت اسد بن
 هاشم بن عبد مناف است و ولادت ایشان در مکه معظمه بوده است در درون خانه مبارک
 روز جمعه سیزدهم رجب بعد از واقعه فیل سی سال یعنی گفته اند که ولادت ایشان در خانه
 کعبه بوده در سال بعثت رسالت پناه صلعم یازده ساله بوده اند بعضی سیزده گفته اند و اول
 سیکه از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سال سی و پنجم یاسی و ششم از هجرت بر مسند
 خلافت نشستند و مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه بوده و بقول چهار و نه ماه بوده
 شهادت ایشان شب و شنبه بست و یکم ماه رمضان سال هجری و بقول روز جمعه هفدهم
 ماه مذکوری نموده و بعضی بست و سوم گفته اند و مدت عمر شریف ایشان شصت سه سال
 یا شصت و پنج سال بوده و نقش نگین حضرت امیر الملك الله بوده گویند که حق سبحانه تعالی بر بالای حضرت
 امیر کرم الله وجهه دو بار در شمس کرد و آفتاب از مغرب باز گردانید یکی در عهد رسول الله صلعم
 و یکبار بعد از وفات آنحضرت و قبر ایشان در نجف است چنانچه در شواهد النبوت مسطور است که
 امیر المومنین علی امام حسن و حسین را رضی الله عنهما وصیت کرده بودند که چون بمیرم مرا بر سر چاه
 بنهید و بیرون برید و بغرین که الحال به نجف شهرت دارد برسانید و آنجا شگله سفید خواهر سید
 یافت که از آن نور درخشان است آنرا بکنید در آنجا کشادگی خواهید یافت مرا در آنجا دفن کنید
 ملا عبد الغفور لاری رحمه الله آورده اند که قبر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه در
 الحج است موضعی که باستانه امیر مشهور است و در این باب حجتها آورده اند و الله اعلم
 قال رسول الله صلعم انت منی بمنزله هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی تنفی علی شکوة

سال نو و چهار هجری یا نو و پنج هجری رو نموده گفته اند که هرگاه ایشان وضو میافشند لون مبارک ایشان زرد میشود و لرزه بر اندام ایشان می افتد و چون ایشان را اذان پرسیدند فرمودند پیش که خواهیم ایستاد و قبر ایشان نزدیک به قبر حضرت امام حسن است رضی الله عنه

امیر المومنین امام محمد باقر رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو جعفر است و لقب باقر و نام محمد و هو ابن علی بن حسین رضی الله عنهم و ایشان امام پنجم اند و ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین رضی الله عنه به سه سال بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان فاطمه بود و نبت امیر المومنین حسن بن علی المرتضی رضی الله عنهم و پنجم صلعم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه گویند جابر رضی الله عنه گفت روزی یا رسول صلعم بودم مرا فرمود که ای جابر شاید که تو بانی تا آنوقت که ملاقات کنی یا یکی از فرزندان من که دیر محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی ویرا نور حکمت خواهد داد و در آنحضرت سلام رسان و مدت عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال و بقولی شصت و سه و بقول و اقدی هفتاد و سه و در تاریخ بخاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر شریف ایشان پنجاه و هشت سال بود و وفات ایشان در سال یک صد و چهارده هجری بود و بقول محبی بن معین در سال یکصد و هشتاد و بقول مدائنی یک صد و هفتاد بود و قبر ایشان در بقیع است نزدیک قبر امام زین العابدین رضی الله عنه

امام جعفر صادق رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو عبد الله است یا ابوسمیل و لقب صادق جعفر نام و هو ابن محمد بن علی بن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام ششم اند و نام مادر ایشان فزوه نبت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنهم و مادر امام فزوه اسما و نبت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق است رضی الله عنه و نسبت فرقه حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از دو جانب است یکی از جانب حضرت امام محمد باقر حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه میرسد و دیگری از پدر و مادر خود قاسم بن محمد بن ابی بکر است و ایشان را از سلمان فارس ایشان را از صدیق اکبر رضی الله عنه ولادت ایشان بمدینه در سال هشتاد و از هجرت و بقولی هشتاد و سه در روز دوشنبه مفسد هم بر پنج الاول بوده است و مدت عمر شریف ایشان شصت و هشت سال و بقولی شصت

گویند که ایشان شبیه ترین مردمان بودند رسول صلعم از سینه تا به فرق سر و مدت عمر شریف ایشان چهل و هشت سال بوده و مدت خلافت شش ماه و شهادت ایشان در یازدهم ربیع الاول سال پنجاه و هجری بود و مشهور آنست که ایشان را خاقون ایشان زهر داده و قبر ایشان در قنق است

امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد الله و لقب شهید و نام حسین بن ابی طالب رضی الله عنه و
ایشان امام سوم و ابو الائمہ اند و ولادت ایشان رومیه بود و روز شنبه چهارم شعبان سال چهارم از
هجرت و گویند محل ایشان ششماه بوده است و هیچ فرزندی ششماه نمانده است مگر ایشان و
حضرت یحیی بن زکریا علیهما السلام و میان ولادت امیر المومنین حسن رضی الله عنه و علوق حضرت فاطمه
زهره رضی الله عنها با امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است و رسول صلعم ایشان را حسین نام
نهادند و ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نوچین مبین درخشند و رخسار
بر ایشان راه می بردند و گویند حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول صلعم گشتی میگرفتند رسول صلعم مر حسن را
فرمودند که بگیر مر حسین را حضرت فاطمه رضی الله عنها گفتند یا رسول الله بزرگ را بگیر که فرمود را بگیر
رسول علیه السلام فرمودند که اینک جبرئیل حسین را بگیر و مدت عمر شریف ایشان
پنجاه و هفت سال و پنج ماه بوده و شهادت ایشان در کربلا روز شنبه عاشوره وقت نماز پیشین و
بقولی روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روده آورده اند که روز شهادت امام
حسین رضی الله عنه در بیت المقدس سیج سنگی را نه برداشتند که در زیر آن خون تازه نیافتند و
بعضی گویند در آن روز خون از آسمان باریده و قبر ایشان در کربلا است

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو محمد است و ابو الحسن ابو بکر نیز گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و نام علی و هو
ابن حسین بن علی مرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم اند و ولادت ایشان بدین منوره بود
است در سال سی و سلاز هجرت و بقولی سی و هشت و بقولی سی و شش و نام مادر ایشان شهر بانوست
و قریز و جرد که از اولاد نو شیر و ان عادل بود با چارم غزال نام و مدت عمر شریف ایشان شصت و
یک سال یا شصت و دو سال و بقولی پنجاه و شش سال و فات ایشان در شب هجدهم محرم

و نمجه و شانه و ام البنین نیز گفته اند و الشیان کنیزک حضرت حمیده مادر امام موسی کاظم بود و مادر
 رضی الله عنه و آورده اند که شبی حمیده حضرت پیغمبر مسلم را در خواب دید که فرمود و نمجه را
 به موسی پسرخود بخش و زود باشد پسری بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام
 رضا رضی الله عنه روایت کند که گفت چون برضا حامله شدم هرگز در خود نقل حمل نیافتم و در خواب
 از شکم خود آواز تسبیح و تهلیل می شنیدم در زمانی که بوجود آمد و ستمابر زمین نهاد و روی
 بر آسمان کرد و لبهای مبارک می جنبانید چنانکه کسی سخن گوید و مناجات کند و مدت عمر شریف
 الشیان چهل و نه سال بوده و بقولے چهل و چهار و بقولی چهل و پنج و بقولی پنجاه سال است
 وفات الشیان در ولایت طوس واقع شده در قریه سنه با و از روستاق نوقان روز جمعه
 سبت و یکم یا نهم ماه رمضان سال دویصد و هشت هجری گویند مامون ولد مارون جزاه الله
 الشیان را طلب داشت و پیش وی طبعمای میوه نهاده بودند و خوشه انگور در دست داشت
 و میخورد چون الشیان را بدید از جای بر حسب و بالشیان معانقه کرد و الشیان را بنشاند و
 آن خوشه انگور را بالشیان داد و گفت یا ابن رسول الله ازین انگور خوبرو دیده الشیان
 فرمودند که انگور نیکو از هشت باشد پس مامون گفت ازین انگور بخور امام رضا رضی الله عنه
 فرمودند مرا معاف دار مامون مبالغه کرد و گفت مانع چیست مگر ما را ستم میاری و از دست ما
 آن خوشه را گرفت و بعضی را از آن انگور بخورد و دیگر را به انگور رضا رضی الله عنه داد و الشیان
 دوسه دانه بخورد و بنیداختند و برخاستند مامون گفت کجا میروی گفت بدانجا که فرمودی
 و حسین می بر سر مبارک خود پوشیده بیرون آمدند و بفرمودند تا در سرایه ببنند و بر فراش خود
 بنفتند و در آنوقت امام محمد تقی رضی الله عنه فرزند الشیان از مدینه بطریق علی ارض در یک ساعت
 نزد یک پدر حاضر شدند رضا رضی الله عنه الشیان را بسینه مبارک خود کشیده میان دو چشم
 الشیان را بوسیدند و بر بستر خود بردند و الشیان نیز روی بر روی پدر خود نهادند و بالشیان
 سخنان پنهان گفتند و بها نوقت رحلت فرمودند و قبر الشیان در قبه قبر مارون الرشید است
 بقبه که در سراسر حمید بن القحطه الطامی است و آن قریه امر و زعموره کلانی است
 و بمشهد اشتهار دارد

پنج سال بوده وفات ایشان نیز در مدینه بوده است روز دوشنبه پانزدهم رجب سال یکصد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در بقیع است و آن گنبد است که در آن امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن نیز آسوده اند رضی الله عنهم و در کشف المحجوب آورده اند که امام جعفر صادق رضی الله عنه روزی با مولی خویش نشسته بودند و میگفتند بیا سید تا بیعت کنیم و عهد گیریم که هر که از میان ما دستگیری یا بداند رقیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن رسول الله صلعم ترا به شفاعت ما چه حاجت است که بدو تشفیج جمله خلائق است ایشان فرمودند که باین افعال خود شرم ندارم که اندر رقیامت بروی بد خود نگرم

حضرت امام موسی کاظم رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو الحسن است و ابو ابراهیم و لقب کاظم نام موسی و هو ابن جعفر الصادق رضی الله عنهما و ایشان امام هفتم اند از آنکه اثناعشر ولادت ایشان به ابو الودیه میان مکه و مدینه روز یکشنبه هفتم صفر در سال یکصد و بیست و هفت هجری و مادر ایشان ام ولد بوده حمیده بربریه نام که امام محمد باقر رضی الله عنه ویرا خریده با امام جعفر صادق او را داده بودند و از وک خیر اهل الارض امام موسی بن امام جعفر رضی الله عنهما متولد شدند مدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقولی پنجاه و پنج سال بوده و وفات ایشان روز جمعه ششم و بقولی هفتم و بقوله در نصف رجب سال یکصد و هشتاد و سه هجری در حبس مارون الرشید جزای الله واقع شد و قبر ایشان در بغداد است در مقبره که مشهور است بمقبره قریش

امام موسی علی رضا رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو الحسن است چون کنیت پدر و از امام موسی کاظم رضی الله عنه آرند که فرموده اند ویرا عطا کردم کنیت خود و لقب رضا است و نام علی و هو ابن موسی بن جعفر رضی الله عنهم و ایشان امام هشتم اند ولادت ایشان بمدینه بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر در سال یکصد و پنجاه و سه هجری بوده بعد از وفات عبد الشان حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه پنج سال و بقوله هفتم شوال و بقوله هفتم و بقولی ششم در سال مذکوره نزد بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده و مادر ایشان ام ولد بوده اند کنسم نام داردی

اختلاف آواز با شور آنانه سخن کسی را نتوانستی شنود و نه سخن وی هر وقت که هادی رضی الله عنه بآنخانه در آمد همه مرغان خاموش گشتندی و چون بیرون شدی آواز و شور آغاز کردند

امام حسن رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو محمد است و لقب زکی و خاص و سراج و بعسکری مشهور اند و نام حسن و هوبن علی بن محمد بن علی رضای الله عنه و ایشان امام یازدهم از ائمه اثنا عشر ولادت ایشان بدین بود در سال دوصد و سی و یک بقول دوصد و سی و دو هجری و ما در ایشان ام ولد بوده سوسن نام و کنیت هادی رضی الله عنه ویرا حدیث نام نهادند مدت عمر شریف ایشان سبست نه سال بقول سبست و نه سال بوده وفات ایشان روز جمعه ششم یا هفتم ربیع الاول سال دوصد و شصت و در سرمن رے اتفاق افتاد قبر ایشان بقبر پدر ایشان است در سرمن ای شخصی گفته که در زندان بودم از تنگی زندان و گرانی قید بزکی رضی الله عنه شکایتی نوشتم و میخواستم که از تنگدستی چیزی بنویسم ما شرم داشتم و نوشتم در جواب من نوشت که امروز نماز پیشین را در خانه خود خواهی گذارد و نماز پیشین مرا از زندان بیرون آوردند نماز در خانه خود گذارم ناگاه دیدم که قاصدی آمد و برای من صد و نیا آورد و همراه آن کتابتی و در آن نوشته که هر وقت ترا حاجتی باشد آنرا طلب شرم مدار که آنچه طلب کنی با آن می رسد

حضرت امام محمد رضی الله عنه

کنیت ایشان ابو القاسم است و نام محمد و هوبن حسن بن علی بن محمد بن علی رضای الله عنه و ایشان دوازدهم از ائمه اثنا عشر بقول اهل سنت و جماعت ولادت ایشان در سرمن رے بوده است در سبست و سوم رمضان سال دوصد و پنجاه و هشت هجری و ما در ایشان ام ولد بوده صقیل و بقول سوسن و بقول نرگس و روایت کرده اند که چون ایشان متولد شدند به دوزالو در آمده انگشت سبابه بجانب آسمان برداشتند پس عطسه زده گفتند الحمد لله رب العالمین سال دوصد و شصت و پنج و بقول دوصد و شصت و شش که این را امامیه تاریخ احتفای ایشان میدانند و اهل سنت و جماعت همین را تاریخ وفات بشمارند و میگویند که امام مهدی آخر الزمان بعد از این نزد یک جن نزول حضرت عیسی علیه السلام متولد خواهند شد و بعد از آن حق اینست و الله اعلم بالصواب بدانکه اگر چه کرامات و فضیلت و خوارق عادات ائمه اثنا عشر رضی الله عنهم

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو جعفر است الشیطان را ابو جعفر ثانی نیز گفته اند ولقب تقی وجود و نام محمد و هو ابن علی بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه الشیطان امام هفتم اند ولادت الشیطان بدینیه بوده روز جمعه و هم رجب در سال یکصد و نود و پنج هجری بوده و نام مادر الشیطان خیران یار یحیانه و ام ولد بوده و بعضی گویند که از اهل ماریه قطیفه است و مدت عمر شریف سبست و پنج سال بوده وفات الشیطان روز سه شنبه ششم و بیست سال دو صد و سبست هجری در ایام خلافت معتمد روی داده و قبر الشیطان در بغداد است در قفای قبر جد الشیطان امام موسی کاظم رضی الله عنه گویند امام محمد تقی در سن یازده سالگی در بعضی از کوچهای بغداد با جمعی از کودکان استاده بودند اتفاقاً مامون بقصد شکار بیرون رفت گذر کرد بر اینجا اتفاقاً دهم که دوکان از سر راه بگیرد و جواد رضی الله عنه بر جای استاده بودند چون مامون نزدیک رسید الشیطان را دید و الشیطان را خدای تعالی در دلها قبولی عظیم داده بود اسب خود را نگاه داشت پرسید که ای کودک تو چرا با دیگر کودکان از سر راه نرفتی فی الفور جواب دادند که ای امیر المومنین راه تنگ نیست که برفتن آن راه بر تو کشاده گردانم و مرا جریمه نبوده که از ترس بگریزم حسن بن تواتر است که بی جریمه از آریه بیکس نرسانی مامون از تکلم و صورت الشیطان نبایت خوش آمد پرسید که نام تو چیست فرمود که محمد پرسید که فرزند کیست فرمودند رضا رضی الله عنه پس ام الفضل دختر خود را نکاح الشیطان در آورد

حضرت امام محمد تقی رضی الله عنه

کنیت الشیطان ابو الحسن است و الشیطان را ابی الحسن ثالث گفته اند ولقب هادی و زلی و عسکری و به تقی مشهور اند و نام علی ابن محمد بن موسی بن جعفر صادق رضی الله عنه و الشیطان امام و هم اند ولادت الشیطان در مدینه بوده سیزدهم ماه رجب و لقبوی روز عرفه در سال دو صد و چهار هجری و لقبوی و صد و سیزده و مادر الشیطان ام ولد بوده شمانه نام و لقبوی ام الفضل بنت مامون و مدت عمر شریف الشیطان چهل یا چهل و یک سال بوده است وفات الشیطان در سرمن رای که از نوایم بغداد بسیار مشهور است روحی داده روز دوشنبه آخر ماه جمادی الاول و لقبوی سیزدهم جمادی الآخر و صد و پنجاه و چهار هجری در زمان خلافت مستنصر بالله واقع شده و قبر الشیطان هم در سرای الشیطان است که در سرمن رای داشته گویند که متوکل را خانه بود و در وی خانه مرغان بسیار که هر کس با بنجا دست زد

که در حبس پنج قبیل از آن گذشتند انماست پیغمبر خاتم النبیین که وفات ایشان در
 شوال النبوة چنین مسلم است که در آذربایجان که بفرارفته بود رحلت نمود اصحاب وی خواستند
 که قبر کنند بسنگ رسیدند که قبر وی در آن گنده بودند و محدود می ساخته خواستند که کفن سازند و در
 جامدان وی جا می یافتند که دست یافتنی آدم نبود و بر ازان کفن ساخته و ازان قبر دفن کردند
 و صاحب کشف الحجب و تذکره الاولیا چنین آورده اند که اولیس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه
 آمد بموافقت ایشان و صفین حرب میکرد تا شهید شد و تاریخ وفات ایشان بقول اولی رسوم رجب
 سال سبت و در هجری و بقول ثانی در سال سی و هفت هجری بود و امام عبد الله یافعی رحمه الله
 در روضة الراحین هر دو قول را مذکور ساخته

حضرت حسن بصری رحمه الله

کنیت ایشان ابو سعید است ایشان نو هر نروشن بودند ازین جهت حسن لولوی نیز میگفتند
 و از کبار تابعین اندامیر المومنین عمر را با صدوسی کس از صحابه رضی الله دیده اند گویند مادر ایشان
 از موالی ام سلمه بوده رضی الله عنها نقل است که از ایشان سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمان
 کیست گفتند مسلمانی در کتاب است و مسلمانان در زیر خاک و گیر رسیدند که ای شیخ دلهای ما
 خفته است که سخن تو در آنها اثر نیکند چه کنیم فرمودند کاشکی خفته بودی که چون خفته را بجنبه های
 بیدار شود و دلهای شما مرده است که هر چند بجنبانید بیدار نمیشود و ولادت ایشان در سال سبت
 یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و نه سال وفات در پنجم رجب سال یکصد و ده
 هجری و قبر ایشان در بصره که سابق آباد بود نزدیک بصره که الحال آباد است واقع شده

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

از کبار تابعین اند و یکی از فقهای سبعة مدینه و در خانه عمه خویش حضرت عائشه صدیق بن عمر
 تربیت یافته اند محیی بن معاوی فرموده اند که در مدینه پنج کیسه را افضل تر از قاسم ندیدم و از زیاده
 مرویست که پنج کیسه را عالم تر از وی ندیدم و از عمر عبد العزیز رحمه الله منقول است که اگر محله خلافت
 بافتیار من می بود بقاسم می گذاشتم وفات ایشان در سال یکصد و هفت هجری بوده و بقوله
 یکصد و هشت و تقوی یکصد و دوازده و صد و دوازده گفته اند

زیاده از این است که در سیره سرور آید هر یک از ایشان را حالات و مقامات عالیّه بوده چنانچه
تفصیل آن در بعضی کتب مندرج است و سلسله اکثر شایخ کبار به بعضی از ایشان میرسد لیکن
بجست اختصار محلی از آن مثبت گردانید و از آنکه آنجا عشر رضی اللہ عنہم پس بزرگ و فرزندان
خلف رسول اللہ صلعم باید دانست در رضای سرور کائنات علم و نجات خویش را در دوستی و
محبت اهل بیت باید شناخت اما فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اهل بیت را منحصر در این ندانوه
تن نه دانی اگر چه ایشان بزرگ فیضیلت و کمال اختصاص شتار یافته اند زیرا که اهل فضیلت و کمال
از اهل بیت بسیار بوده اند و در طبقات آنکه آنجا عشر وجه تا خراز ایشان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

کنیت ایشان ابو عبد اللہ است و ایشان سلمان بن اسلام میگفتند از کبار صحابه اند و پیغمبر صلعم
شان ایشان فرمودند که سلمان رحل من اهل البیت یعنی سلمان از اهل بیت است و انشاب ایشان
در علم باطن بعد یق اکبر است رضی اللہ عنہ وفات ایشان بدان بوده در سال سی و سه هجری
و مدت عمر شریف ایشان بقولی یک هزار پانصد و بقولے سه صد و پنجاه و بقولے دو صد
و پنجاه سال است و این قول صحیح است

حضرت اولیس ترمی رضی اللہ عنہ

نام شریف ایشان اولیس است از اهل نجد بوده اند قرن قبله السیت که ایشان منسوب اند
بدان آنحضرت رسول صلعم ایشان را ذخیرة الباقین ستایش فرمودند و ایشان در زمان پیغمبر
علیه السلام بوده اند لیکن از دو سبب ملازمت آنسرور صلعم سیر نه شدگی بسبب خدمت مآور
پیری که داشتند و دیگر از کمال غلبه حال و ایشان شتر بانی کرده فرد آنرا انبفقات خود و والد
صرف مینمودند بحجت موافقت آنسرور صلعم که در جنگ دندان مبارک شهید شده بود چون معلوم
نمود که کدام دندان شهید شده دندانهای خود را تمام شکسته بودند چون پیغمبر صلعم وصیت
کرده بودند که خرقه مرا با اولیس رسانیده بگوئید که است مرا دعا کند امیر المومنین عمر در ایام
خلافت یا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما خرقه مبارک را نزد اولیس برده و درخواست
دعا بحجت است نمودند گویند که بدعا می ایشان حق تعالی ببرد و می گویند آن قبیله رجبیه و لفظ

حضرت امام اعظم اندر رضی اللہ عنہ و علم حضرت امام اعظم را ایشان در عالم منتشر کردند امام ابو یوسف و ایشان را صاحبین و امامین میگویند صاحب تصانیف معتبره بودند امام شافعی رحمه الله شاکر و ایشان را سلطان المشائخ و مفلوظ حضرت گنج شکر می نویسند که امام شافعی در کتاب امام محمد میرفتند و می گفتند که اگر بگویم قرآن ببلغت محمد بن حسن نازل شده است رواست هر آنی می توانم گفت بواسطه فصاحت وی و فوات ایشان چهاردهم جمادی الاخری در سال یکصد و هشتاد و نه هجری بوده و قبر در رمی است چون ذکر ائمه اربعه رضی الله عنهم که بمنزله چهار عنصر دین اند و استقامت مذهب حق اهل سنت و جماعت بسبب وجود شریف ایشان است و ذکر امامین تمام شد شروع در ذکر اولیای کبار کرد اگر چه در نفحات الانس و کشف المحجوب و تذکرة الاولیا و دیگر کتب احوال ایشان تفصیل مذکور است لیکن سلسله سلسله ظاهر می شد بجهت آن این فقیه هر سلسله را جدا جدا بیان می نماید و بعضی از مشائخ متقدمین که سلسله ایشان مسموع نه شد در فصل علمی ذکر خواهد نمود و انتساب مریدان بمشائخ بستمطریق است یکی بخرقه دوم بنالین سوم بصحبت و خدمت و تادب بآن و خرقه و دست خرقه را دوت و آنرا جز یک شیخ روا نباشد و دوم خرقه یک و آن از مشائخ بسیار بحبت یکت گرفتن روا باشد

پایان سلسله متبرکه که علیه عالیله قادریه که منسوب است بحضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر و رضی این سلسله علیه را بعد از آنحضرت قادریه می نامند و بالاتر ایشان تا حضرت سید الطائفه جنیدیه می خوانند

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سره

عنیت ایشان ابو محفوظ است و نام پدر ایشان فیروز و بقوله فیروزان و بعضی گفته اند معروف بن علی الکرخنی و با والدین در دین ترسا بودند و دست امام علی بن موسی الرضا رضی الله عنه سلمان شدند و در مذهب امام اعظم بوده اند و حضرت امام علی بن موسی را با ایشان کمال محبت و محبت بود و آنچه یافته اند از تربیت و برکت خدمت امام رضی الله عنه بوده در بام میکرده اند صاحب تذکرة الاولیا گوید اگر عارف نبوده معرفت نبودی و با داود طائی در علم شاکر و ابو حنیفه رضی الله عنه و در طریقت مرید حبیب راعی است صحبت داشته اند حبیب راعی مرید سلمان فارسی رضی الله عنهم نقل است که یک روز طهارت ایشان شکست

در بغداد معتزله غلبه نمودند و امام را کنار شط تکلیف کردند که قرآن را مخلوق گوید پس بسرای خلیفه
بروند و سر نهنگی بر دوش سراسر خلیفه بود گفت ای امام زنها را که مردانه باشی که وقتی من دزدی کردم
هنر ارجویم زود اقرار نه نمودم تا عاقبت رهایی یافتم منکه در باطل چنین صبر کردم تو که بر حقیقت
اولی تر باشی امام احمد فرمودند که این سخن باری بود و مرا و ایشان را با وجود کبر سرین بعقاب بین
کشیدند و هنر ازان زیاده زدند که قرآن را مخلوق بگوئی نگفتند و در آن میان تبند از ایشان
کشاده شد و دستهای ایشان بسته شده بودند و دست از غیب پدید آمد معتزله
چون این برهان بدیدند رها کردند و هم از آن آزار بر حمت حق پیوستند در حالت نزع بدست
اشکوه میگردیدند و نه بان میگفتند که نه هنوز نه هنوز پس ایشان گفت پدر اینچه حالت است فرمودند
وقتی با خطر است چه جای سوال است بدعا مدد کن که از حاضرانی که بر بالین اندکی ابلیس است
که در برابر ایستاده و خاک او بار بر سر میزنند و میگویند که ای احمد جان و ایمان بردی از دست من
و من میگویم نه هنوز نه هنوز تا یک نفس ماره است جای خطر است نه جای امن و چون وفات
کردند جنازه ایشان را برگرفتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه میزدند تا چهل هزار که وجود و سراسر
مسلمان شدند و زنا می انداختند و نعره میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند

حضرت امام ابو یوسف قیس الله سره

نام ایشان یعقوب بن ابراهیم اصل ایشان از کوفه است شاگرد امام مسلمین حضرت ابو حنیفه
کوفی اندر رضی الله عنه و حضرت امام اعظم ایشان را ستایش میفرمودند اول ایشان را قاضی القضاة
خواندند با وجود آنکه بقضا اشتغال داشتند هر روز دو صد رکعت نماز نافله میگزاردند منقول است
که در وقت رحلت میفرمودند که هر چه فتوی دادم برگشتم الا آنچه موافق کتاب و سنت
رسول خداست صلی الله علیه و سلم وفات ایشان در سبت و هفتم رجب سال یک صد
و هشتاد و دو هجری و مدت عمر بقا و سال و دو در بغداد است

حضرت امام محمد شیبانی قدس سره

نام پدر ایشان حسن است از ولایت شام لعراق آمدند و در واسطه متوطن گشتند و در اینجا
امام محمد متولد شدند و در کوفه نشو و نما یافته اند پدر ایشان از اهل بغداد و حضرت امام محمد شاگرد رشید

حضرت شاه سید الطائف شیخ جنید و جواد رحمة الله

کلیت الشیطان ابو القاسم است و لقب سید الطائف بر او پس استاد و اری و خراج و خوار و
 قواریری و خراج ازان گویند که پدر الشیطان محمد بن جنید باشد آنگینه فروختی و الد سید الطائف
 از نهادند بوده اند و مولد نسا سید الطائف به بغداد بوده مذہب سفیان ثوری داشتند
 مرید کامل و خواهرزاده شیخ سری سقطی اند مرجع مشائخ کبار مطلع سادات و انوار بحر حقائق
 و اسرار سلطان طریقت پیشوای اہل حقیقت مقتدا سے زمان او تاجہان و از انہ و سادات
 این قوم بوده اند و با حارث تماسی محمد قصاب صحبت داشتند و رویم و ابو الحسن نورے
 و شبلی و خراز و غیرہ و مشائخ جمع سلسلہا نسبت بالشیان درست کنند و منسوبان الشیان را
 جنید یہ خوانند و ازین حجت الشیان را سید الطائف امام ائمہ گویند سخن الشیان در طریقت حجت
 و سچا پس از مشائخ متقدمین و متاخرین بر ظاہر و باطن الشیان انگشت نتوانست نہاد و مقبول ہمہ بودند
 و بنا سے طریقہ الشیان بر صحوست و معنی صحو و سکر را صاحب کشف المحجوب تفصیل بیان کرده اند
 روزے از سری سقطی پرسیدند کہ پیچ مرید یا درجہ بلند تر از پیچ باشد گفتند بل بر بان این
 ظاہر است جنید را درجہ فوق درجہ من است خلیفہ بعد از رویم را گفت ای بی ادب رویم گفت
 من بی ادب نباشم کہ نیم روز با جنید صحبت داشته باشد از دبی ادبی نیاید و شیخ ابو جعفر حداد
 گفته اند اگر عقل مردی بودی بصورت جنید بودی گویند کہ حضرت جنید سی سال نماز فتن
 گزارده بر پای با ستادی و تا صبح اللہ گفتی پس ہم بدان وضو نماز ببادا و بگذاردی میفرمود
 خدای تعالی سی سال بزبان جنید با جنید سخن گفت و جنید در میان نہ و خلق را خبر نہ میفرمودہ اند
 کہ یک روز و لم شدہ بودو گفتم آئی دلم باز دہندے شنیدم کہ با جنید مادل بدان رلہودہ ایم تا ما با بانے
 تو باز میخوای تا با غیر ما بانی نقل است کہ یکی از بزرگان رسول صلعم را بخوابیدن شستہ و شیخ جنید
 حاضر شخصہ فتویٰ در آورد و رسول صلعم فرمودند جنید فتویٰ دہ گفت یا رسول اللہ تو حاضری فتویٰ
 بدیگری چون بد ہم فسد نمودند کہ چند انکہ انبیا را ہمہ امت خود مباہات بود مرا با جنید
 مباہات است حضرت شیخ بنو شماع و جد ہرگز نمی فسد نمودند و بظاہر و باطن بہ شرع شریف
 آراستہ بودند نقل است کہ روزے سخن میگفتند مریدے لغزہ بزدا ورا ازان منع کردند

در حال تحمیر کردند گفتند انیک و جله تحمیر میکنند فرمودند که تواند بود که تا آنجا برسم بے وضو
 بمیرم گویند برور امام رضا رضی اللہ عنہ روزی مردم ازدحام کردند و پلوے معروف
 قدس سره شکستند بپار شدند سری سقطی گفت مراد صیته کن گفتند پیش از آنکه بمیرم
 پیراهن مرا بصدقه ده که میخواهم از دنیا بیرون روم برهنه چنانکه آمده بودم لاجرم در تجرید پیراهن
 نداشتند صاحب کشف المحجوب گفته اند که معروف ساقب و فضائل بسیار است و اندر
 قنون علم مقتداے قوم بوده است و حضرت شیخ معروف فرمودند علامت جو امرزدان
 سه چیز بود یک دفاے بخلاف دیگر ستایش بچود و دیگر عطاے بی سوال وفات ایشان
 دوم محرم سال دوصد و پنجاه هجری بوده و قبر در بغداد است بدعا کردن و زیارت بدانجا روند
 نجر است هر که دعا کند مستجاب شود

حضرت شیخ سری بن انگلس سقطی قدس سره

کلیت ایشان ابوالحسن است و مرید حضرت شیخ معروف کرمی و مقصد از زمان و شیخ وقت
 و امام اهل تقوی و در اصناف علم کامل بوده اند ایشان فرمودند مردانست که در میان بازار
 بحق مشغول باشد و خرید و فروخت نماید و یک لحظه از اللہ تعالی غافل نباشد و نیز فرمودند
 قوی ترین تو تمام آنست که بر نفس خود غالب آئی و فرمودند ادب ترجمان دل بهت و فرمودند
 هر که عاجز آید از ادب نفس خویش از ادب غیر عاجز تر بود و فرمودند که پنج چیز است که قرار
 نگیرد در دل اگر دران چیز دیگر بود خوف خداے در جای خداے و دوستی بخداے و حب
 از خداے و انس بخدا می و فرموده اند که خلق آنست که خلق را از نجانی و می فرمودند که هر روز چند بار
 در آینه می نگریم از بیم آنکه مباد از شوی گناه رویم سیاه شده باشد سید الطائفه شیخ
 جنید فرمودند که هیچکس را در عبادت کامل تر از سری سقطی ندیدم که نود و هشت سال
 بگذشت که پلو بر زمین نه نهاد و گرد و بیماری مرگ و هم فرموده اند که وقت رحلت گفتم
 مراد صیته کن فرمود ای جنید مشغول مشو بسبب خلق از صحبت خداے تعالی گفتم این سخن
 اگر پیشتر میگفتی با تو صحبت میداشتم وفات ایشان با صد و سه شنبه سوم ماه رمضان
 سال دوصد و پنجاه هجری بوده و قبر در شونیزه بغداد است -

سال دو صد و نود و هفت هجری بوده در تاریخ یا فنی دو صد و نود و هفت نوشته و بقولے
دو صد و نود و نه بوده و قول اول اصح است گویند چون وقت وفات ایشان نزدیک رسید
تسبیح میگفتند و با انگشت عقد میگرفتند با چهار انگشت عقد بستند و انگشت سیم را گذاشتند
و گفتند بحسب الله الرحمن الرحیم و چشم پوشیده بر حمت حوای پیوستند چون غسال بوقت
غسل خواست که آب بچشم ایشان رساند با تفتی آواز داد که دست از دیده دوست ما بردار
که چشمی که بنام ما بسته شود جز بلباقه ما نکشاید پس خواست که انگشت که عقد کرده بودند
مکشاید آواز آمد که انگشتی که بنام ما بسته شده است جز بفرمان ما کشاده نگردد چون جنازه
بر گرفتند کبوتری سفید بر جنازه نشست هر چند که آنرا میزدند نمیرفت تا آواز داد که
خود را مرا رنجانید که چنگ من بمبار عشق برگوشه این جنازه و وخته اند و امروز
قلب جنید نصب کرد و بیان اوست که اگر غوغا می شناسی بوی کالبد او چون باز سفید در هوا
پایا پرید و دقیر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس اللہ سرہ

کفایت ایشان ابو بکر است و نام جعفر و هو ابن یونس و بقوله ولف بن حجب در مدنی خاص
شیخ جنید اند و خرقة از ایشان دارند چنانچه شیخ میفرمودند که هر قوه را تا بجای است
نیاج این قوم شبلی است و مالکی المذهب بودند بقوله اصل ایشان از موضع شبلیه خراسان
در دو طبقات سلمی مذکور است که خراسانی الاصل بخدادی المولد و المنشأ اند و بقولی موافق
ایشان سامره و اصل از سر و شنبه که از توابع فرغانه است بوده و در ابتدا حاجب الحجاب
ملیفه بوده اند و فات ایشان در شب جمعه نسبت و هفتم ماه ذی حجه سال سه صد
سی چهار هجری بوده و مدت عمر ایشان هشتاد و شش سال و قبر در بغداد است و بر آن
نشسته اند جعفر بن یونس آورده اند در او آخر سال حضرت شیخ شبلی مقبل الله گفتندی
کلمه لا اله الا الله بر زبان نیاوردندی بنا بر آن مشایخ وقت را در شان ایشان گمانناشد
عوام الطبعین بر خاستند اما از آنجا که همیبت و جلالت شان داشتند هیچکس جرأت از رسول
موجب آن حال نتوانستی کرد و روزی جوانی در مجلس ایشان رسید و صبر و شکیبائی از دست داد

[illegible]

و برنجایند و فرمودند اگر بار دیگر نغمه زنی ترا بمحور گردانم پس ایشان باز کسب سخن شدند و آن جوان خود را نگاه میداشت تا حال بجای رسید که طاقش نماند هلاک شد چون زفته او را دیدند در میان خلق خاکستر شده بود نقل است که در بغداد روزی وزی را آویخته بودند دیدند و رفتند و پاپه زد را بوسیدند مردم ازین سوال کردند گفتند هزار رحمت بروی باد که در کار خود مردوده است و چنان آن کار را کمال رسانید که سر در سر آن کار کرد نقل است که در مجلس حضرت شیخ کی برخواست و گفت دل کدام وقت خوش بود فرمودند آنوقت که او در دل بود و دهم حضرت شیخ جنید فرمودند که مرد بسیرت مرد آید نه بصورت و هم فرموده اند که هر که شناخت خدا را هرگز نشاد نبود و فرموده اند که وقت چون فوت شود آنرا هرگز نتوان یافت هیچ چیز غریب تر از وقت نیست و فرموده اند جو امر دس آنست که باز خویش بر خلق نهی و هر چه داری بدی و فرمودند خلق چهار چیز است سخاوت و الفت نصیحت و شفقت شفقت آنست که بطوع ایشان دهم و آنچه طلب میکند و منت بر ایشان نهی که ایشان طلب آن ندارند و سخنی نگوی که ایشان ندانند از حضرت شیخ پرسیدند که صحبت با که داریم فرمودند با کسی که هر گوی که با تو کرده باشد بروی فراموش بود پرسیدند هیچ چیز نیست فاضل تر از زیستن فرمودند گریستن برگریستن پرسیدند که کیست فرمودند آنکه از بندگی کسان آزاد بود پرسیدند راه بخدا چگونه است فرمودند دنیا را ترک گیری یافتی و خلاف کردی بحق پیوستی نقل است که فرمودند شبی به نماز مشغول بودم هر چند عهد کردم نفس من مرا در یک سجده موافقت نمیکرد و هیچ تفکر دیگر تو انستم کرد دل تنگ شدم خواستم از خانه بیرون آیم چون در کیشادم جوانی دیدم خود را در گلیم پیچیده و بر در سراسر در کشیده چون مرا دید گفت تا ازین زمان در انتظار تو بودم گفتم تو بودی که مرا بقرار ساختی گفت آری مسئله را جواب ده چگونه و نفس که هرگز در داو داد دنی نگردد او گفتم آری چون مخالف هوا خود کند در داو دای او گردد چون این گفتم سرگرم بیان برد و گفت آه نفس چندین بار از من همین جواب شنیدی اکنون از جنید بشنو برخواست و بر رفت من ندانستم که از کجا آمد و کجا رفت وفات ایشان روز شنبه سبت و هفتم رجب

مدعیان از مشاهدۀ این حال شبلی و عوی خون نمودند شیخ شبلی گفتند روحی گشتش را در دست
 بآلاید و مشتاق شد فریاد کرد و خوانده شد پس اجابت کرد پس چسبیت گناه من مدعیان از
 عوی گذشتند و ایشانرا اغدو رواشتند نقل است که حضرت شیخ پرسیدند که اگر مالاکرم من که
 بود فرمودند آن بود که وقتی گناه کسی را آمرزیده باشند هرگز کسی را بآن گناه عذاب نکنند که گناه است
 که من فلان دوست و بنده خود را بیا مرزیدم

شیخ عبد الواحد شی قدس الله سره

کمیت ایشان ابو الفضل است و نام پدر ایشان عبد الغزیز بن حرث بن اسد از بزرگان این
 طائفه علیه و اکمل مریدان حضرت شیخ ابو بکر شبلی اند قدس الله تعالی سره و فاته ایشان فرجادی لآخری
 سال چهارصد و بیست و پنج می بوده و قبر ایشان در مقبره حضرت امام خنبل است رحمه الله
 شیخ ابو الفرج طرسوسی قدس الله سره

اصل ایشان از طرسوس است مرید شیخ عبد الواحد می اند و قدوه اولیای زمان و زمره
 مشایخ جهان و صاحب مقامات بلند و امانت ارحم بوده اند

حضرت شیخ ابو الحسن نهکاری قدس سره

ام ایشان علی بن محمد بن جعفر القرشی نهکاری است مرید شیخ ابو الفرج طرسوسی اند و از بزرگان
 مشایخ وقت و مقتدای اهل زمان و صاحب خوارق و کرامات بوده اند و فاته ایشان در محرم
 سال چهارصد و هشتاد و شش واقع شد

حضرت شیخ ابو سعید مبارک قدس سره

ام ایشان مبارک بن علی بن حسین المخزومی است سلطان الاولیاء و برهان الاقیا و قدوه
 عرفان و قبله سالکان پیر طریقت و واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاهر و باطن و صحبت دار
 غر علیه السلام و ضلی المذهب و مرید شیخ ابو الحسن نهکاری و پیر خرقه حضرت قطب ربانی محبوب
 سجانی شاه محی الدین عبد القادر جیلانی اند رضی الله عنه از حضرت غوث الثقلین منقول
 است که در ابتدای حال با خدای تعالی عهد کرده بودم که نخورم تا نخورانند و نیاشامم
 نیاشامانند چون چهل روز نگذشت شخصی آمد و قدری طعام بگذاشت و برفت نزدیک بود که نفس

گفت ای پیر طریقت و حقیقت این معانی را با موافقت و موافقت مجع کرده و فرمودند این طایفه را لازم است که هر نفس را نفس آخر شمارند و با اتفاق و نفس آخر مشغول بمقصد الله فضل است تلفظ بکلمه لا اله الا الله چنانکه تواند بود که در نفس و پیش از تلفظ لفظ الله نفس منقطع شود و جوان گفت ارید علی من هذا یعنی و جی ازین بهتر نمیخواهم فرمودند که لازم بر اے نفی غیر است و من غیر منی بنیم با تفسیر کنم جوان گفت ارید علی من هذا فرمودند که درین طریق متابعت صدیق اکبر کرده ام رضی الله عنه چنانچه گویند که رسول صلعم محبت غذا سه مرتبه اصحاب را بداد و اول مرتبه او فرمودند و صدیق رضی الله عنه در هر مرتبه جمیع اموال خود را در راه حق داد رسول صلعم در هر بار می پرسیدند که چه گذاشتی برای عیال خود صدیق رضی الله عنه در مرتبه اول گفت اول از من ازدواج بیرون نیست صالح اند یا طالح اگر صالح اند حق تعالی بنده را صالح را ضایع نخواهد گذاشت و اگر طالح اند مرا با ایشان چه کار و در مرتبه دوم گفت گذاشتم بر اے ایشان سوره واقعه را که بعد از مغرب بخوانند و در مرتبه سوم گفت غم من رضی الله عنه اگر روزی برابر ابو بکر سبقت تو انعم کرد ام روز خواهد بود و دوران روز عمر را بداد بود و ابو بکر رضی الله عنه فقیر عمر رضی الله عنه نصف اموال خود را داد و صدیق رضی الله عنه تمام را چنانچه گویند که آنحضرت صلعم در آن روز جبرئیل را بصورت شخصی دیدند که لیف خرما پوشیده بود چون از سببان پرسیدند گفت یا رسول الله صلعم امر و جمیع الا که بتابعیت ابو بکر صدیق لیف خرما پوشیدند ناگهان دیدند که ابو بکر رضی الله عنه پیدا شد جامه لیف خرما پوشیده بوریای کمره و دستار می و پیراهنی که در برش بود بر سر برداشته می آید و در این روز غیر ازین در بساط صدیق چیز نبود رسول صلعم پرسیدند یا ابو بکر بر اے عیال چه گذاشتی درین بار که مرتبه آخر بود گفت الله جوان گفت ارید علی من هذا حضرت شیخ شبلی گفتند ای جوان و جهای خوب گفتیم اما سمت تو بس عالی است بهتر ازین بگویم فرمود که اختیار این طریق بموجب امر الهی است که در قرآن مجید آمده قل الله ثم فرهم فی نوحهم یلعبون یعنی بگو ای محمد الله بس بگذار آنها را در شغل آنها که بازی میکنند باشند جوان گفت حبسی حبسی یعنی بس است بس است بمن و لغره نزد جان بداد

روزی با دو تن تمام در مجلس شیخ نشسته بودند چون برناسته بیرون رفتند شیخ جماد فرمودند
این عجبی را قدمی است که در وقت او برگردون همه اولیا خواهد بود هر آئینه مامور شود تا بگوید
قدمی بذه علی رقبه کل ولی الله هر آئینه آنرا بگوید و همه اولیا گردن بهند و قات شیخ جماد
در ماه رمضان پانصد و سبست پنج حجری قلع شده

حضرت غوث الثقلین شاه محی الدین سید عبدالقادر حسنی الحسینی رضی الله عنه
کنیت ایشان بادشاه مشایخ اندر طریقت و امام ائمه اندر شریعت و محبوب ربانی ابو محمد است و نام سید
آن پیر زمانه سرور عارفان یگانه شرف ز باد فخر عباد قطب صدانی عبدالقادر و هو ابن ابی صالح
سنوسی جنبل و دست بن ابی عبداللہ بن یحیی زاید بن محمد بن داؤد بن موسی الجون بن محمد
محض بن حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہم و حسنی و حسینی از ان جهت گویند که پدر عبداللہ
محض حسن ثنی بن حسن بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم و مادر عبداللہ محض فاطمہ بنت حسین
بن علی مرتضی است رضی اللہ عنہم دیگر آنکه والدہ ماجدہ آنحضرت نیز حسینی بوده اند و لقب
محی الدین است سبب لقب آنحضرت محی الدین آنست که فرموده اند روز جمعه از بعضی سیاحت
به بغداد می آمدم ناگاه به بیماری نحیف البدن متغیر اللون بگذشتم مرا گفت السلام علیک یا عبدالقادر
جواب سلام باز دادم گفت نزدیک من آئی نزدیک او رفتم گفت مرا به نشان او را نبشاندم جدا او
تازه شد و صورت او خوب گشت و رنگ او صاف گردید از و ترسیدم گفت مرا می شناسی گفتم
گفت من دین جد تو ام ضعیف شده بودم چنانکه دیدی مرا خدا می تعالی بتوزنده گردانید است
محی الدین او را بگذاشتم و بمسجد جامع رفتم شخصی ثقلین پیش پای من نهاد و گفت یا شیخ محی الدین چون
نماز بگذارد دم خلق از هر طرف بر من هجوم کردند دوست پای مرا می بوسیدند و می گفتند یا محی الدین
و لقب آنحضرت در آسمان بازا شب است چنانکه فرمودند شعرنا بلبل الافراح الملاحه و دوا طیار
فنی العلماء ایازا شمس و غوث الثقلین میگویند که تصرف آنحضرت بر جن و انس بوده چنانچه
آدمیان در مجلس آن غوث اعظم حاضر می شدند و اسلام می آوردند و تائب می گشتند و افاوه میکردند
جنیان نیز صف صفت در مجلس حاضر میگشتند و اسلام می آوردند و فائده حاصل می نمودند
و آنحضرت میفرمودند که من انس را مشایخ است و مرجن را مشایخ است و در ملک و من شیخ کل شیخ ابو سعید

از گرسنگی بالای طعام افتد گفتم والله از عمدی که با خدای خود بستم بر نگردم ناگاه از باطن خود
 آوازی شنیدم که کسی به آواز بلند میگفت الجوع الجوع حضرت شیخ ابوسعید خضری بر من گزشت
 آن آواز بشنیده گفتم عبد القادر این چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح
 بر قفسه ار خود است در مشاهده خداوند خود گفت بخانه ما بیا و برفت من گفتم بیرون
 نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام درآمد گفت بر خیز و پیش ابوسعید رو فرستم
 دیدم که ابوسعید بر در خانه ایستاده انتظار من میکشید گفتم ای شاه عبد القادر آنچه من
 ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز بالیستی گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامی که مهیا کرده بود قلمه نمود
 در دهان من می نهاد تا سیر شدم و بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت او را لازم گرفت
 بنامی مدرسه باب الانفخ که بحضرت غوث الثقلین است ایشان کرده اند و در حیات بحضرت
 غوث اعظم داده بودند چنانچه قبر مبارک حضرت غوث اعظم در همان مدرسه است وفات حضرت
 شیخ ابوسعید الخضری در سنه پانصد و سیزده هجری واقع شد

حضرت شیخ حماد و دباس قدس سره

کنیت ایشان ابو عبد الله است و نام حماد بن مسلم و دباس و دو شاب فروش را گویند
 پیر صحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر رضی الله عنه از مشایخ کبار و عارف اسرار و
 مقتدای وقت و صاحب کرامات عالییه بوده اند و با وجود آنکه امی اند حق تعالی علم لدنی را بایشان
 کرامت فرموده بود و دوازده هزار مرید کامل داشتند بهتر و مستر بهر مرید شیخ عبد القادر
 جلی اند رضی الله عنه نقل است که روزی شیخ حماد میفرمودند مرا دوازده هزار مرید است و هر شب
 ایشان را یاد میکنم و حاجات ایشان را از خدای تعالی میخوانم و هر که از ایشان گناهی مبتلاست
 درخواست میکنم یا در آن ماه توفیق توبه دهد یا از جهان بیرون برد تا دیر در گناه نماند
 حضرت شیخ عبد القادر رضی الله عنه در اینجا حاضر بوده گفتند اگر حق سبحانه تعالی مرا منزلهتی ببرد
 از و درخواست کنم که مریدان من تا قیام قیامت بی توبه نمانند و من بدین ضمان ایشان بآید
 شیخ حماد گفتند که حق سبحانه تعالی مرا مشاهده نمود آنچه او از خداوند خود است حق تعالی
 قبول کرد و نقل است که حضرت غوث اعظم جوان بودند و در صحبت حضرت شیخ حماد میفرمودند

نسبت ارادت آنحضرت بدانکه ترتیب حضرت غوث الثقلین بواسطه از روحانیت حضرت رسالت
پناه محمدی صلعم است و پیر خرقه آنحضرت شیخ ابوسعید مخزومی و دانشمند ابوسعید اسامی که بالاتبه تربیت
نموده شده نسبت خرقه بشیخ معروف کرخی رسیده بحضرت امام رضا رضی اللہ عنہ میرسد و از اینجا
از آباء کرام حضرت گذشته بسیدانام صلعم میرسد و پیر صحبت آنحضرت شیخ حماد و یاس اند
رحمه اللہ و باخضر علیہ السلام بسیار صحبت داشته اند و جنبلی مذهب بوده اند و قوی بر مذہب
امام شافعی و امام احمد حنبل می دادند شیخ بقای بن بطو گفته اند روزی حضرت غوث اعظم
بزیارت قبر امام احمد حنبل رفتند پس دیدم که امام از قبر خود بیرون آمد و آنحضرت را در کنار
گرفت و گفت ای شیخ عبدالقادر محتاج من بتو در علم شریعت و علم حقیقت و علم طریقت
کنیت والدہ مکرمہ مغلطہ آنحضرت ام الحیر و لقب و نام آمنه الجیار فاطمه بنت شیخ عبد اللہ
صومی است که از کبار مشائخ گیلان و مقتداے اولیای زمان و مستجاب الدعوات بوده اند
حضرت مولانا عبد الرحمن جامی نوشته اند که شیخ عبد اللہ صومی از روسا و زیاد بوده و مرا و را
احوال عالی و کرامات ظاهر بوده و قتیکه در غضب شدی حق سبحانه و تعالیٰ از برای
وی زود انتقام کشیدی و هر چه خواستی خدای تعالیٰ چنان کردی و هر چیز که پیش از تو
آن خبر کردی چنان واقع شدی و والدہ ماجدہ حضرت غوث الثقلین را برہ وافر بود از خیر و
صلاح شیخ عبد الرزاق ولد حضرت غوث اعظم فرمودند وقتی که غوث صدقانی از صلب شریف
پدر برحم لطیف مادر حلول نمودند والدہ مکرمہ مغلطہ ایشان در سن شصت سالگی که زبان یاس
بوده اند و این کرامات آنحضرت است والدہ آنحضرت از کبار نساء عارفات صاحبات و
اصلاحات و صاحب مکاشفات بوده اند و ولادت با سعادت غوث اعظم در حیلان اول شب
ماه رمضان سال چهار صد و هفتاد و بقولی هفتاد و یک هجری بوده والدہ آنحضرت فرموده اند
که چون فرزندم عبدالقادر متولد شد هرگز در ماه رمضان روز لبان نگرفتم و شیر نخورد
یکبار بلال رمضان بحبت ابر پو شیده شده بود مردم از من پرسیدند گفتم فرزندم امر
شیر نخورده است آخر معلوم شد که آنروز از ماه رمضان بوده است و آنحضرت فرمودند
که در اوائل جوانی چون چشم من بخواب گرم شدی آوازی می شنیدم که امی عبدالقادر ترا بر

عبد الله بغدادی رحمه الله گفته اند که عاجزه داشتم فاطمه نام شانزده ساله بلای می بام برآمد و بود غائب شد بخیمت حضرت غوث اطفالین رفتم و آن قضیه را گفتم فرمودند امشب در خرابه کبریا که محله ایست از بغداد برو بر زمین دایره کش و وقت کشیدن آنرا بگوی بسم الله و علی نبی القادر و در آن نشین چون شب تاریک شود طوائف جن بر تو خواهند گذشت بطور مختلفه پیچ خوف نکنی و وقت سحر بادشاه ایشان باشکری باید و از تو پرسد بگویی شیخ عبد القادر مرا بر تو فرستاده است و قضیه دختر با و بگویی راوی گوید چنان کردم جنیان صف صف بطور مختلفه میگذشتند و سپید یکی نمیتوانست که نزدیک دایره آید تا آنکه بادشاه ایشان براسی سوار با جماعه از جنیان پیدا شد و مقابل دایره بایستاد و مرا پرسید که حاجت تو چیست گفتم شیخ مرا بر تو فرستاده است در حال از اسب فرود آمد و زمین بوسید و بگردن دایره نشست و گفت چرا فرستاده است دختر غائب شدن دختر با و گفتم فرمود تا آن دیو که دختر را برده بود حاضر کنند در حال آن دیو را با دختر حاضر کردند گفتند از دیوان چنین است آن دیو را گفت ترا چه باعث شد که این دختر را از رکاب غوث ربودی گفت مرا خوش آمد و در دل جای کرد فرمود آنرا گردن زنند دختر را بمن داد و گفتم مثل تو فرمان بردار مرشیخ را ندیدم گفت ما چگونه مطلع او نباشیم که چون او از خانه جمیع اجنه اقصای عالم نظر میکنند از همیبت او همه در فرار میشوند و چون حق تعالی اقامت قطب میکند او را تسکین میگرداند بر جن و انس و جلی آنحضرت را محبت آن گویند که اصل آن غوث آفاق از ولایت جیل است و ولادت با سعادت آن نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است و رای طبرستان که آنرا جیلان و گیلان و گیل نیز گویند و بعضی گفته اند جیل موضعی است بر کنار دجله یکروزه راه از بغداد بطرف واسطه و نیز موضعی است جیل نام نزدیک مدائن بحسب نسبت این دو موضع هم گیل و گیلانی و جیلانی میگویند اما جماعه که نسبت آنحضرت باین دو موضع کرده اند صاحب روضه النواظر که از کابر وقت بودند و قول ایشان سند است نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند میتواند بود که آنحضرت درین موضع چند روز اقامت نموده باشند چنانچه در برج عجمی اما اصل آنحضرت از ولایت گیلانست و صاحب معجم البلدان آنحضرت را بموضع بشتیز که از مضافات ولایت گیلان است نسبت کرده

بیوش شد فرمودند بفرست معبود اگر حرمت اتصال او بنعمیه صلعم نبود می آید شتم که آن خون
 تا خانه او برنفت و حضرت غوث اعظم هرگز نجانه پیچ کی از خلفا و صاحب شتمتی نه رفتند
 و بر بساط آنمانه نشسته اند و بحبت الشیخان نفیسم فرمودند و چون خلیفه نجانه آنحضرت آمدی
 اندرون میفرستد و بازمی آمدند تا قیام از برای او نباشد و تکلم بخلیفه مبالغه بسیار می نمودند
 و خلیفه دست می بوسید و با داب می نشست و می گفت هر چه شیخ فرماید بسبر و چشمه باد چون رقم
 می نوشتند باین طریق که عبد القادر تبوچین میفرماید و فرمان او بر تو نافذ است و حکم او مقرر
 سودمند و بر تو حجت چون رقم بر خلیفه رسیدی بوسیدی و بر سر گذاشتی گویند که هر یکس
 خوش خلق و شریکین و کریم و مهربان تر از آنحضرت نبوده چنانچه هر یکی از نه نشینان آنحضرت
 گمان بر روی که از نزد آنحضرت عزیز تر نیست و هیچگاه جواب سائل را رد و نفرمودی و هر بیماری
 که اطباء از علاج او عاجز می آمدند او را بخدمت آنحضرت می آوردند و بجز در سیدن دست مبارک
 شفای یافت نقل است که دزدی نجانه آنحضرت در آمد نابینا شد و پیچ توانست بر دوری نشنا
 خضر علیه السلام در رسید و گفت یا ولی الله کی از ابدال فوت شده بهر که حکم فرماید بجای او
 نصب کرده شود فرمودند که در خانه ما شخصی بشکستگی افتاده است بردار و بیرون آر و بجا
 آن ابدال نصب کن خضر علیه السلام او را از آن خانه پیش آن یگانه عصر آورد و بیک نظر
 کیمیا اثر آنحضرت بنیاد کرده بمرتبه ابدالیت رسید چون در آن بقعه شریف بغیر از معرفت
 و محبت الهی چیزی دیگر نبود پس در حقیقت آن شخص که بدزدی این متاع آمده بود ازین بود
 که آنحضرت او را بمطلب رسانیده اند و محروم و ساخته اند و بمرتبه ابدالیت فائز گردانید
 گویند که غزل و نصب اقطاب و ابدال و اوقات و سلب حال او لیابدست ایشان بود
 هر کرا میخواستند غزل نموده بجای او دیگر بر نصب میفرمودند چنانچه یکی از ابدال وفات
 یافته بود و کافر می را از قسطنطنیه آورده موی بروت او را گرفته محمد نام گذاشتند و طاق
 مبارک خود را بر سر او نهاده داخل آن جماعه نمودند و روزی یکی از مردان غیب در هوا میرفت
 چون بر سمت الراس بغداد رسید و در دل گذرانید که در شهر بغداد پیچ مردمی نیست
 حضرت غوث اعظم در یافته حال او را از سلب نمودند و آن جوان از هوا بدرگاه آنحضرت افتاد

خواب نیا فریدیم و چون بکتاب میرسیم آواز ملائکه می شنیدیم که می گفتند برخیزید و جای دهیدلی
 خدای را و آنحضرت هشتاد و سه ساله بودند که از جیلان بفراد آمدند و در سال چهارصد و هشتاد و هشت
 به بغداد رسیدند به تحصیل علوم مشغول گشتند اول بقرأت قرآن بعد ازین بفقہ و حدیث و دیگر علوم
 دینی و در اندک زمانی بر اقران خود فائق شدند و از همه ممتاز گشتند و در همین سفر اول
 شخصت کس از قطاع الطرق بر دست آنحضرت تو به کرده مرید شدند و در سال پانصد
 و هشت و یک بفرموده پیغمبر صلعم و حضرت علی کرم الله وجهه که آب دهن مبارک در دهن
 آنحضرت انداختند بر منبر بر آمده مجلس وعظ نهادند و تا چهل سال در جمیع علوم دینی تکلم میفرمودند
 وقت وعظ می فرمودند که ای اهل آسمان و زمین بیا بیاید و بشنوید سخن مراد از من چیزی بیان نوز
 که نائب و وارث پیغمبر صلعم در زمین و درین مجلس خلعت اعطا میشود حق تعالی بر دل من
 تجلی میکند و قریب بقصد هزار نفر در مجلس وعظ آنحضرت حاضر می شدند و چهارصد نفر کلام
 آنحضرت را می نوشتند و هر گاه مجلس می شد از اثر آن کلام حقیقت انتظام وجد و ذوق
 دوسته کس نمی مردند و شیخ ابوسعید قیلومی رحمه الله گفته اند که در مجلس شیخ عبدالقادر بار
 پیغمبر صلعم و پیغمبران و دیگر اهل صلوات الله علیهم و ملائکه و اجنه را صف مشاهده میکردم
 کتاب غلیظه الطالبین و فتوح العین تصنیف آنحضرت است علیه مبارک آنحضرت را در کتاب
 معتبره چنین نوشته اند خیف البدن میانه بالا غلیظ الصدر کشاده پیشانی گندمگون
 پیوسته ابرو و آواز آنحضرت بلند بوده و لباس بطریق علمای پوشیدند گاهی طیلسان
 و گاهی جامه در میگردند که قیمت یک گز آن بیک دنیا بود و یک حصه زیاده و قی فرمودند
 که منی پوشم تا منی پوشانند و نمیخورم تا منی خوراند و میگویم تا منی گویند و اگر کسی بدید
 آنحضرت می آورد قبول نمی نمودند اما غیر از سلاطین و همان لحظه بجا فران مجلس شصت میفرمودند
 روزی امام المستجد بالله خلیفه بغداد بخدمت آنحضرت آمده بدیده زر پیش نهاد فرمودند
 حاجت نیست الخاح بسیار نمود آنحضرت یک بدیده ابدست راست و یک رابدست چپ
 برداشته با هم بشلیدند از آن رخون روان شد فرمودند ای ابوالمظفر از خدای شرم ندرای
 که خونها سر دم میخوری و بر خود گرد میکنی و بدان با من برابر می شوی در حال خلیفه

و شیخ مبارک بن علی الحلی و شیخ ابوالبرکات بن معدان العراقی و شیخ عبدالقادر بن حسن
 بنداوی و شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر عطار و شیخ ابوعبداللہ محمد الادانی و شیخ ابوالاعلیٰ
 و شیخ شهاب الدین سہروردی و شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود الزاز و شیخ ابوالمنار محمود
 بن عثمان البقال و شیخ عبادالبواب و شیخ عبدالرحیم قنادی مغربی و شیخ ابوعمر
 و عثمان بن مروزہ و شیخ مکارم ہنر خالصی و شیخ خلیفہ بن موسیٰ ہنر ملکی و شیخ ابوالحسن جوہی
 و شیخ عبداللہ قریشی و شیخ ابوالبرکات بن صحرا موی و شیخ ابوالحق ابراہیم بن علی اغلب
 و شیخ غوث رضی اللہ عنہم اجمعین و غیر ایشان نیز جمعی از مشائخ کبار در انجا بودند و آنحضرت
 بالائے منبر سخن میگفت و در اثنای سخن فرمودند قدمی بزدہ علی رقبۃ کل فی اللہ شیخ علی ہستی
 بر منبر برآمدہ و قدم مبارک آنحضرت را گرفته برگردن ہناد و بنیر دامن آنحضرت در آمد و
 سائر اولیا گرد نہاد و پیش داشتند شیخ ابوسعید قلیوی گفتہ اند کہ چون حضرت شیخ عبدالقادر
 فرمود کہ قدمی بزدہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بردل آنحضرت تھلی کرد و رسول
 صلعم بر دست طائفہ از ملائکہ مقربین بحضور اولیای متقدمین و متاخرین کہ در انجا حاضر بودند احیا
 با حسب خود و اموات بار و لوح خود خلعتی در آنحضرت پوشانیدند و ملائکہ در حال اغیاب مجلس
 آنحضرت را در میان گرفته بودند و صفہا در ہوا ایستادہ و بر روی زمین پیچ ولی مانند
 مگر کہ گردن خود را پست کرد و گویند کہ یک کس از عجم تو اضح نکر طال ویرا سلب نمودند
 و ظاہر است کہ این قسم دعوی از کمال عنایت بی نہایت الہ و فرزندے و حمایت حضرت
 رسالت پناہ صلعم بود کہ ہمہ اولیاء اللہ تو اضح نمودند و فرمان ایشان را قبول کردند و
 پیچ ولی با مقام نہ رسیدہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
 و در او اہل حال آن غوث اعظم بعضی از مشائخ گفتہ اند کہ ابن جوان عجمی را قدمی است کہ
 برگردن جمیع اولیاء اللہ خواہد بود و از مشائخ کبار اکثری صد سال پیشتر نیز از احوال آنحضرت
 خبر دادہ بودند چنانچہ شیخ ابوبکر بن مرار الطابخی قدس اللہ سرہ کہ از کبار متقدمان مشائخ
 غزا و اند و صاحب کرامات ظاہرہ و مقامات فاخرہ بودہ اند و در خواب مرید حضرت
 صدیق اکبر شدہ بواسطہ خرقہ از حضرت صدیق رضی اللہ عنہ گرفتہ و فرمودند کہ

و بالتاس شیخ علی سیتی از تقصیر او در گذشتند و بگرد باز در سواپرواز نموده برفت و طریقه انحصار
عام شرع بوده و اگر کسی را میدیدند که برخلاف شرع شریف عمل میکند حال او را سلب میکردند
و میفرمودند که امی مردم اگر ادب شریعت نمی بود و هر آینه خبر میکردم شمار آنچه میخورد و ذخیره
میکند شما پیش من همچو شیشه آید می بینم آنچه در ظاهر و باطن شماست یکی از اکابر بحضر علیه السلام
در باب حضرت غوث اعظم سوال نمود فرمود که حق تعالی هیچ دلی را بمقامی نرسانید مگر آنکه
شیخ را مقامی برتر از ان داد و کاس محبت خود بنجاشاند هیچکس را اگر آنکه شیخ را بهتر و گوارا تر
از ان داد و عطا فرمود و گفت شیخ عبدالقادر فردا احبابست و غوث و قطب اولیای زمان
خویش و گویند که آن غوث صدانی روزی در رباط خویش مجلس فرموده بودند و عام مشایخ
قریب صد تن حاضر بودند از جمله شیخ علی سیتی بود و شیخ بقای بن بطوطه شیخ ابوسعید قیلوی
و شیخ ابوالنجیب سهروردی عم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ جاگیر و قصب البان
موصلی و شیخ ابوالمسعود و شیخ غراز بطاحی و شیخ منصور بطاحی و شیخ حماد بن مسلم و باس
و خواجہ یوسف بن ایوب مهدانی که میر سلسله خواجگان نقشبندان و شیخ عقیل بن مسیحی
و شیخ ابوبکر از منزلی و شیخ عدی بن مسافر و شیخ علی بن وهب سنجاری و شیخ موسی بن باین دلی
و شیخ احمد بن ابوالحسن رفاغی و شیخ عبدالرحمن طفسونجی و شیخ علی مطرب و شیخ ماجد کردی
و شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری و شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق و شیخ سدید سنجاری
و شیخ حیات بن نفیس حرانی و شیخ مرسلان دمشقی و شیخ عبدالکریم الاکبر العمر و شیخ ابوالعباس
البوسقی الصرمی و شیخ ابوطهیم ابراهیم بن دینار و شیخ مکارم اکبری و شیخ صدقه بغدادی
و شیخ یحیی دوری قرش و شیخ ضیاء الدین ابراهیم بن ابی عبداللہ بن علی جوینی و شیخ ابوعبداللہ
و شیخ ابوبکر الحامی المزین و شیخ جمیل و شیخ ابو محمد عبدالحق حریمی و شیخ ابو عمر الکلمانی و شیخ ابو حفص
عمرو بن ابی النصر انزال و شیخ مظفر الحمال محمد بن درمانی اتفرونی و شیخ ابوالعباس احمد
یمانی و شیخ ابوالعباس احمد بن العربی و شیخ ابوعبداللہ محمد المعروف النخاص و شیخ ابو عمر
و عثمان بن احمد شوکی که از جال العنیب بودند سیار و شیخ سلطان بن احمد المزین و شیخ
ابوبکر بن عبد الحمید شیبانی و شیخ ابوالعباس احمد بن الاستاذ و شیخ ابو محمد بن عیسی المعروف بالکونج

و چون ایشانرا پیید سلام من برسایند و بگویند که مرا فراموش نکنند گویند که آنحضرت فرموده اند
 که نسبت پنج سال در بیابانهای بقدم تجرید در سیاحت بودم و چهل سال بوفضای عشا
 نماز باده گذارده ام و پانزده سال بعد از ادای نماز عشا بیک پاسیاده ختم قرآن
 میکردم تا سحر شب نفس من آرزو خواب کرد و گفت چه شود اگر یک ساعتی بچسبی
 گفته او شنیدم و بهانجا بیکپای ایستاده ختم قرآن کردم و خواب بصورتی پیش من
 تشکل شده می آمد من نفضب بانگ بردی میزد و وقع می شد می فرمودند چهل چهل
 روز روزه میداشتم در میان عراق یازده سال در رجب عجمی اقامت میکردم و بسبب آن
 من آنرا برج عجمی می گویند نقل است از شیخ عبدالرزاق فرزند آنحضرت که غوث اعظم
 میفرموده اند که مراد بست کاغذی داده شد بمقدار دراز آنرا نظر دیدم که نام اصحاب
 و مریدان من که تاقیام قیامت نسبت خود بمن درست خواهند کرد در آنجا ثبت نموده اند
 و حکم شد که این همه را بتو بخشیدم نقل است که آنحضرت میفرمودند که قسم بغیرت و طبات
 او که قدم بر ندارم از پیش پروردگار خود تاروان نکنم مریدان مرا بمن بسوی بهشت
 و آنحضرت فرموده اند که اگر مرید من در مشرق باشد و من در مغرب باشم و
 برهنه شود عورت او را هر آئینه بپوشم از مغرب در مشرق او را نقل است از شیخ
 عمران که وقتی با آنحضرت عرض کردم که اگر شخصی خود را مرید حضرت بگوید و دست معیت
 به شان داده باشد و خرقة از ثمان پوشیده باشد ما او را از اصحاب حضرت شماریم
 یا نه فرمودند بله هر که خود را بمن نسبت کند قبول کند او را حضرت حق سبحانه و تعالی و بپا دارند
 گناهان او را و او از جمله اصحاب من است نقل است از شیخ عمر بن زکریا آنحضرت می فرمودند
 که نضر بن حسین بن منصور حلاج و کسی نبود در زمان او که دستگیری او کند اگر من می بودم
 دستگیری او میکردم هر کسی که از مریدان من باشد و بقر و کرب او را تاقیام قیامت
 دستگیری کنم بشارت باد بر کسانیکه پیر ایشان شیخ عبدالقادر و امام الشیخ ابو سعید
 و پیغمبر ایشان محمد رسول الله صلعم و خوشحال آن سعادت مند آن و نیک بخوانی
 که باین سعادت غلظی مشرف شده اند و درین درگاه نسبت ارادت و بندگی را درست

از حق سبحانہ و تعالیٰ عہد گرفتہم کہ حسبِ دی کہ در روضہ من در آید آتش آذر السنوز و قبر الشیخان
در بطاح است و گوشت یا ماهی کہ از نزد یک قبر الشیخان می بردند ہرگز نجس نمی شدی گفتہ اند کہ
او تا مد عساق ہفت کس اند معروف کرخے و امام حنبل و شبرحانی و تصویر بن عمار و ضیاء لہادی
و تہیل بن عبد اللہ تستری و شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرار ہم از الشیخان پرسیدند کہ شیخ عبد القادر
کیست فرمودند عجیبی است شریف کہ در بغداد خواهد بود طور او در قرن پنجم است و شیخ ابو محمد سہلی
کہ مرید شیخ ابو بکر بطاحی دانا اعیان مشائخ عراق و صاحب خوارق ملبند و مقامات ارجمند بودہ اند
و قبر الشیخان در حدادویہ است کہ از ویہ ماے بطاح است می فرمودند کہ شیخ عبد القادر
کسی است کہ اقتدار کردہ شود با فعال او و اقوال او و حق تعالیٰ جمع کثیری را بہ برکت
او بہ مرتبہ ماے عالی رساند و مبہات کند و ز قیامت با متہاے سابق و حضرت غوث الثقلین
میفرمودند کہ ہر دلی بر قدم بنی میباشند و من بر قدم جد خود صلعم و ہر قدری کہ جد من برداشت
من بر انجا ہنادم مگر در قدم نبوت کہ راہ نیست در ان غیر بنی را و این اشارت بہ کمال مرتبہ
ولایت و متابعت و پیروی آن سرور است صلعم نقل است از شیخ شریف بن خضر حسن مصلی
کہ گفت شنیدم از پدر خود کہ می گفت سیزدہ سال خدمت حضرت شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کردم ہرگز ندیدم کہ مگس بر الشیخان نشستہ باشد یا خلط و خوسے بیرون
انداختہ باشند جمیع مشائخ وقت را روے ارادت با آنحضرت بودہ و امام یافعی گفتہ اند
کہ اکثری از مشائخ یمن بحضرت غوث اعظم نسبت درست کردہ اند خواجہ یمن الدین شہیدی
و شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہا بکلازمت آنحضرت رسیدہ فیض و جمعیت باطن
حاصل نمودہ اند نقل است کہ پیش شیخ عقیل ذکر کردند کہ جوان عجمی عبد القادر نام در بغداد
مشہور شدہ است فرمودند او در آسمان مشہور تر است از انکہ در زمین از شیخ ابو بکر امی
مغربی کہ از اجلہ مشائخ مغرب بودہ اند بعضیہ از اصحاب گفتند بہ بغداد و میر ویم فرمودند
چون با بنجا برسیدی زنہار کہ ترک ملازمت شیخ عبد القادر نہ نماید بخدا سوگند
کہ در تمام عجم مثل او آفریدہ نہ شدہ در عساق مثل او دیدہ نہ شدہ و مشرق
زمین مبہات میکند با و بر مغرب و علم و کمال او بہتر است از علم و کمالات اولیای دیگر

رضی اللہ عنہ در آمد و مدتی در خدمت الشیطان ماند م چون غریمت مراجعت مصر کردم از آن بخت
دستوری خواستم مرا وصیت کردند که از هیچ کس چیزی نخواهی و انگشت مبارک خود را در
دهن من انداختند و فرمودند که این را بیک دیوار گذار و همچنان کردم از بغداد تا بمصر آمد و
طعام احتیاج نه شد و قوت در زیادتی بود نقل است از شیخ ابوالمظفر اسمعیل که وقتی شیخ علی
بن سبیتی بیمار شد و حضرت غوث اعظم بعیادت شیخ رفتند و در آن موضع دو درخت خسرو
خشک شده بود و از مدت چهار سال اصلا بار و رطوبتی نشد پس غوث اطمینان زیر یک درخت
و صومناختند و در زیر درخت دیگر دو رکعت نماز گزار و ند سهران هفته هر دو درخت سبز
شدند و بار گرفتند نقل است که وقتی شخصی بخدمت آن قبله حاجات آمد و گفت که عورت من حامله
و مرا آرزوی پسراست فرمودند خواهد شد چون وضع حمل شد زن آن مرد را دختر بزاد و آنرا
برداشتند بخدمت آنحضرت آورد و گفت که این دختر است فرمودند در خانه در آئی و این را
به هیچ و به بین که چه میشود چون بموجب فرموده عمل کرد همان لحظه آن دختر پسرا شد نقل است
از شیخ ابوالحسن و دیگر که حضرت غوث صمدانی میفرمودند که آفتاب و ماهتاب بر من آیند تا بر من
سلام کنند و سال و ماه و هفته و روز بر من آمده سلام سیگویند و آنچه از خیر و شر در ایشان
مقدر شده خبر میدهند و شیخ سیف الدین عبدالوهاب دلد غوث اعظم فرموده اند که هیچ ماهی
از ماه بانودی مگر که پیش از آن که نوشیدی بیامدی پیش والد من اگر چنانچه در آن ماه بدی
و سختی مقدر شده بودی در صورت تا خوش آمدی و اگر گرفت و خیر مقدر شده بودی بصورت
نیگو بیامدی آخر روز جمعه سلج نجادوی الاخری سال بالفصد و شصت جمعی از مشایخ در صحبت
آنحضرت نشستند بودند که جوانی خود بر دوش در آمد و گفت السلام علیک یا ولی اللہ
من ماه ربیم آمده ام تا ترا تنیبت گویم و در سن پنج بدی و سختی مقدر نه شده است
در آن ماه رجب پنج ندیدند مردم مگر خیر و نیکی چون یکشنبه سلج رجب بود شخصی گریه نظر آمد
و گفت السلام علیک یا ولی اللہ من شهر شعبانم آمده ام که ترا تنیبت گویم مقدر شده است
در من موت و فناء خلق در بغداد و گرانی در حجاز و قتل و کشتن در خراسان و در آن ماه
شعبان آمد هر چه مهربان گفته بود واقع شد و آنحضرت در ماه رمضان چند روز بیمار شدند

کرده اند امید که این فقیر نیز که از کمترین بندگان دنیا زندان این درگاه است توبه
آنحضرت پیر دستگیر در دنیا و آخرت نجات یابد و داخل مشربان آن درگاه و الا جاہ
باشد نقل است که آنحضرت میفرموده اند هر مسلمانی که بر مدرسه من گذشته است یا روی مرا
دیده است عذاب گور و قیامت از او تخفیف کرده شود و آدمی گوید که مردی از سیدان بر آنحضرت
آمد و گفت پدر من وفات یافته است او را در خواب دیدم گفت مراد گور عذاب میکنند
خدمت شیخ عبدالقادر بر و التماس دعا کن شیخ گفت او وقتی بمدرسه من گذشته است
گفت آری شیخ ساکت شدند روز دیگر آن مرد بیاید و گفت پدر خود را در خواب دیدم
بنایت خوش و خرم و خلعت سبز بر او پوشیده میگفت که عذاب از من برداشته
و این خلعت ببرکت شیخ عبدالقادر بمن دادند بر تو باد که همیشه در خدمت حضرت شیخ باشی
سعادتمند چشمیکه آن جمال را دیده باشد و دولتمند آن گوش که آن آواز شنیده باشد
و طالع مند شخصی که بر آن مدرسه گذشته باشد شیخ علی بن سبتی گفته که هیچ خرقه را با برکت تر
دیج طائفه را سرفراز تر از خرقه و طائفه شیخ عبدالقادر ندیده ام و هیچ روزی را مبارک تر
از آن روز که آن جمال را میدیدم ندیدم کی از اهل یمن گوید که غزیت اسلام کردم و در
خاطر داشتم که پیش بهترین اهل یمن باین سعادت مشرف گردم در خواب دیدم که حضرت
علی بن ابی طالب علیه السلام می فرمودند به بغداد برو و بر دست شیخ عبدالقادر اسلام آر
که بهترین اهل زمین است و شیخ ابو عمرو بن مزروق رح گفته اند شیخ عبدالقادر شیخ و
امام ماست هر که درین زمان براه آئی می رود و حال بر مقایسه باو میدهند پس شیخ عبدالقادر
امام اوست و حق تعالی عهده گرفته است از اولیای وقت که امر او را قبول کنند و هر فیضی
که از رسول مسلم باصحاب میرسد درین زمان از شیخ عبدالقادر باو لیاقت وقت میرسد
و به مراتب جمیع اولیاء اللہ اطلاع دارد و هر یک پس را بر مرتبه شیخ اطلاع نیست و درین طریق
پیچ کی را بنجر خدا و رسول بر دوست نیست و آنحضرت میفرمودند که میخواستم در صحرا تهاختاب کنم
لیکن حق سبحانه و تعالی نفع خلق را بمن باز بسته است و ما حال صد هزار کس بر دست من
توبه کرده نقل است از شیخ ابو محمد علی که گفته اند روزی رفیق او نزد شیخ عبدالقادر

روز دوشنبه سبت و نهم رمضان جمعی از مشایخ پیش آنحضرت حاضر بودند چون شیخ علی حسینی و
 شیخ نجیب الدین سهروردی و غیره با شخصی باها و قار تمام درآمد و گفت السلام علیک ولی
 من ماه رمضان آمده ام که اعتدال کنم از آنچه بر تو مقدّر شده بود و من دعا کنم ترا که این آخر اجتماع
 نیست با تو پس باز گشت و آنحضرت در ربیع الآخر سال نهم هجرت حق پیوستند در رمضان دیگر و
 نیاقتند وفات آنحضرت بعد از نماز عشاء شب شنبه هشتم یا نهم ماه ربیع الآخر سال با صد و شصت یک
 هجری رومی داده و بعضی یازدهم ربیع الآخر گفته اند و بقوی سیزدهم و بقوی هفدهم ماه مذکور بوده اما
 اصح قول نهم ماه است و مدت عمر شریف آنحضرت بقول اول سال ولادت نود سال هفت ماه
 و نه روز است و بقول ثانی هشتاد و نه سال و هفت ماه و نه روز بوده و عرس آنحضرت در هندوستان
 یازدهم و بعضی هفدهم میکنند اما در بغداد هفدهم است و این فقیر عرس را شب نهم میکند
 که صحیح ترین اقوال قول نهم است آورده اند روز وفات آنحضرت اکثر از مشایخ حاضر بودند
 شیخ عبد الوهاب ولد آنحضرت طلب وصیت نمودند فرمودند که علیک بتقوی الله و طاعته
 یعنی لازم گیر پرهنر گاری را که خالص از برای خدای تعالی باشد و لازم گیر طاقت او را
 و لا تحف احد و لا ترج یعنی بیم و امید بغیر از حق تعالی از هیچکس مدار و کل الحوائج الی الله و طلبها
 و بپار همه حاجت را بحق تعالی و طلب حاجت را از او و لا تمق با حد سوی الله و اعتماد کن
 هیچکس مگر بخدا و خدا التوحید التوحید التوحید اجمع الکل یعنی لازم گیر توحید را و تکرار برای
 ناکید است که بر توحید اجتماع کل است و جمیع مشایخ و سادات این قوم را بر توحید
 اتفاق است و بعد از آن با ولاد اجداد خود که در گذر آنحضرت نشسته بودند میفرمودند بخیر
 و جای دهید و ادب ایشان بجا آرید که اینجا رحمت عظیم در شمار است و جای تنگ ندارید
 بر ایشان و می فرمودند علیک علیه السلام و رحمة الله و یک شبانه روز این کلمات بسیار
 می فرمودند اما ابایی لشیء و لا ملک الموت یعنی من از هیچ چیز باک ندارم و از ملک الموت
 هم باک ندارم قبر آنحضرت در مدرسه باب الازخ واقع شده که در شهر بغداد است و شیخ
 ابو سعید مغربی در حیات خود با آنحضرت داده بودند نیزار و تبرک حق سبحانه و تعالی چنانچه
 آنحضرت را در ایام حیات بر تمام عالم تفرق داده بود و بعد از وفات در قبر نیز همان تفرق

نقیب اولیا ام و این را شناسم ندانی شنیدم که امی ابو العباس تو نقیب اولیا هستی ولیکن
 کسانی که ایشان مراد و دست میدارند و این ازان طائفه است که من ایشان را دوست میدارم
 آن مرد روی بمن کرد و گفت امی ابو العباس شنیدی گفتم آری مردی مرا دعا کن گفت از تو دعا
 میخواهم گفت چاره نیست گفت و فرک الله نقیب من من گفتم زیاده کن در حال از نظر من
 غائب شد و هیچ ولی ممکن نبود که از نظر من غائب شود و از اینجا پیش رفتم بر توده ریگی که
 بلغایت بلند بود بالا ای آن نور که دیدم که چشم را خیره میکرد دیدم آنجا عورتی گلیمین نو
 پیچیده خفته است بمشابه گلیم آن مرد خواستم که بیای میدار سازم ندان شنیدم که بادی
 باش با آن کسانی که ایشان را دوست میدارم پس ساعتی نشستم تا بیدار شد گفت

الحمد لله الذی احیانی بعد ما امانتی و الیه النشور و الحمد لله الذی استی و اودستی عن خلقه بعد از آن
 بمن گفت ابو العباس اگر پیش از من بادی بودی بهتری بودی گفتسم بالله علیک
 تو زوجه آن مرد باشی گفت بلی در اینجا عورتی از ابدال نقل کرده بود حق تعالی بحبت غسل
 و تکفین او مرا اینجا آورده چون ازان فارغ شدم او را برداشتم و لبومی آسان بردند
 گفتم مراد دعا کن گفت امی ابو العباس دعا از دست گفتم چاره نیست گفت و فرک الله
 نصیب من گفتم زیادت کن گفت ملائت نکنی اگر از نظر تو غائب شوم در حال نگاه کردم
 او را ندیدم راوی گوید از خضر علیه السلام پرسیدم مثل این طائفه احباب را سر قومی باشد
 که رجوع ایشان بدو بود گفت آری گفتسم در عهد ما کیست گفت شیخ عبدالقادر رضی الله
 عنه و او از افراد است درین باب این فقیه گفته بیت عاشق یار خویش حلقه جهان
 امی خوش آنکس که یار عاشق اوست و صاحب فتوحات میگوید که مفردان جماعتی اند
 که از دایره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است و رسول مصلح
 پیش از بعثت از ایشان بودند و این احوال و کرامات حضرت غوث اعظم که مرقوم گشته
 از سبب ارکیده و از بسیار اند کیست که حضرت مولانا عبدالرحمن جامی از تارخ امام عبداللہ
 یافعی در لغات الانس نوشته اند که کرامات شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ بیرون
 از حد و نهایت است و خیر کرده اند مرابرگان ائمہ که کرامات حضرت ایشان بتوا فرا

نقیب اولیا
 خشت از
 شنبه کلام حاجی بابا
 خوشتر شد بعد از این
 حضرت نقیب
 شرف الدین و حضرت
 نجیب و کرد و چادر
 زرد و از صبح تا شام
 زودتر کند تا وقت نوحه
 خدمت نماید بنور ماه
 یکبار غائب شود و ماه
 زودتر از نوشته بود

نام غائب شد یکی
 از افراد حضرت انوار
 این کرد آنم غائب
 شد حضرت فرمود که او
 از دنیا نیست از دنیا شد
 چنانچه است از دنیا شد
 باطن بخوبی و دستار
 با شام میداد و میفرمود
 نقیب الدین بخیرا که
 فرموده نقیب

حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ

کنیت الشیطان ابو عبد الرحمن است فرزند حضرت غوث اعظم اند و جمیع علوم را در خدمت والد زاهد خود کسب نموده بعد از آن حضرت درس حدیث وقفه و وعظ میفرمودند و کتاب جواهر الاسرار و علم صوفیہ که مشتمل بر حقائق و معارف است تصنیف الشیطان است و حضرت غوث صمدانی کتاب فتوح الغیب را بحجت الشیطان تصنیف کرده اند و فات الشیطان در مہر سال یا نصہ و نہقا دوسہ ہجری بود

شیخ شمس الدین عبد الغفر رحمہ اللہ

کنیت الشیطان ابو بکر است فرزند حضرت غوث اعظم اند و الشیطان نیز کسب علوم ظاہری و باطنی از والد بزرگوار خود نموده اند و بسیاری از برکت صحبت الشیطان فیض حاصل کرده اند و الشیطان جانب سنہار غریمیت نموده ہما بجا متوطن گشتند

حضرت شیخ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق قدس سرہ

کنیت الشیطان عبد الرحمن و ابو لفرح است فرزند حضرت غوث اعظم اند و الشیطان نیز تحصیل علوم از خدمت والد شریف خود نموده اند و مفتی عراق بوده اند و الشیطان از علوم قدرت تمام بوده و رسالہ جلاء الخاطر کہ ملفوظ والد بزرگوار الشیطان است بخط ایشان این مرید باخلاص دارد و در آن نوشته اند کہ حضرت غوث اعظم میفرمودند کہ طامع خالی است

چون حروف طبع قبل الشیطان در بغداد است

حضرت شیخ ابواسحق ابراہیم قدس اللہ سرہ

فرزند حضرت غوث اعظم اند قدوہ اولیاء و اولیاء بودہ اند علوم ظاہر و باطن را آنحضرت برہم کمال کسب نموده و خلق بسیاری از فیض و صحبت الشیطان بدرجہ کمال رسیدہ اند تفکر و سکوت بر الشیطان غالب بودہ و زہد و ورع را بر مرتبہ کمال داشتند و از حیاے پدر و رگزار خود نسی سال سر بالا نہ کردند و ولادت الشیطان در سال یا نصہ و لبست و شست ہجری وفات در ششم ماہ شوال سال ششصد و لبست و سہ بود و قبر الشیطان نزدیک قبر والد بزرگوار است و از الشیطان منقول است کہ روزے والدین برای نماز جمعہ بیرون آمدند و من باد و برادر در خدمت الشیطان بودم ناگاہ دید کہ سہ بار خمر برآید

نزدیک بخواهر رسیده و با اتفاق ثابت شده که گرامائی که از ایشان بطور رسیده از دیگر
مشایخ ظاهر نشده و اگر انچه از آنحضرت در ایام حیات بطور رسیده و انچه الحال نیز مشاهده
نموده میشود جمع کنیم کتاب کلامی میشد ازین جهت بهمین قدر اختصار نمود و خواری که از آنحضرت
ظاهر گردیده و میگردد در حقیقت معجزه رسول است صلعم چنانچه حضرت ملا عبدالرحمن جامی قدس سره
فرمودند بیت از ولی خاوری که مسموع است به معجزه آن بنی تبوع است به اول شب که
این کمترین مریدان شروع در نوشتن ذکر حضرت پیر و تسکین غوث اعظم نموده در واقع خود را
بنجد او یافت و رکنند مبارک آنحضرت و بطواف حضرت امام موسی کاظم و حضرت غوث اعظم
رضی الله عنهما مشغول و از سعادت مندی خود باین شرف عظمی مشرف گشت و یقین این
نقیصه شد که تحریر این کتاب مقبول گشت الحمد لله علی ذلک

حضرت غوث الثقلین را ده پسر است اول شیخ سیف الدین
عبدالوهاب قدس الله سره

ایشان بزرگترین فرزندان حضرت غوث اند و علوم ظاهری و باطنی از والد بزرگوار
خود کسب نموده اند و از جمیع علوم بهره تمام داشتند و بعد از غوث اعظم در بدر
آنحضرت و غط میفرمودند و از فیض صحبت ایشان خلق بهره مند میگشتند نقل است از
شیخ عبدالوهاب که می گفتند وقتی در بلاد مجسم مسافر شدم و از انواع علوم و فنون حکم حاصل
کرده بنجد اادم و از والد بزرگوار اذن خواستم که در حضور ایشان و غط گویم نخست او اند
بالای منبر بر آمده انواع علوم و مواظب بیان کردم به یکس رادر دل اثر نکرد و آب از دیده
نیامد اهل مجلس از والد درخواست کردند که غط فرمایید من فرود اادم و حضرت ایشان
به منبر بر آمده فرمودند که شجاعت صبر کیاست است بجز استماع این کلام از اهل مجلس فریاد و فغان
بر خاست من از غیظی پر سیدم فرمودند تو تسکیم هستی بخود من تسکیم هستم بغیر ولادت
ایشان در ماه شعبان سال پانصد و دوازده بود و وفات شب بست و پنجسم ماه شوال
سال ششصد و ستم هجری بوده و قبور ایشان در بنجد اوست و ایشان را دو و سیر بوده
شیخ ابوالمنصور عبدالسلام و شیخ ابوالفتح سلیمان عالم و عامل کامل بوده اند رحمهما الله

و فاضل و کامل گشته اند و ولادت ایشان در ششمین ربيع الاول سال پانصد و پنجاه هجری بود
و وفات در شب برات سال ششصد هجری است و قبر ایشان در بغداد متصل قبر برادر ایشان
شیخ عبد الوهاب است

حضرت شیخ ابوالضر موسی قدس سره

آخرین فرزند حضرت غوث اعظم ایشانند و تحصیل علوم در خدمت والد شریف خود نموده فقیه
محدث و عارف و کامل گشته بودند و ولادت ایشان در سلح ربيع الاول سال پانصد و سی و نه
بوده و به دمشق رفته و متوطن شده و در هجرت پنجاه سال ششصد و هشتاد
هجری بوده و وفات نموده اند و قبر ایشان نیز در دمشق است و ذکر مریدان بی واسطه و با واسطه
غوث اعظم اگر چه مریدان آنحضرت زیاده از آنند که در شمار آورده خصوصاً در ولایت هند و متنا
که مسلمانان اکثر مریدان این سلسله علیه اند و کافران نیز معتقد چنانچه متعارف شده که مسلمانان
و کافران مشبه چونند آنحضرت بفقرا بخش می کنند

حضرت شیخ علی بن سیتی

از کبار مشایخ بطایف اند و مرید شیخ تاج العارفین ابوالوفاء ایشان مرید شیخ ابومحمد شبنکی و
ایشان مرید شیخ ابوبکر بن مراد ایشان اویسی صدیق اکبر رضی الله عنه پیوسته در خدمت
حضرت غوث اعظم می بودند و فائده بسیار میگرفتند و قتی که آنحضرت فرمودند قد می نه علی رفته کل
ولی الله اول کسی که بالاس منبر رفت و قدم آنحضرت را بر گردن نهاد و بزرگوار
و آمده باین سعادت مشرف شد ایشان بودند گویند روزی غوث اعظم و غلامی فرمودند و شیخ
علی سیتی در برابر آنحضرت نشست بودند شیخ را خواب گرفت غوث اعظم اهل مجلس گفتند
حاموش باشید از منبر فرود آمده در پیش شیخ بادب ایستادند و جانب دی می نگرستند
چون شیخ علی بیدار شد آنحضرت گفتند که رسول صلعم را در خواب دیدی گفت آری
غوث اعظم فرمودند من برای او بادب ایستاده بودم بچه چیز وصیت کردند ترا گفت بلازنت
بعد از آن از شیخ علی پرسیدند از معنی آنچه غوث اعظم فرمودند که من از برای آن بادب
ایستاده بودم شیخ گفت آنچه خواب میدیدم آنحضرت به بیداری میدید و حضرت غوث الثقلین

سلطان می برند و از ایشان بوسیله می آید و سرسنگان همراه اند حضرت غوث اعظم فرمودند که بالستید آنها ایستادند و دو اب را به تعبیل می رانند آنحضرت فرمودند که بالستید در حال همه فریاد بر آورند و بر جاے نمانند هر چند آن سرسنگان میزدند و دو اب از جای حرکت نمی کردند در حال سرسنگان را قویج گرفت و بر زمین افتادند و می طپیدند پس همه فریاد بر آورند که ما توبه کردیم فی الحال قویج بر طرف شد و خمر سبک مبدل گشت آنحضرت بمسجد رفتند و این خبر به سلطان رسید و بخدمت آنحضرت آمده از جمیع محرمات توبه کرد گویند که روزی شیخ عبدالرزاق مردان غیب را در مجلس والد ماجد خود در پیوادیده تبرسیدند حضرت غوث اعظم فرمودند مردان غیب اند مترس که تو نیز ازین جماعه ایشانرا پنج سپر بوده شیخ ابوصالح نصر شیخ ابوالقاسم عبدالرحیم شیخ ابو محمد اسمعیل شیخ ابوالحسن فضل الله و شیخ جمال الله که ایشان در صورت با غوث صدائی بسیار مشابیه بودند و همگی در خدمت علم بزرگوار خود شیخ عبدالوهاب کسب علوم صوری و معنوی نموده هر یک کامل و مکمل گشته اند

حضرت شیخ ابوالفضل محمد قدس سره

ولد حضرت غوث اعظم ~~عظیم~~ و باطن را در خدمت والد بزرگوار خود سبب نمودند و کامل گشته اند وفات ایشان در بغداد است و پنجم ذیقعد سال ششصد هجری بوده

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن عبد الله

فرزند حضرت غوث الثقلین اند و اکتساب علوم صوری و معنوی از خدمت والد بزرگوار خود کرده اند و محدث و فقیه گشته اند وفات ایشان سبت و هفتم ماه صفر سال پانصد و هشتاد و هفت هجری بوده و قبر در بغداد است ایشان را دو سپر بود شیخ ابو محمد عبد الرحمن و شیخ ابو محمد عبد القادر که کنیت و نام ایشان موافق جد بزرگوار است جمیع علوم را از والد ماجد و علم خود شیخ عبدالرزاق کسب نموده عالم و کامل گشته بودند

حضرت شیخ ابو جبرئیل رحمة الله

ولد حضرت قطب ربانی اند و اکتساب علوم فقه و حدیث از والد بزرگوار خود نمودند و اند

و وقار پیش آمد و گفت السلام علیک یا عثمان جواب سلام گفتم و سوگند بوی دادم که تو نیستی که نام من
 دانستی گفت من خضرم پیش شیخ عبدالقادر بودم گفت یا ابوالعباس پوش مروی را در طهرین جذب
 رسیده و قبولی یافته و از بالای هفت آسمان درین آمده که در باب عبدی با خدای خود عهد کرده است
 که خود را تسلیم شخصی کند بر دویر پیش من آر پس مرا گفت یا عثمان عبدالقادر سید العارفین و قلیل
 الواقفین درین وقت هست پس لازم بگیر لازمت و خدمت و تعظیم و احترام او را من خود حاضر شد
 مگر خود را در بعد او دیدم و خضر علیه السلام غائب شد پیش شیخ عبدالقادر در آمدم گفت مرحبا
 ای عثمان زود باشد که خدای تعالی ترا مریدی دهد نام دی عبدالحی بن ثقفی که مرتبه دی بلندتر
 باشد از او یایم بسیار و خدای تعالی بوی مفاخرت کند بر ملا که بعد از ان طاقیه بر سر من نهاد
 خوشی و خنکی آن بدماغ من رسید و از دماغ بدل و ملکوت بر من کشف گشت شنیدم که عالم
 و آنچه در عالم است تسبیح حق سبحانه و تعالی میگویند باختلاف لغات نزدیک بود که عقل من ازل گردد
 و در دست حضرت شیخ پاره پنبه بود بر من زو عقل برقرار بماند بعد از ان چند ماه در خلوت
 نشانده و الله که مرا هیچ امر ظاهری و باطنی واقع نه شد پیش از آنکه من گویم با من بگفت و مرا از
 چیز با خبر داد که بعد از سی سال واقع شد و میان خرقة پوشیدن من از وی و حقیر
 پوشیدن ابن ثقفی از من بست پنج سال شد و ابن ثقفی چنان بود که شیخ فرموده بودند

حضرت شیخ ابوسعید قیس رضی قدس سره

از سادات حسنی و کبار مشایخ عراق بودند کرامات و مقامات عالییه داشتند و خرقة را دوست
 از حضرت غوث الثقلین شاه عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه پوشیده اند و می فرمودند که
 شیخ عبدالقادر نزدیکیترین اهل زمین است بحق تعالی درین عصر روزی بحبت طهارت میرفتند
 و ابریقی پر از آب بدست یکی از مریدان الشیطان بود ابریق بنفیتا و لب گشت شیخ دست خود
 را بر آن ابریق کشیدند فی الحال چنانکه بود درست شد و پر آب شد و از آن آب طهارت کردند
 وفات الشیطان در سال یا نقد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر الشیطان در قلیو است

حضرت شیخ قصب البان موسی

کنیت الشیطان ابو عبداللہ است از مریدان کامل حضرت غوث الثقلین اند و خوارق و کرامات بسیار

ایشان را بسیار ستایش میکردند و می فرمودند که هر کس از اولیای الهی از عالم غیب شهادت داخل بغداد میشود او همان نیست و من همان شیخ علی بن هبتی و چون شیخ از زیر آن که محل اقامت ایشان بود بملازمت حضرت غوث اعظم میرفتند بمردیان خود می گفتند که غسل بکنید و خود نیز غسل میکرد و با آنها میگفتند که خبردار باشید و خاطرهای خود را نگه دارید که پیش سلطان میرویم و چون بخدمت حضرت غوث اعظم میرسیدند آنحضرت میفرمودند برای چه ملاحظه میکنید شما از اکابر عراق اید شیخ میگفتند که ما و شاه عراق توئی از تو ملاحظه میکنیم و هرگاه امان دهی ایمن میشویم حضرت غوث اعظم میفرمودند لا خوف علی منقول است که روزی شیخ به هنر ملک میرفتند دیدند که میان اهل دودیه بر سر مرده نزاع است ایشان بر سر آن ایستاده گفتند ای بنده خدا ای آن مرد بر خاست و چشم کشاده بشیخ گفت چنانچه حاضران شنیدند که فلان بن فلان مرا کشته و بنیتاد و بمرد و از کرامات شیخ علی هبتی نقل کرده اند که اگر شیر رو بروی شخصی بیاید او نام ایشان را بگیرد او برگردد و وفات ایشان در سال پانصد و شصت هجری بوده و مدت عمر صد و سبست سال و قبر در زیر آن است

حضرت شیخ ابو عمر و صیرفی قدس سره

نام ایشان عثمان است و مرید حضرت غوث الثقلین است گفته اند که بدایت کار من آن بود که شبی در صرغین روئے در آسمان کرده به لپشت افتاده بودم دیدم که در هوا پنج کبوتر میگذرد یکی میگفت سبحان من عنده خزائن کل شیء ما نزل الا بقدر معلوم و دیگری میگفت سبحان من عظمی کل شیء خلقه تم بهدی و دیگری میگفت سبحان من بعث الانبیاء حجة علی خلقه و فضل علیهم محمد صلی الله علیه و سلم و دیگری میگفت کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان الله و رسوله و دیگری میگفت یا اهل الفلکة عن مولاکم تو موالی رجبم رب کریم عظمی الجبریل و جبرئیل و غیر الذنب العظیم چون آنرا شنیدم بخود شدم و قنطیکه بخود آدم دوستی دنیا و آخرت دنیا است از دل من رفته بود چون با ملا شد با خدای تعالی عهد کردم که خود را تسلیم شخصی نکنم که مرا بخدای تعالی رهنائی کند روان شدم و منی دانستم که کجا میرم ناگاه پیری نیکو دیدار بستم

آنحضرت روی بایشان کرده فرمودند یا نه؟ وی تو به میکنی از آنکه دیگر در هر روز و حاجت او بمن آنست که او را بحسب حق سجد و تعالی را هدیه نمایم وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و سه هجری بوده

حضرت شیخ بقای بن بطور رحمۃ اللہ

عاصم کرامات و مقامات عالیہ و در زهد و ورع کامل بوده اند و مرید شیخ تاج العارفین ابو القاسم و دائم در مجلس حضرت غوث اقلین حاضر می بودند و فیض می ربودند ایشان گفته اند که روزی در مجلس غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر حاضر بودم در اثنای آنکه در پای اول سبز و عظمی فرمود ناگاه قطع سخن کردند ساعتی خاموش بوده بزمین فرود آمدند و بعد از آن بمنبر بالا رفتند و بر پایه دوم نشستند پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چند آنکه چشم کار میکرد و در پیش از سندان اخضر انداختند و رسول صلعم با مصحاب بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه و تعالی بر دل شیخ عبدالقادر تجلی کرد چنانچه شیخ سیل کردند که بقتدر رسول صلعم ایشان را گرفتند و نگاهداشتند بعد از آن خورد و لا غرض شدند چون گنجشک بعد از آن ببالیدند و بزرگ شدند بر صورتی با کل سگین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بقا کیفیت رویت آنحضرت رسول صلعم و اصحاب را پرسیدند گفتند حذای ایشان را نمایند کرده است بقوتی که ارواح مطهره ایشان شکل میشود بصور اجساد و صفات اعیان و می بینند ایشان را کاینکه حذای تعالی آنها را قوت رویت آن ارواح در صور اجساد و صفات اعیان داده است و بعد از آن از سبب سیل کردن و خد شدن و بزرگ شدن حضرت شیخ پرسید گفتند تجلی اول بصفه بود که بشر اقوت آن نیست مگر بتأیید نبوی و ولند نزدیک بود که شیخ بنفید اگر رسول صلعم ایشان را نمی گرفتند و تجلی ثانی بصفه جلال بود ازین جهت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاختند و خد شدند و تجلی ثالث بصفه جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالیدند و بزرگ شدند ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء اللہ ذو الفضل العظیم وفات ایشان قریب ببال پانصد و پنجاه و سه هجری بوده و قبر در باب نوس که از دیه کهنه ملک است واقع شده

از ایشان بسیار ظاهر شده قاضی موصل را نسبت با ایشان انکار تمام بود روزی دید که در یکی از کوچه های موصل از مقابل وی می آیند با خود گفت این را می باید گرفت و بجا کم سپرد تا بایست برساند ناگاه دید که بصورت گرد می برآمدند چون مقداری پیش آمد بصورت اعرابی برآمدند چون نزد کتیر شد بصورت یکی از فقها ظاهر شدند چون بقاضی رسیدند گفتند ای قاضی کدام قصب البان را بجا کم می بری و سیاست میکنی قاضی گفت خود توبه کرد و مرید شد پیش حضرت غوث اعظم گفتند که قصب البان نماز نمی گزار و فرمودند بگوئید که همیشه سر او بر در خانه کعبه در سجود است وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در موصل است

حضرت شیر احمد بن مبارک رحمه الله

صاحب کشف و لرامات بود و خادم حضرت قطب ربانی غوث صدائی سید مخی الدین شاه عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه دلیل بزرگی ایشان همین است که سعادت خدمت آنحضرت را دریافته اند گویند چون حضرت غوث اعظم بحبت و عطر بر کرسی جلوس می فرمودند ایشان مرقع خود را بر آستین آنحضرت بر آن کرسی فرش میکردند و وفات ایشان در سال پانصد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ صدقه بغدادی قدس سره

کنیت ایشان ابو الطرح و نام پدر ایشان حسین است مقیم بغداد بودند همیشه در مجلس غوث اعظم حاضر میشدند و استفاده می نمودند روزی شیخ صدقه بر باد حضرت غوث اعظم درآمدند آنحضرت بالاسنبر رفتند و هیچ سخن نگفتند قاری را هم نه فرمودند که چیزی بگویند اما مردم را وجدی عظیم و حالتی قوی فرو گرفت شیخ صدقه با خود گفتند که غوث اعظم چیزی نگفتند و قاری بیخ نخواهد این وجد از چیست حضرت غوث اعظم روی بشیخ صدقه کرده فرمودند یا نه ای که از مریدان من از بیت المقدس با نیابیک گام آمده است و بر دست من توبه کرده امروز حاضران در محافل اویند شیخ صدقه با خود گفتند کیسکه از بیت المقدس بیک گام بغداد آید ویر از چه توبه باید کرد و شیخ چه حاجت دارد

و جامع علوم ظاهر و باطن مرید و شاگرد بادشاه مشایخ حضرت غوث اعظم صمدانی سید عبدالقادر
جلالی اندر رضی الله عنه وفات ایشان در سال ششصد و سبست بوده

حضرت شیخ محمد بن احمد الجوهی قدس سره

مرید شیخ عبداللطیف اند و شیخ عبداللہ مرید حضرت غوث الثقلین اند و بیجا الاسرار
نوشته که ایشان بغایت خوش روی و خوش خوی بودند نسبت روی خوش خوئے نکو
چون دوست سید اردخداے به حرم کسی کور بود خوی خوش و روئے نکو و وفات ایشان
در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری بوده است

حضرت شیخ ابومدین مغربی قدس سره

نام ایشان شعیب بن سین یا حسن است مرید شیخ ابوبغیر ای مغربی و پیر شیخ محی الدین
ابن العزلی اند و از بزرگان مشایخ زمین مغرب و صاحب کشف و خوارق بوده اند و در
شیخ ابومدین در بعضی از دیار مغرب گردن خود را بست کردند و گفتند اللهم انی اشهدک
واشهد لاکم انک انی سمعت و اطعت اصحاب ایشان پرسیدند که سبب این چه بود فرمودند
حضرت شیخ عبدالقادر در بنجد گفت قدی نه علی رقبه کل ولی الله بعد از ان بعضی از اصحاب
اعظم در بنجد آمدند و خبر دادند که حضرت غوث الثقلین همان وقت آنرا فرموده بودند و وفات
ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ الدین عزیزی قدس سره

نام ایشان محمد و هو ابن علی بن عزیزی است نسبت حنقه ایشان بیک واسطه حضرت
غوث الثقلین میرسد و این نسبت از شیخ ابو محمد یونس القصار الهامی است و بعضی گفته اند
که لی واسطه مرید حضرت غوث اعظم اند اما قول اول اصح است نسبت دیگر ایشان در حقه
حضرت خضر علیه السلام میرسد بیک واسطه نسبت دیگر حضرت خضر میرسد بیک واسطه
و در اصطلاحات کاشانی نوشته اند که شیخ محی الدین عزیزی در کتاب الملائس خود ذکر کرده اند
که حنقه تصوف را از دست ابوالحسن علی بن عبد الله بن جاسع پوشیدم و او از خضر علیه السلام
در فضیلت الانس مذکور است که تصانیف شیخ از پانصد زیاده است گفته اند که شیخ محی الدین

شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القائد قدس سره

از کمال مریدان قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی اندک امارات و مقامات عالیه و از بزرگان صوفیه بوده اند در فتوحات کئی مذکور است که غوث اعظم رضی الله عنه ایشان را معصوم الحضر می گفتند و میفرمودند که محمد بن قائد از رفدا است این قائد فرموده اند که همه چیز را باز پس گذار شدم ام و روی بحضرت آوردم ناگاه پیش روی خود نشان پاسبی خود دیدم مرا غیرت گرفت گفتم این نشان قدم کبست زیرا که اعتقاد داشتم که هیچکس بر من سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلعم خاطر من تسکین یافت

حضرت ابو السعد بن ایشیل قدس سره

از کبار شایخ و مقتدای زمان و صاحب ارامات حلیه و مقامات عالیه بوده اند و مرید حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی اند رضی الله عنه در قصص مذکور است که شیخ ابو السعد با مریدان خود گفت که پانزده سال است که خدای تعالی مرا در ملک تصرف داده است اما من تصرف نکردم این قائد روزی از وی پرسیدند که چرا تصرف نمیکنی گفت من تصرف را بحضرت حق سجا نداشتم ام چنانکه خواهد تصرف کند

حضرت شیخ ابو عمر دقسته قدس سره

نام ایشان عثمان بن مرزوق بن حمید بن سلامه است حبلی المذهب بوده اند مرید و شاگرد حضرت غوث صمدانی محبوب ربانی سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و از کبار شایخ مصر و صاحب خوارق و جامع علوم ظاهر و باطن بودند سالی رود و نیل طبعان نمود اهل مصر بحضرت ایشان رفتگی آتاس کردند شیخ برکنار رود نیل آمده از آب آن طهارت نمود و در فی الحال آب کم شد و در سال دیگر کمی کرده باز بحضرت ایشان آمده خواش زیا دتی آب نمودند شیخ آنجا رفته باب ابرقی که همراه داشتند وضو ساختند و در حال آب زیاده شد و برکت ایشان زراعتها بد عا بنده و فاسد شیخ در سال پانصد و شصت و چهار هجری قمری در زیاده بنیاد سال و قمر در است نزدیق قیام شافعی و عجمی

حضرت شیخ موفق الدین المقدسی رحمه الله

نام ایشان عبداللہ بن محمد بن احمد بن قدا تہ الحبلی است صاحب لقائیف و مقامات ارجمند

که شیخ محمد بن سید شاه میر بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین
عبد الوهاب بن سید اسادات سید عبد القادر جیلانی رضی الله عنه باشند صاحب کرامات و
خوارق علیه و جامع علوم حقول و منقول بوده اند و از بغداد بخراسان و از آنجا به بلقان
شریف آورده متوطن گشتند و سیاحت اکثر مشهوره عالم را بقصد دم تجرید پیورده بود و قب
ایشان و راجه است و شیخ عبد القادر ثانی از اکل مشایخ هند وستان بوده اند و جمع
کثیری از کفار و عصات بر دست ایشان بشرف اسلام و توبه بشارت شدند شیخ عبد الحق
و بلوی قادری در اخبار الاخیار نوشته اند که شیخ عبد القادر در ولایت و ارث حقیقی حضرت
غوث الثقلین بودند و فاته ایشان هجدهم ربیع الاول سال نهم صد و چهل و هجری بوده
و مدت عمر فیشهر هفتاد و هشت سال و ایشان را دو پسر بود یکی شیخ زمان شیخ
عبد الرزاق که عارف و کامل بوده اند و فاته ایشان در پنجم جمادی الآخر سال
نهم صد و چهل و دو هجری بوده و دوم سید زین العابدین که در حضور والد ماجد خود از عالم
برفته بودند و از سید زین العابدین پسری ماند سید محمد نام که اولاد ایشان تا حال است
و شیخ عبد الرزاق را پسری بود شیخ حامد نام که جانشین پدر بر برگوار خود بودند و ایشان
را پسری بود شیخ جمال الدین ابو الحسن که باذن والد ماجد خود در حیات ایشان
بر سجاده نشستند و فاته شیخ جمال الدین سبت و نهم ذیقعه سال نهم صد و هفتاد و
هشت هجری روی داده

حضرت شیخ عبد الله بن سیدی قدس سره

نام پدر ایشان سید عمر بن سید حسن جبلی است و به دو ازاده واسط نسبت ایشان بحضرت
غوث الثقلین سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی الله عنه میرسد و خرقه را دست سبت
از پدران خود پوشیده اند با نژده ساله بودند که بطلب الهی از بغداد برآمده بهند وستان
آمدند و اکثر مشایخ کبار این دیار را در یافتند و در علوم ظاهری و باطنی بکمال رسیده اند
و در موضع تنه که از تواضع دلی است سکونت ورزیده اند و جمع کثیری ایشان گشته گویند
که همیشه با نفوس متصرف مراقبه می بودند کرامات و خوارق بسیار از ایشان ظهور رسیده چنانچه گویند

باحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الشرائع و احما اتفاق ملاقات و اجتماع افتاده هر یک از ایشان در دیگری نظر کرده بے آنکه در میان کلامی واقع شود از یکدیگر مفارقت ننمودند ایشان را از حال شیخ شهاب الدین سهروردی پرسیدند فرمودند که وی دریای حقائق است ولادت ایشان در مرسیه از بلاد اندلس شب دوشنبه مہدیم رمضان سال پانصد و شصت هجری وفات در شب جمعبت دوم ربیع الآخر سال ششصد و سی و شصت در دمشق بوده و قبر ایشان در جبل فاسون است که الحال لصلحیہ شہرت دارد

حضرت شیخ صدر الدین محمد بن ابیحق قونوی ر.ه. الشرائع

کنیت ایشان ابوالمعالی است و بہترین مریدان شیخ محی الدین عزیزی اند مولانا قطب الدین علامہ در حدیث شاگرد ایشان است و مرتبہ تصنیف و تشریع ہر دو بدرجہ کمال داشتند و میان مولانا جلال الدین رومی و ایشان اختصا ص و محبت و محبت بسیار بوده و مولانا جلال الدین پیش از ایشان وفات نموده اند و وصیت نماز خود بایشان کرده اند

حضرت امام عبد اللہ یافعی بن سعد یافعی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو السعادت است و لقب عفیف الدین اصل ایشان ازین است و ہمیشہ در حریم شریفین بوده اند شافعی مذہب و صاحب خوارق و تصانیف و جامع علوم ظاہر و باطن و از کبار مشائخ وقت بوده اند نسبت ارادت ایشان بچند واسطہ بحضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میرسد در اکثر تصانیف خود مثل تاریخ یافعی و تکرر روضۃ الربا صین و نشر المحاسن احوال و خوارق حضرت غوث الثقلین را نوشته اند و کمال اخلاص و اعتقاد و ارادت بخدمت آنحضرت داشته اند وفات ایشان در شب یکشنبہ است و یکم جمادی الاخری سال ششصد و شصت ہجری بوده و قبر ایشان در مزار معلی بکرمغظمہ در جوار قبر حضرت نفیل عیاض واقع است

حضرت مخدوم شیخ عبدالقادر قدس سرہ

ایشان را شیخ عبدالقادر ثانی می گفتند نسبت ایشان بہفت واسطہ بحضرت غوث اتفاق سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میرسد باین طریق کہ والد بزرگوار ایشان

ایشان عرض کرد که اگر حضرت شیخ را وقتی خوش شود مراد در دل پیدا آورند و دعا کنند فرمودند خائ
بر آنوقت که غیر او در دل بگذرد همیشه طریق ایشان مطابق سنت و شرع بوده و در خلا و لایزال ایشان
شیخ که منافعی ظاهر شرح باشد واقع نشد و در طریقت جنید وقت خود بودند و مرید کم میگرفتند و هر
را مرید کردند بمراد رسانیدند و خلق بمرتبه داشتند که هرگز لفظ مرید از زبان ایشان بر نیامده
هی فرمودند یاران ما را بطلبید و فتوح از انبایه ملوک قبول نمی کردند سخنان ایشان همه
نصیحت و وعظ بود اشعار مناسب بسیار میخواندند و عاشق ترک بودند و می فرمودند
تارک آنست که هیچ مرادی نداشته باشد چنانچه اگر کمیوی جنب تر نشد باشد خاست بایست
همچنین اگر خطره از حضرات در دل مانده باشد همان حال دارد و این بیت میخواندند بلیت
شرط اول در طریق عاشقی دانی که چیست بد ترک کردن هر دو عالم را و پشت پا زدن
و این طریقه خاصه ایشان است که از نماز غیبه با مریدان خود از شهر هر روز بجانب صحرا و باغ
میرفتند و در زیر درختها جدا جدا می نشستند و چون وقت نماز میرسید همه یکجا شده نماز جماعت
میگذاشتند و باز متفرق میشدند و شب بکعبه خود آمده و در رمای بستند گاهی دوشه از مریدان می نامید
و آنکه تنها تمام شب مشغول می بودند بعضی از اصحاب ایشان گفتند که روزی حضرت
ایشان با ملاخواج کلان که از اکمل یاران حضرت ایشان بودند بجانب قبرستان رفتند
و مشغول گشتند ملاخواج کلان را کشف قبور بود گفت حضرت شیخ میشوند که صاحب این قبر میگوید
فرمودند چه میگوید گفت می گوید من در آدان جوانی از دنیا رفته ام و بسبب علمای بد بعد از گرفتار
امسال شما عزیزان بر سر قبر من آمدید عجب که من معذب باشم فرمودند که پسر از صاحب قبر
که عذاب تو از چه رفع شود ملاخواج توجیه نموده گفت که میگوید که اگر بتقادیم بار بار کلمه طیبه
لا اله الا الله خوانده تو اب این بخشید عذاب رفع شود حضرت ایشان بهر که ام
از اصحاب گفتند که بخوانید و خود نیز خوانند چون با تمام رسید ملاخواج گفت که صاحب قبر
میگوید برکت کلمه طیبه و انفاس شما را عذاب از من برداشتند کرامات و خوارق عادات
از ایشان و از مریدان ایشان بچندان واقع شده که آنرا در تحریر توان آورد و خادم آنحضرت
نقل کرد که حضرت شیخ در هوا ای کرم بسیار بشت با هم حجره خودی گذرانیده اند شبی مرا فرمودند

ہر گاہ و زوئی میخواستہ در خانہ ایشان در آید اورا بیرون آن موضع نابینا و مہرہ می یافتند بلکہ آ
و یہ کہ ایشان سکونت داشتند و زور قدرت بود کہ آنجا در آید و وفات ایشان روز جمعہ
دہم بیجہ الاول سال سی و ہفت ہجری بودہ و مدت عمر از صد سال زیادہ بود قبر در موضع تہہ است

نظر شیخ محمد المشور بمیان میر قدس سرہ

نام والد حضرت ایشان قاضی سائیدہ است از اولاد حضرت امیر انوشیروان عمر فاروق اند
رضی اللہ عنہ و حضرت میان میر شیوائے اہل زمان قطب جہان مشرف خواطر مقتدا می
طریقت و واقف اسرار حقیقت تارک کامل عارف و اصل و یگانہ در علم ظاہر و باطن بودہ اند
و فضیلت ظاہری و باطنی بہرتبہ داشتند کہ بیج کیے از فضلار قدرت آن نبود کہ در حضور
ایشان سخن تواند کرد و ولادت ایشان بقول برادر زادہ ایشان کہ از خویشان حضرت
شیخ نویسانیدہ آورده بود در شہر سوتان سال نہصد و پنجہا و نہفت ہجری واقع شدہ
و والدین و ہمیشہ ایشان نیز صاحب حال و کشف و کرامات بودند چنانچہ از والدہ ماجدہ
خود نقل میفرمودند کہ چون برادر کلان من تولد شدہ والدہ از کشف در یافتہ کہ این پسر
عارف نخواہد شد مناجات کردند کہ الہی پسرے میخواستہ اسم کہ عارف کامل و تارک
و در یاد تو ہمیشہ مستغرق باشد ہاتنی آواز داد کہ پسرے و دستہی حق تعالی موصوف
باین صفات عطا خواہد فرمود بعد از آن ایشان متولد شدند و خواہر ایشان نیز کہ درین
ایام در قید حیات اند و صاحب حال و استغراق عظیم تولد نمودہ اند حضرت ایشان زیادہ
از نہشت سال در بلدہ فاخرہ لاہور اقامت و رزیدند و خواص و عوام روی ارادت

بایشان داشتند و در سلسلہ علیہ قادر یہ بودند مرید شیخ حضرتند کہ در تفرید و تجرید و ترک
یگانہ و باصل از سوتان بودہ اند کشف عالم ملکوت را پیش والدہ ماجدہ معظمہ خود
حاصل کردہ بودند و او سہی نیز بودند از روحانیت حضرت غوث الثقلین پیر دہلی شاہ
محمی الدین عبد القا در جلیانی رضی اللہ عنہ گویند ہر گز نام شریف غوث اعظم را بے وضو
بر زبان نہ آوردند و ترک و تجرید و فقر و فنا توکل و قناعت بر ہمہ اہل زمان خود شایع
داشتہ روز و شب مستغرق می بودند و می فرمودند صوفی آن بود کہ نبود کی از دوزخ نجات

در میان حامد و حضرت ملا عبد الغفور و دانشمند و حاجی صالح و جامع دیگر در قید حیات اند و از آن
میریدان ایشان اند حضرت ملا شاه است و حضرت ملا خواجه بهاری و شیخ احمد سنائی و
شیخ احمد دهلوی ختم نمود احوال مشایخ کبار سلسله اعظمه سبزه که قادر را به بهترین مشایخ متاخرین
قدس الله اسرارهم و این فقیر تحسین مثل ایشان ندیده در همه چیز و الحال نیز در واقع بلازمست
ایشان مشرف میشود ملت تا بدین سلسله گسترده با گذردن ایام بدین دست باد

سلسله شریفه خواجه جلالی برزگوار قدس اسرارهم حضرت شیخ ابو یزید بسطامی

لقب ایشان سلطان العارفین و نام طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان است و جد ایشان
کبر بوده بسادات اسلام مشرف شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب شجاعت نوشته
که ایشان اولیسی حضرت امام جعفر صادق اند رضی الله عنه و صاحب تذکره الاولیاء گوید که
صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند یکی از آن بزرگواران امام جعفر صادق بوده اند و ابو حفص و
یحیی معاذ و یحیی بنی را نیز دیده بودند و از مادر ایشان نقل کند که چون لقمه در دهان
می انداختم که در آن شب بودی بایزید در شکم من طبعیدی تا آن لقمه دفع کردی سید الطائفه
حضرت جنید فرمودند که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه و از سخنان بلند
که از ایشان نقل میکنند شیخ الاسلام در آن باب میفرماید که بایزید فرزان و دروغها
بسته اند و از حضرت شیخ بایزید پرسیدند که سنت کدام است و فرض کدام فرموده
سنت ترک دنیا و فرض صحبت مولانا شوند روزی که بدجله رسیدند و جلید هر دو کنار هم آورده
فرمودند بدین عزه نشوم که مرا به نیم دانگ بگذرانند و من سی سال عمر خویش به نیکانگ
برایان نیارم مرا کریم باید که مرا مت فرمودند عارف هیچ چیز شاد نشود جز به وصال فرمودند
صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بد آن بدتر از کار بد نقل است که ایشانرا بعد از فوت
سجواب دیدند پرسیدند حال تو چیست فرمودند مرا گفتند ای پیر چه آوردی گفتی که بدگاه
ملک شود از دین پرسند که چه آوردی گویند چه خواهی و طریقه طیفوریه منسوب بایشان است
و بنای این طریقه بر سر و غلبه است و فاته ایشان پانزدهم شعبان سال دو صد و شصت
و یک هجری و بقولی دو صد و سی و چهار بوده و این دو قول تاریخ وفات از اکثر کتب معتبره

که کوزه آب و در و پیش من نهاده بجنب راوی گوید که مرده را بخدمت ایشان بنمادم
 کوزه آب مرا فرمودش شدیم شب بیاوم آید که کوزه نگذاشته ام برخاستم و کوزه را
 بالا بردم و دیدم که جائه خواب خالی است در نفیص و تجسس شدم که مباد بجزیره رفته باشد چنان
 روشن نمودم بجزیره رفتم آنجا نیز نیافتم متحیر و متفکر نشستم چون وقت نماز فجر شد حضرت ایشان
 از بالا آواز دادند که آب طهارت بیار فی الحال کوزه آب بخدمت ایشان ببرد و گفتم
 که حضرت اشب کجا بودند اول فرمودند که خواب دیده گفتم اگر حضرت نفرمایند تا ندانم
 این خطره از خاطر من بیرون نخواهد رفت فرمودند سیلیم اما این سر را بیچکس نگویی اگر گفتی ترا
 زبان رساند فرمودند اشب تا حال در غار حرا بودم پرسیدم غار حرا کجاست فرمودند
 غار است که بنیبر صلیم پیش از بعثت در آن غار خدا عذوجل را عبادت میکردند
 محب دارم از حج کنندگان که حج گذارند و ساعته در آن غار بسر بزنند که اگر کسی را جادیه
 در دوازده سالی کشاکش نه شده باشد یک شب نشستن در آن غار فتوحات روی دهد
 این فقیر دوبار بلازمت ایشان رسیده بود و حضرت ایشان کمال مهربانی و عنایت
 خاص بمن داشتند چنانچه در سن بست سالگی مرا بیماری روی داد که اطباء از معالجه او در ماندند
 چون بادشاه بخانه ایشان دست مرا گرفته گفتند که این پسر کلان ماست و اطباء از علاج
 این مانده اند توجه فرمایند که حق تعالی این را به بخشد ایشان کاسه آب را طلب داشته و دعا
 بر آن خوانده دمیدند و فقیر داند چون آنرا آتش میدیم و ران هفت صحت کامل یافتیم
 و بالکل آن آزار دفع شد چون پیش ازین رساله اسمی بسکینه الاولیا در احوال و اوضاع آنحضرت
 پیروم دیدان ایشان مفصل نوشته بود درین کتاب همین قدر اکتفا نموده شد و فات
 ایشان روز شنبه بعد از نماز ظهر هفتم ماه ربیع الاول سال یک هزار و چهل و پنج هجری
 بمعموره لاهور در محله خانی پوره واقع شده و جمع کثیری بر جنازه ایشان نماز گذارده اند
 عمر شریف هشتاد و هشت سال و قبر ایشان در موضع هاشم پور که متصل شهر لاهور است
 واقع شده بزار و تبرک و از مردیان ایشان که از مارقان کامل فصلی مشهور بودند و بر
 حق پیوستند حاجی نعمت الله سرمندی است و شیخ نحمه و شیخ اسمعیل و آقا اوج کلان حاج

داشته اند و سالها محاوره مخطئه بوده اند شیخ الاسلام گویند که وی سه سال در مکه معظمه بود و در حرم بول نموده حجت حرمت حرم وفات ایشان در نیشاپور واقع شده است در سال سه صد و هفتاد و سه هجری و قبر ایشان نیز در نیشاپور است بهلولی ابو عثمان جری و ابو عثمان نصیبی

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمه الله

نام ایشان علی است و ایشانرا نسبت ارادت باطن از دو جانب است یکی از شیخ عثمان بن عمار بدو واسطه بید الطائفه شیخ جنید بغدادی میرسد و نسبت دیگر از شیخ حسن خضر قانی سیواسطه شیخ بانیزید بسطامی می پیوندد و صاحب کشف المحجوب در ادایل بصحبت ایشان رسیده و ایشان را قطب و مدار علییه وقت نوشته اند با شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سره صحبت داشته اند وفات ایشان در سال چهار صد و پنجاه

شیخ ابوالعلی فارندی قدس سره

نام ایشان فضیل بن محمد است و فارند قریه است از مضافات طوس شیخ الشیوخ خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام قشیری و مرید شیخ ابوالقاسم گرگانی اند و با شیخ ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده اند وفات ایشان در سال چهار صد و هفتاد و سه هجری بود و قبر در طوس است

حضرت خواجه یوسف بن ایوب همدانی رحمه الله

نسبت ایشان ابوالعبوب و اصل ایشان از همدان است و مرید شیخ ابوالعلی فارندی اند و از شیخ ابواسحاق شیرازی گرد نیز استفاده نموده اند و شیخ عبداللہ جوینی و شیخ حسن سنائی صحبت داشته اند و چون بغداد رفتند حضرت غوث الثقلین را هم دریافتند و در مجلس حضرت غوث اعظم اکثر حاضر میشدند حنفی مذہب و سلسله خواجہای نیز گویا بوده اند ولادت ایشان در سال چهار صد و چهل هجری بوده وفات در راه مرو و پانصد و سی و پنج هجری روئے داده و قبر ایشان در مرو است ایشان را چهار خلیفه بودند خواجه عبداللہ برقی و خواجه حسن انداتی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالخالق عجدانی رحمہم اللہ تعالی

که در زمان قدیم نوشته اند نقل کرده شد و آنچه حضرت مولانا عبدالرحمن جامی دو صد و سی و چهار نوشته اند احتمال دارد از طبقه ای که این تاریخ را نقل کرده اند خالی از سقم نباشد و قبر ایشان

در عام است

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره

نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان منعمی است نزدیک بقرون که ایشان از آنجا آمد غوث روزگار خود بوده اند انتساب ایشان در تصوف شیخ بایزید بسطامی است و ترتیب ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ بایزید بسطامی است اما ولادت ایشان بعد از وفات شیخ بایزید مهدی است وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چهار صد و سبست پنج هجری بوده فرموده اند که هرگز با کسی صحبت ندارید که شاگرد خود او گوید چیزی دیگر شیخ بشی قدس سره فرموده اند که آن خواهم که خواهم ایشان گفتند اینهم خواستی است روزی باصحاب خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگو که فرمودند دلی که دردی همه یاد او بود

حضرت شیخ ابوعلی رودباری قدس سره

نام پدر ایشان محمد بن قاسم بن منصور است و از ابیای ملوک بوده اند و سبست ایشان کبیری میرسد و خال ابو عبدالله رودباری اند و مرید سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند وفات ایشان در سال سه صد و سبست دو و هجری بوده و قبر ایشان در مصر

حضرت شیخ ابوعلی کاتب

اصل ایشان از مصر است و با اکثری از مشایخ صحبت داشتند و مرید شیخ ابوعلی رودباری اند ایشان فرموده اند که هرگاه مرا شکلی میشد پیغمبر صلعم را بخواب میدیدم آنرا می پرسیدم و وفات ایشان در سال سه صد و چهل و شش و بقولی سه صد و پنجاه و شش هجری بوده

و قبر ایشان در مصر است

حضرت شیخ ابوعثمان مغربی قدس سره

نام ایشان سعید بن سلام است و اصل ایشان از مغرب شاگرد ابوالحسن صالح دینوی مرید شیخ علی کاتب بوده اند و یا یعقوب نهرجوری و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج صحبت

حضرت خواجه عارف ربوحي قدس سره

مرید و خلیفہ خواجہ عبدالخالق اندمولہ و مدفن در موضع ربو کر است و آن ده است از توابع بخارا
وفات ایشان در سال ہفتصد و پانزدہ ہجری بودہ است

حضرت خواجہ محمود الخیر فغنونی رحمہ اللہ تعالیٰ

ایشان مرید و خلیفہ خواجہ عارف ربو کر می اند و ولادت ایشان در موضع الخیر فغنون است و آن
دہی است از مضافات بخارا و وفات ایشان در سال ہفتصد و پانزدہ ہجری بودہ و قبر ایشان نیز در بخارا

حضرت خواجہ علی رامیشی اقدس رحمہ اللہ سرہ

لقب ایشان در سلسلہ خواجہاے بزرگو ار قدس است امیر ارجم حضرت عزیز است مرید و خلیفہ خواجہ
محمود الخیر فغنونی اند ایشان را مقامات علیہ و کرامات ظاہر بسیار بودہ از ایشان منقول است
کہ میفرمودند اگر دروے زمین کی از فرزندان عبدالخالق عجمدانی بودی حسین بن منصور
ہرگز بر سر در زنتی و اینجا مراد از فرزندان مرید اند ولادت ایشان در رامین کہ
قصبہ است از بخارا و وفات در سال ہفتصد و بہشت و یک ہجری بودہ و مدت عمر یکصد
و سی سال و قبر در خوارزم است

حضرت خواجہ محمد بابا سمانی قدس سرہ

مرید و خلیفہ حضرت عزیز است و حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند را بفرزندی قبول کرد
و باصحاب می گفتند کہ این مردیت کہ بوی این بار سیدہ بود زود باشد کہ مقتدای رذیل
شو پس روی با سید میر کلال کہ مرید و خلیفہ ایشان بود کردند و فرمودند کہ در حق فرزند
بہار الدین شفقت در بیغ نداری و ترا جمل نکنم اگر تقصیر کنی و امیر بر پای غاسند و دست
بر سینہ نہادہ گفتند کہ مرد نباشم اگر تقصیر کنم ولادت ایشان در قریہ سمانی بودہ است کہ
از محلہ دیہای راستین است و قبر ایشان نیز در اینجا است

حضرت سید امیر کلال قدس سرہ

ایشان از مریدان و خلفای خواجہ محمد بابا سمانی اند ولادت ایشان در موضع سوخارا
وفات ایشان در وقت نماز بامداد و در پنجشنبہ ہشتم جمادی الاولی سال ہفتصد و ہفتاد

حضرت خواجہ حسن اندانی رح

کنیت ایشان ابو محمد است و نام حسن بن حسین و انداق موضع است در نوامی بخارا و ولادت ایشان در سال چهارصد و شصت و چند هجری و فات در سال پانصد و پنجاه و دو و دو قبر ایشان در بخارا بیرون دروازه کلا باد در نزد شیخ ابو بکر

حضرت خواجہ احمد سیوی رح

مولد ایشان سیوی است و آن شهر است مشهور از بلاد ترستان صاحب آیات و لرامات حلیم و مقامات رفیع بوده اند در طفلی منظور نظر باب ارسلان شده اند که از عظمتی مشایخ ترک بوده اند و بشارت و بشارت حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم باب ارسلان ایشان را ترتیب نموده اند و بعضی ترقیات در خدمت باب ارسلان کرده اند اما کار او در خدمت خواجہ یوسف ہمدانی با تمام رسانیده اند و از کبار خلفای ایشان گشتند و سر حلقہ مشایخ ترک ایشانند منصور اتا کہ بسیر باب سلیمان و سعید اتا و سلیمان اتا و حکیم اتا از خلفای ایشانند و فات خواجہ احمد سیوی در سال پانصد و شصت و دو و دو قبر در سی است

حضرت خواجہ عبدالحق عجمدانی رح

نام و الد ایشان امام عبدالحق عجمی است و والدہ ایشان از اولاد ملوک روم بوده و سر حلقہ سلسلہ خواجہ ای بزرگان خوار ایشانند و انتساب خواجہ بہار الدین نفتشند قدس سرہ با ایشان است عالم بوده اند بعلوم ظاہری و باطنی و طریقہ ایشان تمام متابعت شرح شریف و سنت آنسر و صلعم بوده حضرت ایشان را در جوانی بفرزندگی قبول نموده فرمودہ بکفوض آب و در آئی و غوطہ خوردن بکبولا آله الا اللہ محمد رسول اللہ و ذکر دل را با ایشان آموخت و چون خواجہ یوسف ہمدانی بہ بخارا آمدند صحبت ایشان را در یافتند و خرقة از خواجہ یوسف پوشیدند و مرتبہ ولایت ایشان چنان شد کہ یک وقت نماز کعبہ میرفتند و می خواندند و می آمدند و ولادت ایشان در عجمدانست و آن قصبہ است در شمس فرنگی بخارا و نشوئانی ایشان و نیز در انجا است و این کلمات از ایشان است ہوش در دم و نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن و وفات ایشان در سال پانصد و ہفتاد و پنج واقع شد و قبر ایشان در عجمدانست

ولادت ایشان در محرم سال هفتصد و هشتصد و هجری در قصر مارخان بوده وفات و توبه و کشته سوم ماه بیج الاول سال هفتصد و نود و یک هجری روی داده و مدت عمر شریف ایشان هفتاد و سه سال بوده و قبر ایشان متصل شهر نجار است در قصر مارخان خواجه بزرگوار علیه الرحمه و صیت کرده بودند که پیش جنازه ما این بیت بخوانند بیت مفلسانیم آمده در کوچه و شی الله از جمال زد تو حضرت خواجه را اصحاب بسیار اند اهل ما و را را لهر اکثری مرید ایشانند اما شهر و بهتر و بهتر خواجه محمد پارسا و خواجه علار الدین عطار و ملا یعقوب چرخ و خواجه علار الدین محمد دانی رحمه الله

حضرت خواجه محمد پارسا

نام ایشان محمد بن محمد بن محمود الحنفی النجاری است و لقب ایشان پارسا و این لقب را خواجه بزرگ غنایت فرموده اند از کبار اصحاب خواجه بزرگ اند در مرض اخیر خواجه بزرگ در غیبت ایشان با اصحاب و احباب در حق ایشان فرمودند مقصود از ظهور ما وجود است و در ابرو و طریق جذب و ملوک تربیت کرده ایم اگر مشغول میشود جهانی از و سوز میگرد و چون در محرم سال هفتصد و بست و دو هجری بطواف بیت المحرام زیارت غنی صلعم سفر کردند همه جا سادات و مشایخ و علما با کرام و اعزاز تمام پیش می آمدند چون بکه معظمه رسیدند ارکان حج را تمام کردند ایشان را مرضی عارض شد و از آنجا ستوبه مدینه شریفه شدند و در چهارشنبه بست و سوم ذی الحجه مدینه رسیدند و در پنجشنبه بست و چهارم ماه مذکور بجوار رحمت حق پیوستند و شب جمعه ایشان را دفن نمودند و قبر ایشان در بقیع بجوار رقبه امیر المومنین عباس رضی الله عنه واقع است و سن شریف ایشان هفتصد سال بوده

حضرت خواجه ابوالنصر پارسا رحمه الله

لقب ایشان برهان الدین و حافظ الدین است فرزند خواجه محمد پارسا اند و مرید ایشان فیاض و عارف و کامل بوده اند در نفحات آورده اند که پایه علوم شریف در رسوم طریقت با بوالند بزرگوار خود رسانیده بودند و در نفی وجود و بذل موجود کار را از ایشان گذرانیده در سفر حج باز با والد خود بودند فرمودند که وقتی که والد من فوت میشوند بر سر بالین ایشان حاضر بنوم چون حاضر شدیم روی مبارک ایشان را کشادم تا نظری کنم چشم کجاشدند

و در دهمی بوده و قبر ایشان در موضع سوخاراست

حضرت بهار الدین نقشبند قدس سره

مقام ایشان محمد بن محمد اتجاری است و در نیمه نقشبند در سال بهائی که در مقامات خواجه است
می نویسند که حضرت فرمودند من و پدر بصنعت کتب بانی و نقشبندی مشغول می بودیم و همین نقل
را بخط مولانا عبدالرحمن حامی قدس سره نیز نوشته باقم سر سلسله حضرت خواجه نقشبند
اندایشانرا نظر قبول از فرزند می خواجه محمد بابا ساسی است و مرید سید امیر کلال اند و ادیبی
نیز بودند و از روحانیت خواجه عبدالخالق عجب دانی قدس الله سره و از خدمت قلم شیخ
خلیل اما که از مشایخ ترکستان بوده اند فائده ها گرفتند عو ث وقت و قبله ادبیای زمان
تولیدش بوده اند و خاص و عام روی بایشان داشته اند طریقه ایشان تمام مطابق مذهب شریف
بوده و مذہب امام اعظم رضی الله عنه داشتند و اکثر مشایخ این سلسله حنفی بوده اند از خواجه بزرگ
پرسیدند که در طریقه شما جبر و خلوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفتند که بنای طریقه شما
بر حبسیت فرمودند که بظاہر با خلق و باطن با حق سبحانه و تعالی آمیت از درون شنوا شنو
و از برون بگمانه باش + این چنین زیار دوش کم می بود اندر جهان + دائم همه جا و با همه کس در کار
سیدار نفقه چشم و دل جانب یار + گویند که حضرت خواجه را هرگز غلام و کنیز نگذاشته بود است
ایشانرا ازین معنی سوال کردند فرمودند که ندگی با خواجگی راست نیاید از ایشان پرسیدند
که سلسله شما کجا میرسد فرمودند که از سلسله کسی بجای نمی رسد و پرسیدند که در باب سماع چه می فرمایند
فرمودند که انکار نمی کنم و این کار نمی کنم و خواجه بزرگ را خوارق و کرامات از ان بیشتر است
که شمه از ان بیان توان نمود و از والدہ ماجدہ ایشان منقول است که می فرمودند فرزندم
خواجه بهار الدین چهار ساله بود که گفت این گا و ماگو ساله سفید پشانی خواجه آورد و بعد از چند ماه
به همان صفت گو ساله بزرگ رسید گویند چون حضرت خواجه بکر معطر رفتند در ان روز که حجاج
قربان میکردند فرمودند ما هم یک پسر داریم اورا در راه خدا قربان کردیم و رویشانی که در ان سفر
همراه ایشان بودند آن تاریخ را نوشتند چون به بخارا رسیدند و تحقیق نمودند پسر خواجه همان
فوت شده بود و چنانچه ایشانرا در ایام حیات خود تصرف بوده است الحال نیز همان تصرف

و بعد ایشان بسیار بزرگ بوده اند و حضرت خواجه بهترین و کامل ترین مریدان مولانا عقیقه چرخ اند و سرسلسله خواجه احراری اند و معتدای طریقت در سنهای حقیقت بوده اند و اهل داور النهر و خراسان ایشان را بجای بزرگ میدانستند و کرامات و خوارق عادات بی نهایت از ایشان بطور رسیده حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اخلاص و اعتقاد بسیار داشته اند چنانچه بعضی کتبها بنام ایشان تصنیف کرده اند و ایشان را بجای پیر خود میدانستند حضرت خواجه را هم کمال محبت و یگانگی با ایشان بوده است و حضرت مولانا با ایشان ملاقات کرده اند چون بار آخر حضرت خواجه مولانا عبد الرحمن جامی را دیدند فرمودند محاسن سفید گردید ایشان در بدیهه این بیت را گفتند بیت پیرانه سر کشیدم سر در ره سگانت پاموی سفید کردم جاردوب آستان پامگویند که حضرت خواجه احرار سال و زراعت بی نهایت بوده همه را در راه الهی صرف می نمودند و چون سال آخر رسیده انبارهای ربوده و این از کرامات حضرت خواجه است و درین باب حضرت مولانا فرموده اند ابیات نیز از آن مرزعه در زیر کشت است پام که زاد رفیق راه بهشت است پام درین مرزعه قشاند تخم داد پام در انعام هند انبار خانه پام ولادت ایشان در ماه رمضان سال هشت صد و شش هجری در قریه پامغان که از توابع تاشکندست بوده و فات ایشان شب شنبه است و نهم سلخ ربیع الاول سال هشت صد و نو و پنج واقع شده مدت عمر شریف نو سال است چندانکه در قبر ایشان در ترمین است

حضرت مولانا نظام خاموش (رحمه الله)

ایشان فاضل تر و کامل ترین مریدان و خلعای مولانا نظام الدین خاموش اند و از علوم ظاهری و باطنی بهره تمام داشته اند و بر جاده شرع و سنت مستقیم بوده اند چون خراسان تشرف برده اند پس قاسم تبریزی و مولانا ابو یزید بورانی و شیخ زید الدین خانی و شیخ بهار الدین عمر محبت داشته اند حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره را هم در نفحات مذکور خوانسته اند که روزی میگفتند بعضی از درویشان فرق میان خواب و بیداری خبریان نمیتوانند که در خود خفتی که بعد از خواب می باشد می آیند و الا کیفیت

و بمسم نمودند اضطراب من زیاده شد روی خود را بر کف پائے ایشان نهادم پای خود را
بالا کشیدند و فات حواجه ابو نصر پارسا در سال هشت صد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان
در خط بلخ است

حضرت خواجه علاء الدین عطار رحمہ اللہ

نام ایشان محمد بن محمد التجاری است و اصل ایشان از خوارزم بوده از کبار مریدان خلفائے
توحید بزرگ اند و در ایام حیات خود ترتیب بسیاری از مریدان حواله بایشان کرده اند
و میفرمودند که علاء الدین خیلی بر ما سبک کرده است و صبیہ خواجه بزرگ در خانه خواجه حسن عطار
فرزند طاعت ایشان بوده چنانچه خدمت مولانا ی شیخ در جمع خود از حضرت خواجه احرار نقل
ستره نقل کرده اند که خدمت خواجه حسن داماد حضرت خواجه بزرگ بوده اند قدس الله سرہ ہما
وفات ایشان بعد از نماز خفتن شب چهار شنبہ بستم رجب سال هشت صد و دو بوده و قبر
ایشان در ده توجنائیان است وفات خواجه حسن عطار در شب دوشنبہ عید قربان سال
هشت صد و ست و شش هجری واقع شدہ و قبر در توجنائیان است

مولانا یعقوب چرخي رحمہ اللہ

اصل ایشان از موضع چرخ دیہی است از تہ لہو کر از توابع غزنین واقع شدہ
تغیر در آنجا رسیدہ و قبور اجداد ایشان در آنجا است و ایشان مرید بیواسطہ خواجه بزرگ اند
و اول بار کہ بخدمت شریف ایشان رسیدند فرمودند کہ از خود کاری سنگین امشب بہ بنیم
اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب چرخي فرمودند کہ ہرگز شبی سخت تر از آن بر من
نگذشتہ است کہ آیا چہ شود چون بامداد بخدمت ایشان رفتم فرمودند قبول کردند ایشان را
خواجه علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجه بزرگ در صحبت علاء الدین عطار بمرتبہ گما
سید و جامع گشتند در علوم ظاہری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و قبر ایشان
در موضع ملفوکہ کی از مواضع حصار شادمان است واقع شدہ

حضرت خواجه عبدالقدوس سرہ

تغیب ایشان نام مرادین احرار است و نام پدر ایشان خواجه محمود بن شہاب الدین است

بحری بوده اند موج بجامیت ایشان کم کسے گذشته نفس قدسی حق تعالی بایشان داده بود اشعار ایشان که سبترین شعرهاست تا مثل برحقائق و معارف و بر حضرت مولانا از ابتدای حالی مرتبه کمال کش عشق و جذبه محبت غالب بوده چنانچه فرموده اند میث لذت عشق فرود رفته مراد در کمال عشق سیکویم و جان سید هم از لذت وی به گفته اند غم عشق از دل کس کم مبادا به دلی بی عشق در عالم مبادا به متاب از عشق روگرد خود مجاز نیست به که آن بهر حقیقت کار ساز نیست به اگر چه بظواهر جالی تعلق خاطر می بود اما از طمن این باکی نداشته اند میث کار جامی عشق خوابانست به عالمی به در پی انکار او او همچنان در کار خویش به و این محبت آن بود که میفرمودند هر چند عارف کمال واصل بعد از تحقیق بجهت ازلی و اتصال محبوب کم یزنی در هر چه نکرد جز یک چیز نه بند و در هر چه آویزد جز یک چیز بخیر اما در او اخرا از جمیع تعلقات ترک واجبات نموده میفرمودند که محبت است که از همه چیز قطع تعلق کند و خواست او خواست محبوب گردد در باغی با عشق توام هوا نماند است و هوس به با آتش سوزنده چنان ماند خس به خواهد زد تو مقصود دل خود همه کس به جامی از تو ترا همین خواهد و بس به هیچ خواهش و مرادی بغیر از طلب الهی نداشته و میفرمودند میث است مراد هر کسے چیز دیگر ازین جهان به نیست مراد غیر تو جامی نامها و را به همیشه در وجد و ذوق می بوده اند چنانچه چند نوبت سماع میفرمودند و در اواخر حال که کمال رسید ند می گفتند در باغی خوشوقت کیس می درین خمخانه به از غم بسو کشند از پیانه به صد بار اگر نیست شود عالم هست به واقف نشود که هست عالم یانه به و حضرت مولانا را انهم و طبعی که بود بالا از ان نباشد و بسیار خوش خلق و تکلم و شگفته بودند و وسطا بهای لطیف می فرمودند و تصانیف ایشان چل و چار است بعد دلفظ جام و همه در عالم مشهور و معروف به یکس را بران سخن نیست و شواهد النبوة و نفحات الالسن که سخنان لطیف و نکته های دقیق دران مندرج است و چشم از تصانیف ایشان است و در شتوی پوست زینا و در غزلیات دیوان اول که سبترین اشعار است مثل ندارد و این فقیر همیشه تصانیف نظم و نثر ایشان را مطالع می نماید و از برکت آن کلام حقیقت انتظام خاطر نماید و این کتاب را فی نویسد همه از متبع و شاگردی ایشان است فصاحت و بلاغت و در سوز حال حضرت مولانا

مشغولی ایشان در خواب و بیداری بر یک طریقه است بلکه در حالت خواب که بعضی موانع مرتفع
 میشود و مرگمان چنانست که آنچه میگفتند اشارت بحال خود میکردند و فوات ایشان در اثنای
 ناز و پیشین روز چهارشنبه نهم جمادی الاخری سال هشت صد و شصت هجری بوده و قبر ایشان
 در خیابان سرات است

مولانا محمد الرحمن جامی قدس سره

عقب اصلی ایشان عماد الدین است و لقب مشهور نور الدین و مخلص جامی و نام والد ایشان
 احمد بن محمد دشتی بوده و دشت محله است از محلات صفایان خفی مذہب بوده اند و آنچه در عوام است
 که ایشان مذہب امام شافعی نقل کرده اند خلاف است چنانچه شخصی از خدمت مولانا
 ازین الدین قبایس ازین معنی پرسید فرمودند که غیر واقع مردم فرا گرفته اند کتاب چهار
 مذہب حضرت شیخ سعید خرقانی را که از کتب معتبره همراه آورده بودند بمسائل اخلاط عمل
 مینموده اند مثل وضو ساختن بعد از مس مراة و مس اندام نهانی و غیره و حضرت مولانا عالم
 عامل عارف کامل و درنون علم ظاهری و باطنی جامع و مقبول عالم و مقتدی اهل باطن و
 و خراسان و پیشوای زبان بوده اند و سلطان حسین مرزا را که مال عقیدت و نیازمندی
 بخیرت ایشان بوده و از کمال و افضل مریدان سعد الدین کاشغری اندر حمد الله تعالی
 چون بخیرت مولانا سعد الدین رسیدند فرمودند که شاه بازی بچنگ ما افتاده و بسته و اسط
 بخواجه بزرگ میرسند و خواجه محمد پارسا را در خراسان ایام لغویت ملازمت کرده بودند
 و حضرت خواجه پاره بنانی بایشان عنایت نمودند و خواجه احرار قدس الله سره ایشان را
 کمال تعظیم و احترام می نمود چنانچه از نهایت محبت در مکاتیب خود لفظ عرض داشت می نوشتند
 و میفرمودند که آفتابی در خراسان است مردم چو ابرو دشانی چراغ با در انهری آیند با وجود
 این بزرگی حضرت مولانا را حال برین منوال بود که هرگز اظهار درویشی و کرامات نمی نمودند
 و میگفتند بر کشف و کرامات اعتمادی نیست و خود را گاه در لباس عالم ظاهری و گاه در
 شعر و شاعری پنهان داشتند و می فرمودند که ستر حال بشرط این طریقه است اما حاشا که
 اندیشه و خیال ایشان پنبه شعر باشد هرگز در اینج نفس از شغل باطنی خالی نمی بودند و در فضیلت

بخدمت حضرت خواجه احرار قدس سره بردند و حضرت خواجه ایشان را در کنار گرفته فرمودند که ای
پسر عارف خواهد شد و بیگانه نفس حضرت خواجه بکمال ظاهری و باطنی و مقامات عالی رسیده
و کرامات و خوارق طبعیه بسیار از ایشان بطور پیوسته و پیوسته و ستان تشریف آورده بودند
اهل هند کمال اعزاز و احترام بجای آورده اکثری مرید گشتند و طریق ایشان در سلوک بطریق
حضرت خواجه بزرگ بوده و پرتو سال در هندوستان بوده در سال نهصد و شصت و دو هجری
و فرمودند که وقت رحلت ما نزدیک رسیده ما موریم با کمال مشتی استخوان خود را در محرقه گوی خان
آبای خود رسانیم و متوجه محرقه شدن و بعد از رسیدن محرقه دو سه روز رحلت نمودند و قبر

ایشان در حواله حضرت خواجه احرار است

حضرت خواجه باقی رحمه الله

اولی حضرت خواجه بهار الدین نقشبند و بظاهر مرید مولانا خواجه ابی انبیا اندکی از مریدان خواجه
گفت که وقت رحلت خواجه فرزندان ایشان را حاضر ساخته پرسیدند که در باب این کو دکان
چه می فرمایند گفتند صریح فرزند بنده است خدا را غمش بخورید و فاته ایشان در سال هزار
و دوازده هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان چهل سال و قبر در دهلی است

باشم خواجه و صلاح خواجه و مهدی قدس اسرارهم

و مهدی از مصافات محرقه است و هر دو برادرند و درین زمان مقتدای ما و از انهر بودند و در
آنجا اروی ارادت بخدمت ایشان بوده باشم خواجه برادر کلان و پسر خرد صلاح
خواجه بودند و در محرقه می بوده اند و مرید پدر خود اند و خواجه کلان خواجه و ایشان مرید خواجه
کلان جو یاری و ایشان مرید خواجه محمد کاشانی و ایشان مرید مولانا محمد قاضی و ایشان
مرید حضرت خواجه احرار قدس اسرارهم و فاته باشم خواجه روز و شب ربيع الاول
سال هزار و چهل و شش هجری بوده و قبر در و مهدی است و صلاح خواجه در پنج بوده اند
که امارت و خوارق از هر دو برادر بسیار ظاهر شده و فاته ایشان در ماه محرم سال هزار و
چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در پنج است و مدت عمر فقید و هشت سال تمام شد
احوال مشایخ سلسله مبرکه نقشبندیه قدس اشرا سرهم

از کلام ایشان ست و بی از علای این زمان در باب حضرت مولانا طعن و انکار می نمودند و سخنان ناشایسته میگفت فقیر او را منع میکرد و بعد از فوت آن مردکی از فضلا که عالم و عالم است شنبه او را خواب دید با اضطراب تمام پرسید سبب اضطراب چیست گفت بدیهیست رفته بودم و میخواستم در آیم که مولانا عبد الرحمن جامی آمد و دامن مرا گرفت و نگذاشت و چون نسبت انکار فقیر را بخدمت ایشان دانست بود نام فقیر را گرفت که بایشان بگویند که مولانا عبد الرحمن جامی بگویند مرا بگذرانند و از تقصیر من در گذراندن ولادت ایشان در حرج و جام در بست و دوم شعبان سال هشت صد و هفتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف هشتاد و یکسال و فات ایشان بعد از حضرت خواجه احرار بیست سال است و هشت صد و نود و هشت هجری هجری دهم ماه محرم روز جمعه در وقت اذان سنت و قبر ایشان در خیابان هرات است متصل قبر پیر خود و برداشت جنازه ایشان را سلطان حسین مرزا با جمیع اهالی موالی خراسان نموده است

حضرت مولانا عبد الغفور لاری قدس ستره

لقب ایشان رضی الدین است و آس ایشان از لار و از ایمان آن دیار بوده از اولاد سید عماده اند رضی الله عنه که از کبار انصار و از قبیل انصار و از قبیل خزرج است مرید کامل و شاگرد رشید حضرت مولانا عبد الرحمن جامی اند و حضرت مولانا در باب ایشان فرموده است آنجا که فهم و دانش مرعی بود شکاری و باز بست تیز رفتار عبد الغفور لاری و حضرت مولانا مرید کم میگرفته اند و می فرمودند که یک مرید کامل که باشد کافیت و این اشاره ببلای عبد الغفور است که کامل بوده اند و ایشان را در علوم ظاهری و باطنی قدرت تمام بوده و وحاشیه بر شرح ملا و نفحات الانس نوشته اند و حل مشکلات و لغات آنرا نموده اند و کمال محبت و اخلاص بخدمت پیر خود داشته اند و در وفات حضرت مولانا قدس ستره در خدمت بودند و اندک و فات ایشان بعد از طلوع آفتاب روز یکشنبه پنجم شعبان سال نهصد و دوازده هجری بوده و قبر ایشان متصل قبر حضرت مولانا در خیابان هرات است سعادت مند مرید که بعد از مردن هم در خدمت پیر خود باشد

حضرت خواجه عبد الشمید قدس

نام پیر ایشان خواجه کاخو این حضرت خواجه عبد الله است و چون متولد شدند والد خواجه

بیکدل دو دوست توان داشت ایشان دانستند که این سخن از کجاست دست بر سر زدند
 کودک را بنیداختند و سخن مشغول گشتند و فرموده اند هر کس که از خدا نترسد از همه چیز نترسد و
 نیز فرموده اند که چون حق تعالی بنده را دوست دارد و انده بسیارش و هر چون دشمن دارد و نیارا
 بروی فراخ گرداند فرموده اند که هر که خود را قیمتی نهد او را از تواضع نصیبی نیست و فرموده اند اگر بخواهید
 بجای ساکن شوید که کس شما را نبیند و نه شما کس را که عظیم نگوید فرموده اند چنانکه عجب بود که در
 گزیند عجب تر از آنکه در دنیا خندند و فرموده در دنیا در آمدن آسان است اما بیرون آمدن
 و خلاص شدن دشوار فرموده اند چون ترا گویند خدا را دوست داری خاموش باش اگر
 گویی نه کافر گردی و اگر گویی دارم فعل تو فاعل دوستان غاند و فاعل ایشان در ماه محرم
 سال یکصد و هشتاد و هجری بوده و قبر ایشان در که معطره در مزارات معلی

حضرت سلطان ابراهیم اولم رحمه الله

کنیت ایشان ابواسحاق و نام پدر ابراهیم بن سلیمان بن منصور ملخی است و ایشان از ابناء ملوک اند
 و در اوایل حال بادشاه ملخ بوده اند و در جوانی توبه کرده اند و نیکویشی بر تخت خفته بودند و شب
 سقف خانه جنبید گفتند کیستی گفت آشنا شتر کم کرده ام میجویم گفتند شتر بر بام چگونه بود گفت
 ای فاضل تو خدای را در جامه اطلس بر تخت زر می طلبی این از شتر بر بام چستین عجب تر است
 ازین سخن هیتی در دل سلطان افتاد و متفکر و متغیر گشتند روز دیگر بار عام دادند و ارکان دولت
 همه بر جای خود ایستادند ناگاه مردی با هیبت از در درآمد چنانکه هیچکس مانع او نتوانست شد
 تا پیش تخت سلطان گفتند چه خواهی گفت درین رباط فردمی آیم گفتند رباط نیست سر
 منست گفت این سرای پیش از تو از که بود گفتند از پدر من گفت پیش از دی از که بود گفتند
 از پدر من گفت از دی از که بود گفتند از فلان همچنین چند کس را شنیده اند او گفت پس این
 رباط نبود که می می رود و دیگری می آید تا پدر شد سلطان تنها با اضطراب تمام از عقب او روان
 شدند گفتند تو کیستی گفت من خضرم در دل ایشان خونی عظیم پیدا شد و در لجه نهادند
 شنیدند که با تفتی بگوید بیدار شو پیش از آنکه برگت بیدار کنند و این چند نوبت بگفت
 ناگاه آهوی دیدند و خود را بدو مشغول گرفته و آهوی سخن آمد و گفت مرا البصید تو فرستاده اند

بیان احوال مشایخ سلسله شریفه حشیه قدس الله امراریم و سلسله ایشان
از حضرت خواجه حسن بصری رحمته الله بن علی کرم الله وجهه میرسد

حضرت خواجه عبد الواحد رحمته الله بن علی

اصل ایشان از بصره است در حسن بصری است و شارح حضرت امام اعظم اندر رضی الله عنهما
ارادت از ایشان پوشیده اند چون ذکر حضرت حسن بصری بعد از صحابه رضی الله عنهم مذکور شده
ازین جهت اول درین سلسله نوشته نشده ایشان پس بزرگ بودند خوارق و کرامات بسیار
از ایشان بطور رسیده نقل است که روزی جمعه از درویشان که در خدمت ایشان بودند
گرسنگی بر آنها غلبه کرد آرزوی حلوا کردند چیزی حاضر نبود خواجه روی بآسمان کردند و از حق سبحانی
و تعالی بجهت آن جمعه درخواستند فی الحال دینارهای زر از آسمان بارید خواجه
فرمود که همان مقدار که بملوک کفایت کند بردارید مریدان چنان کردند و حلوا آوردند خواجه
از آن تناول نفرمود سبب تناول نفرمودن این است که چو باریدن دینارها از کرامات
ایشان بودند نخواستند که از کرامات خود خوراک خویش سازند که خوراک این جمعه از کسب
و شقت ایشان میباشد چنانچه در روایتی در بادیه نشسته شد ویرا از آسمان قدحی زعفران
نذاشتند پراز آب مرد رویش گفت بمنزت تو بخورم آب مگر از دست اعرابی که مرا سیله
زند و شربت آب دهد و گرنه بکراماتم آب نیاید قادری که آب در جوف من پدید آری یعنی
کرامات ظاهری این از کبر نبود و کرامات ایشان در سال یکصد و هفتاد و هفت هجری بوده

حضرت فضیل بن عیاض رحمه الله

کنیت ایشان ابو علی است و باصل کوفه و پیش گفته اند از اساتید از امامیه مروی بعضی
گفته اند تولد ایشان در سمرقند بوده و نشو و نما در باور و نیز گفته اند که بخاری الاصل بوده اند
و مرید خواجه عبد الواحد بن زید و شارح امام اعظم اندر رضی الله عنه و بابر اہم او هم و بشیر حافی
و سفیان ثوری و داؤد طائی معاصر بودند در حقائق و معارف بگانه عرصه نقل است که روزی
فرزند خرد خود را در کنار گرفته می بوسیدند چنانچه عادت پدر آنست کودک گفت ای پدر
مرادوست سیداری گفت بلی گفت خدای را دوست میداری گفتند بلی کودک گفت

حضرت شیخ علوی دینوری رحمه الله

مرید خاص خواجه بیره لهری از اجده مشایخ وقت و صاحب علوم ظاهری و باطنی بودند
خوارق و کرامات عجیبه از ایشان سرزده چنانچه گویند از روزیکه تولد نمود و اندک تمام عمر عالم بود
بودند و در ایام طفولیت روز شیر بنخوردند آنچه در تذکرة الاصفیاء بعضی رشحات مشایخ چشت
نوشته اند این است که شیخ علی دینوری و شیخ ممشاد دینوری یکی است و شیخ ممشاد علوی
و دینوری می نویسند اما از لغات الالبس و بعضی کتب چنین مفهوم میشود که شیخ علوی دینوری
غیر شیخ ممشاد دینوری اند و ذکر شیخ ممشاد دینوری در سلسله سهروردیه نوشته خواهد شد

حضرت شیخ ابوالسحاق شامی قدس الله سره

از اقطاب وقت بوده اند و مرید شیخ علوی دینوری اند و جمیع وفات ایشان چهارم
شهر ربیع الاخر است و قد در مکة واقع است که از توابع شام است

حضرت خواجه احمد ابدالی حشو رحمه الله

سرخه سلسله حشویانند و پسر سلطان فرسافه اند از شهر فارحنتی است و امیر آن ولایت
بوده اند و مرید شیخ ابوالسحاق شامی اند گویند چون شیخ ابوالسحاق بقصبه چشت رسیده اند
خواجه دست ارادت بدامن شیخ زدند و گفت که روزی خواجه ابوالاحمد در سن بیست
سالگی همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصد شکار جانب کوه رفتند و در انشای شکار از پدر
و اتباع جدا افتادند و کبوهی رسیدند که چهل از رجال الله برنگی ایستاده بودند و شیخ
ابوالسحاق شامی نیز در میان آن جماعه بود حال برایشان گشت از اسب فرود آمده در پای
شیخ ابوالسحاق افتادند اسب و سلاح هر چه داشتند بگذاشتند و شمشیر پوشیده با ایشان رود
شدند هر چند پدر و مردم طلب کردند ایشان را نیافتند بعد از چند روز خبر آوردند که با شیخ
ابوالسحاق اند در فلان موضع پدر ایشان جمعی را فرستاد تا بیابان دهند هر چند پیدا کردند
و بیدار نمودند باز نتوانستند آورد و سودمند ننفتاد گویند پدر ایشان را تخمخانه بود روزی فرصت
یافت با بنجا در آمدند و در ایست چهار انگشتن گرفت پدر ایشان را خبر کردند و بام بآمدند
و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشتند که اندک روز بالا می بام برایشان زنند روزی فرستادند

تو مرا صید توانی کرد حال بر سلطان متغیر گشت و از جامه های داشتند بیرون آمدند و ترک
سلطنت نموده دست در ظرفیت زدند و یک سطره رفته با امام اعظم و سفیان ثوری و ابویوسف
غسولی صحبت داشتند و کسب علوم از حضرت امام اعظم رضی الله عنه نمودند و حضرت امام ایشان را
سید نامی فرمودند سید الطائفه حبیب قدس الله سره فرمودند که ابراهیم او هم کلید علمهای این طائفه است
و صحبت از حضرت علیه السلام بوده اند و خرقه ارادت از فضیل عیاض پوشیده اند و در همه عمر بجز کسب
خود قوت نموده اند و یکانه زمان و بادشاه بر دو جهان و سید اقران بود و خوارق و کرامات و بزرگی
حضرت سلطان زیاده از آنست که در تحریر و بیان در آیند گویند چون داری از غیب فرد
آمدی گفتی کجا اند ملک دنیا که بدیند که این چه کار دبار است تا از ملک خودشان ننگ و عار آید
نقلست که وقتی که در شتی خوانند که بشیند و سیم ندانند و آنها زری میخوانند و در کعبه نماز کردند
و گفتند آئی ازین چیزی میخواهند در حال ریگ لب دریا تمام زرشد مثنی برداشته و با ایشان
دادند نقلست که روزی بر لب و جلعه نشسته پاره خرقه سید و خند سوزن ایشان در جلعه افتاد و ایشان
بد جلعه کردند نه روان ماهی سر بر آوردند و هر یکی را سوزنی زرین در دهان سلطان فرمودند سوزن خود
خوایم ماهی ضعیفی آن سوزن را در دهان گرفته آورد و پیش حضرت سلطان نهاد فرمودند که من
چیزی که یافتم بگذاشتن ملک بلخ این بود و فاجات ایشان شانزدهم جمادی الاول در سال
یکصد و شصت و دو و یا شصت یک هجری بوده و قبر ایشان در جلعه شام است و بر دایسته
بقعد او قول اول اصح است

حضرت خواجه حذیفه مرعشی رحمته الله

مرغش شهر است از توابع شام از کبار مشایخ مستقدم و از مریدان سلطان ابراهیم او هم
قدس الله سره فرمودند که اخلاص آنست که افعال او در ظاهر و باطن یکسان باشد
وفات ایشان در چهاردهم ماه شوال بوده است

حضرت خواجه میرزا محمد الشیرازی

اصل ایشان از بصره است از اکابر وقت و مرید خواجه حذیفه مرعشی اند و صاحب خوارق
عالی و مقامات ارجمند بودند وفات ایشان هجری دهم ماه شوال است

دستگ را گرفت بانگ در یهو معلق بایستاد چون آنکالت را مشاهده نموده بردست ایشان
تو بیکر دو اشال این کرامات و خوارق عادات از ایشان نه چند ان ظاهر شده که به تفصیل بیان
توان کرد ولادت ایشان در سال دوصد و شصت هجری بوده وفات در دهم جمادی الآخر
سال سه صد و پنجاه و پنج روی داده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه محمد چشتی قدس سره

ایشان سپرو مرید خواجه ابو احمد ابدال چشتی اند و تفصیل علوم دینی و معارف یقینی کرده اند و در
زهد و ورع کامل بوده اند گویند در غزوه سومات همراه محمود سکتلیکین در سن هفتاد سالگی به
کاری محمود بشارت و بشارت رفته بودند و بیکر اقدام ایشان فتح سومات شده وفات
ایشان در غزه رجب سال چهار صد و یازده هجری بوده و قبر ایشان در حشت است

حضرت خواجه یوسف بن سیمان روح

قطب ایشان ناصر الدین است و خواهرزاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه ابو احمد
چشتی اند گویند که خواجه محمد همیشه داشتند که سن او بچهل رسیده بود و بحسب خدمت برادر
ارادت تزوج نه داشتند و بطاعت و عبادت خدای تعالی مشغول بودند چشتی خواجه محمد
بزرگوار خود خواجه ابو احمد را در خواب دیدند که فرمودند در ولایت شام فلان مردیست
محمد سیمان نام و تفصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را با عقد کن خواجه او را طلب داشته
همیشه را با عقد کرد و خواجه یوسف در حشت از ایشان متولد شدند و بر ایشان در آخر عمر
سکر و حیرت حیات چنان غلبه کرده بود که گاه بودی که خادم آب و ضرورتی در انشای و ضرورت
از خود غائب می شدند و ساعتی در آن غیبت میمانند و باز حاضر می شدند و ضرورت را
باتمام میرسانند وفات ایشان در چهارم ربیع الآخر در سال چهار صد و پنجاه و نه روی داده
و مدت عمر هشتاد و چهار سال بوده و در وقت رحلت خواجه قطب الدین مودود و پسر کلان
خود را قائم مقام خود ساختند و ایشان در حشت

حضرت خواجه مودود چشتی رحمه الله

قطب ایشان قطب الدین است و در سن هفت سالگی تمام قرآن را با قراة آن حفظ کرده است

حضرت خواجہ معین الدین حسنی رحمہ اللہ

مولد واصل ایشان بختان است و نشو و نما در دیار خراسان نام پدر بزرگوار ایشان خواجہ غیاث الدین حسن است کہ از سادات حسینی بودہ اند مرید شیخ عثمان ہارونی بودہ اند و در ہندوستان سرسللہ شریف حضرت چشتیہ ایشان قدس اللہ تعالیٰ و شیخ عثمان ہارونی نے می فرمودند کہ معین الدین ما محبوب خداست و مرا فخرست بر مریدی او و قطب وقت و صاحب نصرت و نیرالوار معرفت و مشرف القلوب و زبدۂ مشائخ اجل و قدوۂ اولیائے اکمل بودہ اند اہل ہند را روی ارادت بخدمت ایشان بودہ و در جمیع علوم ظاہری و باطنی بیکانہ زمان بودہ اند کرامات و خوارق عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ از حد و بیان است گویند کہ چون حق تعالیٰ ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمود الملک و اسباب خود را صرف در وی نشان نمودہ متوجہ سمرقند و بخارا شدند و در آنجا حفظ قرآن مجید و کتب علوم نمودہ اند و از آنجا بطرف عراق عرب عزیمت کردند چون بقصبہ ہارون کہ از نواحی نیشاپور است رسیدند حضرت شیخ عثمان ہارونی را ملازمت نمودہ اند و بہت سال در خدمت شیخ بودند و حضرت خواجہ در سیاحتی اکثری از مشائخ کبار در یافتہ اند چنانچہ بصحبت حضرت غوث الاعظمین رضی اللہ عنہ در جلیان رسیدہ پنج ماہ و ہفت روز با ایشان بودہ انوار عیون فواید بودہ اند و شیخ الدین کبری را در سنجاہ و خواجہ یوسف ہدانی را در ہمدان و شیخ ابو سعید تبریزی را در تبریز و شیخ حسین زنجانی را در لاہور دیدہ اند و از سنج بلاہور آمدند و از آنجا بہ دہلی و لاہور دہلی با جمیر رفتہ متوطن شدہ اند و جمع کثری از کفار بہرکت قدوم ایشان می فرستادند و ہنوز کفار می کہ دران نواحی اند بزیارت ایشان می آیند و مبلغا بجا دران روئے نمودہ سبکدہ رانند و لاوت حضرت خواجہ در سال پانصد و سی و ہفت وفات ایشان روز ہفتم ششم ماہ رجب سال شش صد و سی و شہ ہجری بودہ و برداتی بسم ذی الحجہ سال مذکور و قول اول اصح است و بعد از رحلت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ حبیب اللہ ملت فی حب اللہ و عرس ایشانرا مشائخ ہند و ستان در ششم رجب میکنند و در ہمین ماہ

اقامت در زندیق نقص طهارت در آنجا نکردند چون احتیاج میشد از پشت بیرون رفته طهارت
نمودند و میفرمودند که اینجا جای اواب است و فوات ایشان در سالی نصف و نود و هفت هجری بود
حضرت خواجہ حاجی شریف زندیق رحمہ اللہ

مرید خواجہ بود و چشتی اند و سلسلہ خواجہ معین الدین چشتی از جانب ایشان بخواجه بود و چشتی میر
فصل است که شخصی سلطان بنجر را بعد از وفات خواب دید پرسید که خدای تعالی با تو چه کرد گفت که مر
فرمان شده بود که فرشتگان عذاب بدو نرسد و در همین اثنا فرمان رسید که فلان روز در مشرق
سعادت ملازمست حاجی شریف زندیق را در یافته بود از بركت آن بایم زیدیم وفات ایشان
بشیر حجب است

حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ

ایشان مرید حاجی شریف زندیق اند قطب وقت و یگانہ ~~بود~~ ^{بود} بسیاری از اہل
بندگمان رسیدہ اند و از حضرت خواجہ معین الدین چشتی منقول است کہ روزی شیخ عثمان ہارونی
در ایام سیاحت بجای رسید کہ مسکن مغان بود و در آنجا آتشکدہ بود و کھروزی بست ارا بہ میر
در آنجا ایذا آختند و آتش آن ہرگز نمی مرد از نیمنی پرسیدند کہ پرسیدند این آتش چه فائدہ دارد
چرا خدای را نمی پرستی کہ آتش مخلوق اوست جواب داد کہ دلش با آتش را بیا رنزرگ داشتند شیخ
فرمودند کہ تو انی دست و پای خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن است کہ قدرت
باشد کہ نزدیک آن تو از رفت حضرت شیخ طفلی کہ در کنار میخ بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا رسول
بر داد سلا ما علی ابراہیم گفتہ در آتش در آمدند و چار ساعت در میان ماندہ بر آمدند چنانچہ بخرقا
ایشان و جامہ آن طفل آسیبی نرسیدہ بود از مشاہدہ این کرامات جمیع مغان بر قدم شیخ سر نہادند و ہمیشہ
اسلام مشہر شد و آن پدر و پسر از جلایای گشتند و ہم حضرت خواجہ معین الدین فرمودہ اند
کہ شیخ عثمان ہارونی میفرمودند کہ حق سبحانہ تعالی را دوستانند کہ اگر یک ساعت در دنیا از محبوب ماند
تا بود کہ در ہم شیخ فرمودہ اند کہ در ہر کہ این سہ خصلت باشد تحقیق بد آنکہ حق تعالی او را دوست
دارد سخاوت چون سخاوت در یا شفتت چون شفتت آفتاب و تواضع چون تواضع بین
وفات ایشان در شانزدہم ماہ شوال است و قبر و کہ معظیہ است

اوقات گذاری خودی نمودند روزی زن آن بقال گفت اگر من در سه سالگی شاهی بودم کار
 شما بهلاکت میرسید این سخن طبیعت ایشان گران آمد عهد کردند که از دقش نگیرند روزی این
 قضیه را بعضی خواجه رسانیدند فرمودند که هرگز من از کسی قرض نمی گیرم و در وقت حاجت
 ابطانی که در حجره ماست دست انداخته بقدر حاجت نان بخت بردارند و صرف خود کنند و بهر
 خواهند بپند بعد از آن هرگاه که میخواهند از آن طاق نان میگرفتند دین نان را کاک
 میگویند نقل است که حضرت قطب الدین یک نیم ساله بودند که پدر ایشان وفات یافت و خضر
 علیه السلام ایشان را به شیخ ابو حصر میراند که تعلیم علوم ظاهری و باطنی نماید چون حضرت خواجه
 معین الدین چشتی بادش رسیدند در آنجا بخدمت خواجه معین الدین مرید شدند و حضرت خواجه
 را کمال شفقت و عنایت در باره ایشان بود و صحبت و از خضر علیه السلام بودند قطب زمان و گناه
 دوران و جامع فضل و فضائل صوری و معنوی و صاحب خوارق و کرامت عالیه بوده اند
 گویند که در سن بست سالگی پیش از آنکه مرید شوند بحضرت خواجه بر یافتند و مجاهدات اشتغال
 و سیاحی بسیار کرده اند نقل است که چون به بغداد رسیدند صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی
 را دریافتند و چون کمال اشتیاق و اخلاص بخدمت شیخ که پیر ایشان باشند داشتند از آنجا
 معاودت نموده بطرف هندوستان آمدند و چون به ملتان رسیدند با شیخ بهار الدین زکریا
 ملتانی قدس سده ملاقات نمودند و در ملتان حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمہ اللہ بخدمت
 ایشان رسیده مرید شد و چون بدلی رسیدند عریضه بخدمت پیر خود که در اجیر تشریف
 داشتند رسیده مرید شد و چون بلازمست برسم خواجه معین الدین در جواب نوشتند
 که اگر چه در ظاهر بعد است اما در باطن قرب است هانجا باید بود و بعد از چند روزی
 در دلی توقف نموده باز با جمیع معاودت کردند چون خواجه قطب الدین سر راه گشتند که
 با جمیع بر دند مردم دلی از فراق و جدائی ایشان بفریاد آمدند چون حضرت خواجه این
 معنی را مشاهده نموده خواجه قطب الدین را فرمودند که شهر را دور پناه تو گذاشتم در دلی
 باش که دل های مردم از جدائی تو آزرده میشوند ایشان بفرموده حضرت خواجه
 بشهر مراجعت نمودند حضرت خواجه قطب الدین اکثر کساع می فرمودند و در سلسله مشقبیه

از اطراف وجوانب مسلمان و کافر خواص و عوام از راه های دور جمع و کثری که عدد آن از هزاران
 بیش است هر سال بروقه متبرکه ایشان رفته حاضر میشوند مدت عمر شریف یکصد و چهار سال و غیر
 حضرت خواجہ و درار الاسلام اجیر است و این فقیر چندین مرتبہ زیارت آن روضہ منوره مشرف
 شدم و اجیر شہریت پرفیض و پر نور و خوش آب و هوا متصل تالابی عظیم کہ مجموعہ ریاضے محیط است
 و نام آن ساگر تال منارہ اند واقع شدہ دو لادت این فقیر در خطہ اجیر ملایہ ساگر تال روئے
 دواہ در سلخ منقرض شب روز دوشنبہ سال یکہزار و بہشت و چار ہجری چون در خانہ والد
 ماجدہ بقبر تہ صبیہ شدہ بود و پسرنی شدہ سن مبارک آنحضرت بہ بہشت و چار سالگرمی رسیدہ
 بود از روی عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت نسبت کبیرت خواجہ داشتند ہزاران مذکور و نیاز و زحما
 پس نمودند و برکت ایشان حق تعالی این کثرین بندہ خود را بوجود آور د امید کہ توفیق نیکو کاری
 و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گرداند آمین یا رب آمین

حضرت شیخ حمید الدین الصوفی الناکوری رح

کنیت ایشان ابو احمد است و لقب سلطان الناکرین است و ناگور شہر سیت از شہر ہارے
 ہندوستان و سلطان الناکرین از خلفای حضرت خواجہ معین الدین چشتی اند در تجرید و فقر و
 و یگانہ عصر و از متقدمان مشائخ ہند و جامع میان علوم ظاہری و باطنی و صاحب کرامات
 و مقامات علیہ بودہ اند ایشان را با شیخ بہار الدین زکریای ملتانی در باب فقر و غنا مراسلات
 بسیار واقع شدہ و رناگود طلب زمین احیای داشتند و آنرا بہت مبارک خود و زراعت
 میکردند و قوت عیال می ساختند وفات ایشان در بہت و نہم ربیع الآخر سال شش صد و ہفتاد
 و ستہ ہجری بودہ و قبر در قصبہ ناگور است

حضرت خواجہ قطب الدین اومشی کاکلی رحمہ اللہ

نام ایشان نجیب الدین احمد بن موسی و مولدہ و اصل ایشان از اوشش فرغانہ است و آن قصبہ
 است از توابع اندجان و کاکلی از ان حبس گویند کہ چون در دہلی متوطن شدہ اند
 و فتوح از کس قبول نمی فرمودند و خود ہمیشہ مستغرق می بودند و بر فرزند ان ایشان بعبرت
 میگذشت و آنہا از زن بقالی کہ در ہمسایہ ایشان بود بعد از فاقما جزوے قرض نمودہ

از ایشان بطور آرمه که درین سلسله از کسے کم آمده باشد و حضرت خواجه قطب الدین را
کمال عنایت و مهریابی بایشان بود چنانچه گویند وفات حضرت خواجه نزدیک رسید ایشان را
از آنسی که در نوامی حصار است طلب داشتند و وصیت نمودند که جانشین ایشان باشند
بعد از وفات پیر خود در مقبئه اجدادین که نزدیک دیال پور و از توابع لمکان است
اقامت ورزیدند و جمع کثری از بزرگ مقدم شریف ایشان به فیض رسیدند و حضرت
شیخ فرید بیست بیاری از مشایخ رسیده اندکی از آنجمله شیخ بهار الدین زکریا سلمانی اند
و مشهور است بعد از اینکه حضرت شیخ ریاضت و مجاهدت را بحال رسانیده اند روزی
فرموده اند که هر چه خدا کند میشود و ما تنه آید از داد که هر چه فرید میگویی میشود و فقر و فاقه
بر ایشان و اهل ایشان را چنان غالب بود که روزی یکی از حرمهای ایشان بخدمت
آمده گفت که فلان پسر شما بسبب گرسنگی بمعرض هلاکت رسیده است شیخ فرموده
که بنده سعادتی که کند اگر تقدیر حق در رسیده و از جهان سفر کند رسانی در پای او به بندید
و بیرون افکنید و هم شیخ فرمودند که چون فقیر عالم پوشد چنان پندارد که کفن می پوشد
ولادت ایشان در مقبئه کهو وال که از توابع لمکان است بوده وفات ایشان روز
شنبه پنجم ماه محرم سال ششصد و شصت و چهار هجری روی داده و مدت عمر
نود و پنج سال و قبر درین است مابین لمکان و لاهور نزدیک

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء علیہ السلام

نام ایشان محمد بن احمد بن دانیال بدآونی است و بدآون مقبئه است از صفات سنبه
و لقب ایشان سلطان المشایخ از جانب الهی است و مرید و خلیفه شیخ فرید الدین
گنج شکر اند و حضرت سلطانی المشایخ کامل و عامل بوده اند و جمیع علوم را بحال داشتند
از مشایخ که در هندوستان نامدار و عالی مقدار بوده و سلاطین وقت را با خواص
و عوام رودی ارادت بخدمت ایشان بوده و همه کس اعزاز و اکرام ایشان را واجب
و لازم میدانستند و در دار السلطنت و ملی اقامت فرموده به تعلیم مریدان و تربیت
ایشان اشتغال داشتند و خوارق و کرامات زیاده از شمار خلق از ایشان مشاهده نموده اند

سماع متعارف است و در بعضی ممنوع مثل سلسله متبرکه که قادریه و سید الطائفه نیز سماع نمی فرمودند و بعضی از اکابر گروه چنانچه شیخ الاسلام گفته اند که دو النون مصری و شیخ شبلی و خوار و لوزنی در این همه در سماع رخصت نموده نقل است از سلطان المشایخ که در خانقاه شیخ سبستانی مجلس سماع بود و رویتان صاحب حال و اهل حاضر بودند درین اثنا بقول این بیت را که از حضرت شیخ احمد جام است خواند بیت کشتگان خنجر تسلیم را دهر زمان از غیب جانی دیگر است به خواجه قطب الدین را حال متغیر شد و از هوش رفتند مشایخانی که در آن مجلس حاضر بودند از آنجا قاضی محمد الدین ناگوری و شیخ سید الدین غزنوی ایشان را بجا نماند آوردند و قولان بهمان بیت را با تکرار میکردند و حضرت خواجه سماع میفرمودند چنانچه شانزدهمین حال داشتند تا حال برایشان در گذشت روز دوشنبه چهاردهم ربیع الاول سال شش صد و سی و سه رحلت نمود

ذات شیخ فرید کج شکر قدس سره

نام ایشان مسعود بن غزالدین محمود است و از اولاد حضرت امیر المومنین عمر خطاب است رضی الله عنه از جانب پدر و مادر ایشان دختر مولانا رحید الدین خجندی است در کمال عصمت و عفت و صاحب کرامت اند و حضرت شیخ عطاء الدین هر بوده اند در صمت و مرض افطار نمیدادند و مرید و خلیفه حضرت خواجه قطب الدین نجیب را اند و کج شکر از آن گویند که حضرت شیخ را هفت روز گذشته بود که افطار نکرده بودند و ضعف بر ایشان غالب شد بخدمت پیر خود روانه شدند و در آن راه از ضعف پایی ایشان بلغمی چنانچه بر زمین افتادند و در دهن مبارک ایشان پاره گل درآمد و تمام شکر شد از آنجا برخاسته بخدمت پیر خود رفتند و خواجه فرمودند فرید گلی که بدینت رسید حق تعالی وجود ترا گنج شکر گردانیده است بمواری شیرین خواهد بود چون از خدمت پیر خود بیرون آمدند هر کس که ایشان را میدید گنج شکر میگفت ایشان بخدمت حضرت خواجه معین الدین حشمتی نیز رسیده بودند حضرت خواجه معین الدین در باب ایشان فرموده اند که بختیار شاه بازی عظیم را تقید آورده است که چهره سبزه الهی ایشان بگیرد و این شمع است که اما خانه در ایشان را منور سازد و قطب و غوث وقت بوده اند و حواری عالی از ایشان بسیار بوده و بطور رسیده و آنقدر که گویا

صناع بوده اند مرید و معشوق و نفس ناطقه و منظور نظر سلطان المشایخ اندگویند که میر از پیر خود آیت
 نمودند که سحر نام بادشان است و من در ویشم مرا نام دیگر باید شیخ فرمودند که امر و از
 براسے تو نامی التماس خواهم نمود در دیگر چون میر بخدمت ایشان آمدند فرمودند که بیا
 چنین نمودند که روز قیامت ترا محمد کاسه لیس خواهند گفت سلطان المشایخ را کمال عبادت
 و مهر بانی نسبت بهمیر بوده و از جمع مریدان خود زیاده میخواهند و میفرمودند که روز قیامت
 از هر کس خواهند پرسید که چه آوردی از من بپرسند خواهیم گفت که سوز سینه ابن ترک
 الله و میر اسوز سینه بمرتب بود که پیر این مبارک ایشان نزدیک سینه همیشه سوخته بود
 گویند میر چهل سال صائم الدهر بوده اند و همراه سلطان المشایخ بطریق طمی ارض حج
 گذارده بوده و سلطان المشایخ در باب میر فرموده اند بیت این خضر و ماست
 ناصر خضر و نیست زیرا که خداے نامر خضر و ماست و گویند که تصانیف میر از نظم و نثر نود و نه
 است و اشعار میر آنچه مشهور است از پنج لک کم و از چهار لک زیاده است سوائے
 تصانیف هندی و از برك آب دهن مبارک سلطان المشایخ این قدرت طبیعت
 و شیرین سخنی حق تعالی بایشان داده بود و در شعر چنان قادر بودند که مطلع انوار را که در جوار
 مخزن اسرار است در دو منته تمام کرده اند و در اشعار ایشان یک بیتهاست که کم کسے
 بآن خوبی گفته باشد و این بیت از یک بیتهاے ایشان است بیت زلفت ز سرود
 جانب خونریز عاشقان است و چیزی نمیتوان گفت روستے نور میان است و بهشت نما
 تازه عالی در اشعار میر آنقدر است که اگر همه را جمع کنند از تصانیف بعضی زیاده میشود
 و همین طور در اقسام زبان و فنون علم هند بمشیل بوده اند و بجامعیت ایشان کم کسے
 گذشته چون پیر ایشان را بهماح و لغمه کمال ذوق بوده و رو سن
 قوالے که الحال در هند و سمان مشهور است و پیش ازان نبود اختراع نمودند
 و خود میخواهند و سلطان المشایخ سماع میفرمودند نقل است که چون شیخ سعیدی
 بهندوستان آمدند در و ملی بمیر ملاقات نمودند و یک شب با میر بود و میر کلام بخدمت شیخ
 آوردند گفتند آنچه از مال دنیا داریم این است هر چه قرائد میاسازیم شیخ فرمودند روغن چراغ غیر

گویند و تہمتی تہمید و فضول و بزدلی و غرض آنستند کہ محاسن مبارک را شانہ کفند شانہ در طاق بود
 کسے نبود کہ شانہ را بدست ایشان رساند شانہ از طاق کجبت و خود را بدست ایشان رسانید
 و حضرت سلطان المشائخ ہمہ مجلس و عطا و وجد و سماع می نماندند و قولان می خواندند و خود
 بر خاستہ سماع مینمودند و اگر کسے را امید بدند کہ تقلید ہم سماع میکند بکجبت ادب سماع
 می آید اند و تنظیم می نمودند نقل است کہ شخصی را برات او گم شدہ بود نزد سلطان
 جیو آمدہ عرض نمود فرمودند حلوا بروح پاک حضرت گنج شکر فاستحبدہ آن شخص
 حلوا پرداز نہتہ قدر سے حلوا آورد و در کاغذ پیچیدہ چون کاغذ کشودہ برات او
 بیش بود نقل است کہ پیش از وصال بچہل روز چیز سے حوزدن ترک کردند
 و باقیال فرمودند آنچه در انبار است مہر را ایتار کن کہ جب نامد ولادت ایشان و قبضہ
 بد او آن است سال ستی و شش ہجری وفات و تہمت چاشت روز چہار شنبہ ہشردہم
 ماہ ربیع الاخر سال ہفتصد و ست و پنج رومی دادہ مدت عمر شریف ایشان بود و چہار سال
 و نماز جنازہ ایشان را شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدر الدین عارف گذاردہ و فرمود
 کہ از ملتان بر اسے مہین نماز آمدہ بودم و قبر ایشان در دہلی نہ بوجھے است کہ در آن سکونت
 داشتند این فقیر چہ دین بار زیارت آن روضہ منورہ رسیدہ بود و ہر روز چہار شنبہ خلقے انوہ
 زیارت ایشان جمع میشوند و آثار نفیض اذان مکان متبرکہ ظاہر است و الحال مذرو
 نیاز بسیار ہر روضہ شریف ایشان میرسد و در سال یکبار عرس ایشان میشود و قولان
 میخوانند صحبت و مجلس عظیم بر پاست اکثر سے از مشائخ سلسلہ ایشان جمع میشوند و ایشان
 سماع و دعا میکنند و حضرت سلطان المشائخ را اگر چہ مریدان بسیار اند اما چہار مرید
 فاضل و کامل مشہور و معروف اند امیر خسرو و شیخ نصیر الدین چراغ دہلی و شیخ برہان الدین
 عزیز و شیخ عین دہلوی

حضرت امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

از ائمرا و اولیائے ہزارہ لایحین اند و ترک بودہ اند از ترکان نواحی پنج مولد ایشان
 مومن آباد است کہ مشہور بہ پٹیا لے است از توابع سنہیل است جامع انواع علوم و ادب

این سخن بدی آمد می فرمودند راست بی یقین است قلندری یازده زخم بوجود مبارک ایشان زود ایشان در استغراقی که بودند ازان باز نیامد و خون مبارک ایشان از ناف او روان شد چون مردمان را از خیال خبر شد آمده قلندر را گرفتند خواستند که ایذا کنند فرمودند که هیچکس مزاحم او نگردد و مبلغ با و انعام دادند که مبادا در وقت کار هزدون آزاری بدو رسیده باشد و بعد ازان این قضیه بس سال وفات در شهر دهم رمضان وقت چاشت سال مفقود پنجاه و هفت هجری روی داده و قبر ایشان در بیرون دلی نواست و این فقیر بر آنجا رسید و گیسو دراز از خلفای ایشان اند

حضرت شیخ برهان الدین غریب رحمه الله

از مریدان سلطان المشایخ اند حضرت شیخ ایشان را بطریق برهان پور دولت آباد محبت رواج اسلام و ارشاد ساکنان آن حدود فرستادند و شیخ حسن دهلوی را با بعضی از مریدان بایشان همراه کردند و از برکت قدوم ایشان اکثری ازان جامه نشین اسلام مشرف گشته مرید و معتقد گشتند و اخلاص و ادب ایشان به پیر خود بدرجه بود که تا بوقت وفات هرگز پشت بجانب موضع غیث پور که توطن سلطان المشایخ بود نکرده بودند وفات و قبر ایشان در دولت آباد دکن است و این فقیر بآنجا رسیده

حضرت ریح عبد القدوس گنجی رحمه الله

از فرزندان حضرت امام اعظم اند رفی الله تعالی عنه مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبد الحق و صاحب علم ظاهر و باطن و وجد و سماع بودند و از روحانیت شیخ احمد عبد الحق نیز تربیت یافته اند و شیخ را اولاد بسیار شد همه پسران عالم و عامل گشتند خصوصاً شیخ رین که در پیش قدم بر قدم والد خود می نهادند کرامات زیاده از حد و نهایت از ایشان بطور پیوسته و قاتل ایشان در سال نه صد و هجده و پنجاه هجری بوده و قبر در گنگوه است که از توابع دلی است

حضرت شیخ جلال محضامیری قدس سره

از جانب پدر و مادر فاروقی بوده اند و اصل ایشان از پنج است و نام پدر ایشان قاضی محمود درین مهت سالی قرآن را حفظ کرده و در مفهده سالگی اکثر علوم را تحصیل نموده و در سن سیگفتند

که امشب باتو صحبت دارم گویند که میرزا نجدهست پیر خود اخلاص و محبت بهره بود که بالا تر از ان نباشد چنانچه نقل است که درویشی نجدهست سلطان المشائخ بجهت گدائی رفت فرمودند که باز چیزی حاضر نداریم امروز آنچه فتوح آید متوجه خواهیم داد چون در آن روز پنج فتوح رسید فرمودند که اینچنین چند روز گذشت فتوح از جایی نرسید کفش مبارک خود را بآن درویش دادند او نیز با اعتقاد تمام گرفته از شهر دلی روان شد در آنجا راه حضرت امیر خسرو که با پادشاه عصر بجا رفته بودند و از آنجا بدلی می آمدند دوچار شدند میرزاان درویش پرسیدند که از سلطان المشائخ خبر داری گفت صحبت و عافیت اند فرمودند که نشانی از ایشان داری گفت کفش مبارک خود را بمن داده اند گفتند مسافر و شی گفت بلی پنج لک روپیہ در صلہ فقیده که سلطان محمد باستان داده بود همه را بدان درویش دادند و کفش پیر خود را گرفته بر سر نهاده نجدهست سلطان المشائخ رسیدند سلطان فرمودند ای خسرو از ان خزیدی چون سلطان المشائخ بر محبت حق پوینند میرور دلی حاضر نبودند و مردم از ایشان ابن وقصه را پوشیده سیداشتند چون بدلی رسیدند و این قضیه ناگزیر را شنیدند سر خود را تراشیدند و روئے خود را بپاه نمودند و مقابل قبر پیر خود آمده ایستادند و گفتند سبحان الله آفتابی در زیر زمین و خسرو زن بر روئے آن این را گفته سر را بر قبر ایشان زدند بیوش افتادند تا شش ماه بعد از ایشان همیشه در غم و اندوه بودند تا بجا بخار و در چهارشنبه بهیتر دهم شوال در سال هفت صد و ست و پنج هجری رحلت نمودند و قبر ایشان پایان قبر پیر ایشان است

حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دلی رحمه الله

نام ایشان محمود و اصل ایشان از شهر اوده است و از ان خلفای و مریدان سلطان المشائخ نظام الدین اولیا اندر سن بست و پنج سالگی ترک و تجرید اختیار نموده ریاضتی عظیم میکشیدند و در چهل سالگی نجدهست سلطان المشائخ رسیدند و حضرت شیخ را کمال محبت و اتحاد با ایشان بوده و انقدر خوار و کراماتی که از ایشان بظهور رسیده از هیچ یک از مریدان سلطان المشائخ ظاہر نشده با وجود آنکه درین سلسله سماع و وجد میکردند اما شیخ نصیر الدین سماع نمی فرمودند و می گفتند که خلاف سنت است و حضرت شیخ نظام الدین اولیا را

عالم بوده اند در علم ظاهر و باطن و فات ایشان در سال پانصد و نه هجری واقع شده و قبـ
ایشان در قزوین است

حضرت شیخ ابوالنجیب رحمہ اللہ

نام ایشان عبدالقادر است و لقب منیر الدین و نسب ایشان به دوازده واسطه بحضرت امیرالمؤمنین
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرسد و نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی به شیخ احمد
غزالی چنانچه درین سلسله مذکور شد و دیگر به شیخ وجیه الدین عم ایشان که در سلسله
سهروردیه مذکور خواهد شد ایشان در جمیع علوم کامل بوده اند و تقنیفات بسیار دارند بصحبت
حضرت قطب ربانی محبوب سجانی شیخ عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ مشرف گشته بودند
نقل است که روزی به بغداد میگشتند بدوکان قصابی رسیدند که گو سفندی آویخته بود
ایستادند و گفتند این گو سفند میگوید من مرده ام نه کشته قصاب بخود و بیفتاد چون بخود باز آمد
بصحت قول شیخ اقرار کرد و تا ب شد آنچه بخاطر فقیر میرسد این است که اظهار کرد
شیخ را درین محل ضرور بود و در آن دو حکمت است یکی آنکه گوشت غیر حلال جمعی از مسلمانان
نخورند و دیگر اینکه ساعت توفیق تو به قصاب نرسیده بود و فات ایشان در شب شنبه
دوازدهم ماه جمادی الثانی سال پانصد و شصت و سه هجری بوده و قبر در بغداد است

حضرت شیخ عمار یا قمر

مرید شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و در ترتیب مریدان و لشک و قانع ایشان کمال تمام
داشته اند در وقت خود بزرگ و صاحب کرامات بوده اند

حضرت شیخ نجم الدین بلیغی قدس سره

کنیت ایشان ابوالنجاب است و این کنیت را پیغمبر مسلم در واقعه بایشان عنایت فرموده اند
و نام احمد بن عمر الجنتی و لقب نجم الدین و لقب دیگر کبری است و کبری از ان جهت گویند که
در او اکل جوانی که تحصیل علوم مشغول بودند با هر که مناظره و مباحثه میکردند بر وی غالب آمدند
بدین سبب طایفه الکبری می گفتند و لفظ طایفه بحسب کثرت استعمال حذف شده و ایشان را
شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه نظر مبارک ایشان در وجود بر هر که افتادی

و فتوی می نوشتند و مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی اندوایشان مرید شیخ محمد عارف وایشان مرید
 پیر خود عارف احمد عبد الحق وایشان مرید پیر خود شیخ احمد عبد الحق وایشان مرید شیخ جلال بانی
 وایشان مرید شیخ شمس الدین ترک بانی پتی وایشان مرید علی صابر وایشان مرید شیخ فرید الدین گنج
 قدس اللہ ارحمہم کونید وراذل حال روزی شخص غزلی با آواز خوش میخواند چون آواز گوش شیخ
 جلال رسید بهوش شده از بام افتادند و مانند کبوتر نیم بسمل می طپیدند و می غلطیدند بعد از مدتی بحال آمد
 درین طریقہ آمدند ایشان را کرامات و خوارق عادات علیہ روی نموده و استغراق ایشان بمرتبه بود که
 چون وقت نماز میرسد مریدان اللہ اکبر اللہ اکبر میگفتند تا از استغراق بحال آمده به نماز مشغول میشدند
 اکثر و جود و سماع میفرمودند و در قصہ تہانیر متوطن بوده اند و از مشائخ متاخرین در سلسلہ شیعہ از ایشان
 بزرگتر سے نبوده گویند کہ یکی از مریدان شیخ جلال چندین سال خدمت ایشان کرد و هیچ واردی بروزگار
 نمی شد روزی شیخ سخن میگفت در خاطر او گذشت کہ در زمان سابق شیخ نجم الدین کبری چنان بود کہ
 ہر کہ نظر میکرد بمرتبه ولایت میرسد و امروز این چنین کس نیست شیخ بر سر او مطلع شد و بجانب او نیز دیدند
 فرمودند کہ امروز ہم چنین مردم ہستند کہ یک نگاہ ایشان بمرتبه ولایت حاصل شود درین اخبار آن مرید
 بخود افتاد و بمرتبه اعلی رسید و بعد اندک مدتی رحلت نمود شیخ فرمودند کہ ہر کسی را تاب برداشت این کار
 نیست وفات شیخ در روز جمعہ سبت و پنجم ذی الحجہ سال ۸۵۰ ہجری بود و مدت عمر شریف
 نود و شش سال و قبر ایشان در تہانیر است تمام شد ذکر مشائخ سلسلہ شریفہ شیعہ قدس سرہ
 بیان سلسلہ سبکہ کہ بر ویہ منسوب است بہت شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ تعالی
 سرہ حضرت شیخ ابو بکر بن عبد اللہ نساج رحمہ اللہ

اصل ایشان از طوس است و مرید عبد القاسم کرگانی اند و ذکر نسبت ارادت شیخ ابو القاسم
 کرگانی در ذکر خواجہای بزرگوار نمیشدہ شدہ و سلسلہ کبریہ با سلسلہ خواجہاے بزرگوار
 بہ شیخ ابو القاسم گجایشود و شیخ ابو بکر نساج با ابو بکر دینوری محبت داشتہ اند و از شیخ ابو نساج
 پرسیدند کہ دیدار مطلوب را بچہ توان دید گفتند بدین صدق در آئینہ طا

حضرت شیخ احمد غزالی رحمہ اللہ تعالی

اصل ایشان از طوس است و مرید شیخ ابو بکر نساج اند و برادر رحمتہ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ

ده کس نتوانستند که آنرا از دست شیخ خلاص سازند آخر آنرا بریدند و بیکت نظر مبارک حضرت شیخ ممیع مریدان ایشان کامل و عالم گشته بودند و اکثر معروف و مشهور اند مثل شیخ محمد الدیوب بغدادی و شیخ سعد الدین حموی و بابا کمال غجنودی و شیخ رضی الدین طلی لالا و شیخ سیف الدین ماخری و شیخ نجم الدین رازی و شیخ جمال الدین کیلی و بعضی گفته اند مولانا مبارک الدین ولد مولانا حلال الدین رومی نیز از ایشان است بحکم الله

حضرت شیخ محمد الدین بغدادی رحمه الله

نیت ایشان ابوسعید است و نام شرف بن المودین ابو الفتح و اصل ایشان از بغداد است و از اجله اصحاب و از اکمل مریدان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و حضرت شیخ را کمال عنایت و مرحمت با ایشان بوده بیکت توجه حضرت شیخ بقامات عالییه رسیده بودند اما در او اخر حال کسب تقدیر ازلی از شیخ محمد الدین قدس بی ادبی نسبت به پیر ایشان قطع شد از ایشان بحضرت شیخ رسید بر زبان گذشت که سرت برود و در ریاضی شوی و میری بهان منج خوارزم شاه جبرم دگناه شیخ محمد الدین را غرق بحر فنا ساخته بشهادت رسانید وفات ایشان در سال ششصد و هفت و بر دایته ششصد و شانزده هجری و آرمع شده و قبر در اسفهر این است

حضرت شیخ سعد بن حموی رحمه الله

نام ایشان محمد بن موسی ابی بلربن ابی حسن است و از اکمل مریدان حضرت شیخ نجم الدین کبری اند فاضل و عامل و کامل بوده اند و ایشان از القاصین بسیار است وفات ایشان در روز عید الضحی سال ششصد و پنجاه هجری روی داده و مدت عمر ایشان شصت و سه سال و قبر ایشان در کربلا و طبرستان است

حضرت شیخ سیف الدین ماخری رحمه الله

از مبارک مریدان شیخ نجم الدین است چون حضرت شیخ در او اهل ایشان از اربعین نشانند در اربعین دوم با نجا رسیده دست مبارک بر در خلوت ایشان زدند فرمودند بر خیز و برون ای بیت منم عاشق مرا غم ساز و دار است تو معشوقی ترا با غم چه کار است و وفات ایشان در سال ششصد و پنجاه و هشت هجری سکداده مدت عمر هفتاد و سه سال و قبر در نجار است

مہر تہ و لایت میر سیدی چنانچہ روزی سوداگری بجانقاہ ایشان درآمد و حضرت شیخ حالت قوی داشتند نظر مبارک تمام اثر ہر واقفاد در حال مہر تہ و لایت رسید پر رسیدند از کدام مملکت گفت از فلان مملکت اورا اعازت ارشاد نوشتند تاد و لایت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی ملازی در ہوا دنبال گنیشکے کردہ بود ناگاہ نظر کیا اثر حضرت شیخ بران افتاد و کنجشک گشت و باز را اگر تہ پیش ایشان را فرود آورد و روزی بد رخا نقاہ ایتادہ بودند ناگاہ سگے آنجا رسید و نظر انور حضرت شیخ بروی افتاد و در حال بخشش یافت متحیر و بجزو شد و از شہر گوبرتان رفت و سر بر زمین می مالید و ہر جا کہ می آمد و میرفت ہمہ سگان شہر گرد او حلقہ کردہ میگشتند و دست بردست نمادہ پیش او می ایستادند چون دران نزدیکی بہر دو نفر مودہ حضرت شیخ اورا دفن کردند و بر سر قبر او عمارتی ساختند و حضرت مولوی فرمودہ اند بہت بک نظر فرما کہ مستغنی شوم ز انبای منبش سنگ کہ شد منظور ہم الدین سگانرا سرور است و حضرت شیخ در فضیلت و طریقت و تقوی گمانہ دلی نظیر بودہ اند و خوارق و کرامات ایشان در عالم مشہور است و نسبت ارادت ایشان بہ و طرقت سبکی از شیخ عمار یا سر بہ ترقی کہ درین کتاب مذکور شد شیخ ابو القاسم گر گانی میرسد و طریقت دیگر از شیخ اسمعیل قسری بہ محمد انیسل و از ایشان کچھ بن داؤد و از ایشان بابو العباس اورس و از ایشان بابو القاسم بن رمضان و از ایشان کحضرت ابو یعقوب طبری و از ایشان بابو عبد اللہ بن عثمان و از ایشان بابو یعقوب نہر جوری و از ایشان بابو یعقوب سوسی و از ایشان بعبد الواحد زید و از ایشان نکیسل بن زیاد و از ایشان کحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ باین ترتیب پیغمبر مسلم میرسد و از شیخ روز بہان بہرہ یافتہ بودند و فات ایشان دہم حمادی الادلی در سال شش صد و شہزہ واقع شدہ چون ملا کو بخوارزم رسید و در آنوقت عمر ایشان زیادہ بر نفست بود شیخ اصحاب خود را مثل شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را طلب داشتہ فرمودند نزد بر خیزید و بہ ملا خود روید کہ آتشے از مشرق برافروخت تا مغرب خواہد سوخت و مرا اینجا شنید باید شد این بلا نیست مہرم کہ علاج ندارد و نیزہ بردست مبارک خود گرفته و سنگ در نخل بر کردہ با کفار مقاتلہ و محارلہ نمودہ بدرجہ شہادت رسید نہ گویند کہ در وقت شہادت کامل کافری را گرفته بودند بعد از شہادت

حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی رحمه الله

اصل ایشان از کسرتی است و آن منقعی است از توابع اسفراین مرید شیخ احمد جوهر قانی انداز بزرگ و عارفان وقت بوده اند ولادت ایشان در ماه شوال ششصد و سی و هفت یا نه وفات در شب یکشنبه چهارم جمادی الاولی سال هفتصد و سی و هفت و در بغداد

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی

کنیت ایشان ابوالکلام است و نام احمد بن محمد بابایی و اصل ایشان از ملوک سمنان بود و در سن پانزده سالگی با سلطان رقت می بوده اند و در سال ششصد و هفتاد و هفت در بغداد مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی شدند صاحب ریاضت و مجاہدت و مقامات علیہ بوده اند گویند که در مدت عمر با صد و سی و اربعین نشستند ولادت ایشان در سال ششصد و پنجاه و نه وفات شب جمعه بیست و دوم رجب سال هفتصد و سی و شش هجری ردی داده و مدت عمر ایشان نهفتاد و هفت سال است و قبر ایشان در مقبره علاء الدین عبدالوهاب است و درین ایام رساله بنظر آمده که می گفتند تصنیف و خط شیخ علاء الدوله سمنانی است که در عقائد خود نوشته و بعضی سخنان در آن رساله خلاف اهل سنت و جماعت بوده و با حجتها و خود نوشته اگر فی الواقع آن رساله تصنیف و خط شیخ است پس پناه میبرم بخدا و عرض کنم که خطا باشد و اصول و فروع از ائمه اربعه رضی الله عنهم

شیخ نجم الدین محمد الاوکانی رحمه الله

مرید شیخ علاء الدوله سمنانی اند و صاحب کشف و کرامات اند وفات ایشان در سال هفتصد و هفتاد و هشت واقع شده و مدت هشتاد و سال و قبر ایشان در حصار علی زاعمال اسفراین

حضرت شیخ محمود دوه کانی رحمه الله

لقب ایشان شرف الدین است و نام پدر ایشان عبداللہ و از اکل مریدان شیخ علاء الدوله سمنانی

حضرت امیر کبیر سیدی سیدانی قدس سره

امیر سید علی سیدانی رحمه الله تعالی نام پدر ایشان شهاب الدین بن محمد است و میر سید علی مرید شیخ شرف الدین محمود فرد قانی اند و کسب طریقت از شیخ تقی الدین دوستی که ایشان نیز سر

حضرت شیخ جمال الدین رازي رحمه الله

المشهور بمقامه اکبار مریدان شیخ فم الدین کبری اند و شیخ صدر الدین قوسبوی و مولانا جمال الدین محمد رومی ملاقات نموده اند تفسیر حکم الحقائق که مکتوب است از در رو قائق در بیان اشارات و رموز قرآنی ثانی مزار و از تصانیف ایشان است و بر کمال حضرت شیخ پیچ شاد می باشد از ان نیست وفات ایشان در سال شمس صد و پنجاه و چهار ایشان در بغداد شریف است

حضرت شیخ رضی الدین رازي رحمه الله

لقب ایشان رضی الدین است و نام علی بن سعید بن عبد الجلیل لالا و اصل ایشان از غزنی است و پدر ایشان سپهر حکم سنائی غزنوی است و مرید حضرت شیخ نجم الدین کبری اند و بصحبت شیخ محمد بسوی و خواجه ابو یوسف همدانی رسیده اند و بیاری از مشایخ را در یافتند از صدق و چهار شیخ کامل کامل حرقه داشته اند و در علوم ظاهر و باطن جامع و از بزرگان وقت بوده اند و سفر سهندستان کرده بصحبت ابو الرضا رتن مندی رضی الله عنه که قبر ایشان در تبتده است از توابع حصار فیروزه مشرف گشته امانت رسول مسلم را شانه محاسن مبارک باشد از ایشان گرفته اند وفات ایشان در سوم ربیع الاول سال شمس صد و چهل و دو هجری بوده و قبر ایشان در غزنی است مابین ردفه سلطان محمود و ابن فقیر با بخار سیده فارغ عصر در آن ریخته میسر که گذارده و در میان کثر مزارات مشایخ غزنی را طواف نموده مثل ملک بار پرنده و خواجه شمس العارفین و شیخ اجل سرزری و حکیم سنائی و امام محمد حداد ابی محمد اعزالی و خواجه محمد باغبان که در ربیع الاول سال چهار صد و چهل و هفت فوت کرده اند و خواجه علی بن ناز و خواجه احمد کی و شیخ ببلول و خواجه ابی بکر بلخاری که میگویند از فرزندان صدیق اکبر اند و پرفیض ترین مزارات غزنین مزار ایشان است و شیخ عثمان ولد پیر علی هجویری و شیخ حاجی طیدی ختم الاولیاء خواجه لقبال و تاج الاولیاء میر فانی زبان و غیر هم قدس الله ارواحهم

حضرت شیخ جمال الدین احمد جو ر قانی رحمه الله

مرید شیخ رضی الدین علی لالا اند بیار بزرگ و مرتبه عالی داشتند شیخ رضی الدین علی فرموده اند هر که با ناموشی احمدی یا پنج از خند و شبلی یافتند از وی نیز یاد وفات ایشان در سلخ ربیع الاخر سال شمس صد و شصت و نه هجری بود

اگر کسی در پیش شود بال آن نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار استاز گردد و از این
 جهت که دنیا برده و بسیار گردد و ولادت ایشان ششم ربیع الاول سال شش صد و چهارم قمری
 وقت غروب آفتاب پنجم جمادی الآخر سال شش صد و هشتاد و دو هجری واقع شده قبر ایشان در قریه
 حضرت شیخ حسام الدین حلّی رحمه الله

نام ایشان حسن بن محمد بن حسن بن انخی تر است حضرت مولوی رومی را کمال عنایت و ملاحظه
 و تعلق بایشان بوده از کبار خلفای مولوی بودند چون مولوی بکوار رحمت حق پوشتند روز پنجم حلّی
 حسام الدین با جمیع اصحاب پیش سلطان و لدر رفتند و گفتند میخواستیم که بعد ازین بر جاسی پدر
 بنشینیم و مخلصان را و مریدان را ارشاد کنی و شیخ راستین مایاشی و من در رکاب تو غاشیه برداش
 نهاده بندگی تو کنم و این بیت بنخوانند بیت برخانه دل ای جان آن کیست ایستاده بدختر
 شاه که باشد جز شاه شاهاندرده با سلطان و لدر بسیار بگریستند و فرمودند که الصوفی اولی بحر قمر
 و الیم اجری بحر قمره همچنان که در زمان و الد خلیفه و بزرگوار بودی همچنین خلیفه و بزرگوار مائی
 وفات ایشان در سال شش صد و هشتاد و سه هجری بوده است

حضرت سلطان و لدر رحمه الله

فرزند خلف مولانا می جلال الدین رومی اند و مرید و صاحب سجاده ایشان و علوم ظاهر و
 باطن را از والد بزرگوار خود و از مولانا حسام الدین حلّی و شیخ شمس الدین تبریزی قدس الله
 اسرارهم کسب نموده اند و حضرت مولوی در شان ایشان گفته اند که غرض از ظهور ما وجود است و از
 سخنان قول من است و تو فعل منی و گفته اند روزی والد من گفتند که ای بهار الدین اگر خواهی
 که دائم در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی را بخوانند
 رباعی میبشی طلبی ز بهیچکس میبشی مباحث + چون مرهم و سوم باش و چون نیش مباحث + خواهی
 که ز بهیچکس نبوی نرسد + بدگوی و بدآموز و بداندیش مباحث + ولادت ایشان در لارنده
 سال شش صد و هشت و سه وفات شب شنبه دهم رجب سال مئید صد و دوازده هجری واقع
 شده گویند که در شب رحلت خود این بیت میخوانند بیت امشب شب آنشب که پنجم شد ای +
 در بایم از خدای خود آزادی + تمام شد ذکر مشایخ سلسله علیه کبر و ید قدس الله تعالی اسرارهم

مرید شیخ علامه دله سمنانی بوده نموده اند و بفرموده پیر خود حضرت شرف الدین محمود سه نوبت
 پنج محکون را اسیر کرده اند و صحبت هزار و چهار صد ولی را دریافته و چهار صد ولی را در یک مجلس
 دیده اند و ابتدای اسلام در کشمیر بیکت مقدم شریف ایشانست و امروز خانقاه ایشان در کشمیر موجود
 و وفات ایشان در ششم ذی الحجه سال هفتصد و هفتاد و هجری رو نموده و قبر در خلان است

حضرت شیخ بهار الدین ولد

سینه گفته اند مرید شیخ نجم الدین کبری اند نام ایشان محمد بن حسین بن احمد الحنفی الکبری است
 از فرزندان حضرت امیر المومنین ابو مکر صدیق رضی الله عنه اند و مادر ایشان دختر علامه الدین محمد
 بن خوارزم شاه است که باشاره حضرت رسالت پناه صلعم دختر خود را بحسین بن احمد نکاح
 کرده بود و شیخ بهار الدین ولد ازان متولد شدند بسیار بزرگ و صاحب کشف و کرامات
 بوده اند و شیخ شهاب الدین سهروردی ملاقات نموده بودند و وفات ایشان در سال
 شش صد و هشت و هجری بوده و قبر در قونییه است

مولا جمال الدین رومی رحمه الله

مشهور بمولوی رومی اند نام ایشان محمد بن بهار الدین محمد و اصل ایشان بلخ است
 و نشو و نما در دم بوده مرید پدر خود اند بسیار بزرگ و عالم و صاحب حال و وجد بوده اند گویند
 که چهار صد طالب علم هر روز به درس ایشان حاضر میشدند و اشعار ایشان سر اسرار معنی قشوق
 است گویند که در سن شش سالگی بعد از سه چهار روز یکبار افطار نمی کردند و در همین سن بود که
 با کودکی چند بر با مهای خاننا سیر میکردند یکم از کوکان گفت بیاتنا ازین بران جهم مولانا
 فرمودند این نوع حرکت از سگ و گربه بی آیه حیث باشد که آدمی با بنیام مشغول شود اگر در جای
 شام قوتی هست بیاید تا سوس آسمان پریم درین اثنا از نظر کوکان غائب شد و کوکان فریاد
 بر آوردند بعد از لحظ رنگ و درگون گشته و خشم متغیر شده باز آمدند گفتند در زمانیکه با شما سخن میگفتیم
 دیدیم که جماعتی سبز قبا بیان مرا از میان شما گرفتند و گرد آسمان با گردانیدند و عجایب ملکوت را
 بمن نمودند چون فریاد و فغان شما شنیدند باز آوردند و مولوی فرمودند مرغی که از زمین
 پرد اگر چه با آسمان نرسد اما این قدر باشد که از دام دور تر باشد و بر منجم پسین

اہل طریقت و در ریاضت و مجاہدت شبیل بودہ اند مرید رویم اند و منصور حلاج را دریافته بودند و بابو الحسین مالکی و ابو الحسین مرینی و ابو الحسین و راج صحبت داشته اند در علوم ظاہر و باطن کامل و شافعی مذہب بودہ اند در نقیصت ایشان را القمانیہ بیاراست و طریقہ خفیفہ منسوب است بایشان و طراز مذہب شیخ جنصور و غنیبت است نقل است کہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف فرمودہ اند در ابتدا خواستم کہ بیج روم بہادیر رسیدم رسی و دہوی داشتم تشنگی بر من غلبہ کرد چاہی دیدم کہ آب از ان آب بخورم و چون بہر جاہ شدم آب بقعر جاہ فرو شد گفتم خداوند را عبد اللہ را قدر کم ازین آب آوازی شنیدم کہ این آب ہر سن مذاشت اعتماد بر ما داشت و تو دودور سن داری و قسم خوش گشت و دودور سن را بنیدانتم باز آوازی شنیدم کہ ما ترا تجربہ کردیم اکنون باز گرد آب بخور باز گشتم آب بہر جاہ آمدہ بود و خوردم و طہارت کردم و نیز فرمودہ اند کہ وقتی مرا نشان دادند کہ در مصر جوانی دہری ہمیشہ مراقب می باشد آنجا رفتم دیدم بہر دو قبلہ نشسته اند سہ بار بایشان سلام گفتم جواب ندادند گفتم بخدا سوگند کہ سلام مرا جواب دہد آن جوان سر بر آورد و گفت یا ابن خفیف دنیا اندکست و ازین اندک اندکی مانده ازین اندک نصیب بیارستان یا ابن خفیف مگر فارغی کہ اسلام مایمی پر دازی این گفت و سر فر بردن گرسنہ و تشنہ بودم گرسنگی و تشنگی را فراموش کردم و دل مرا اثر عظیم شد توقف کردہ بایشان نماز پیشین و نماز عصر گذاردم و گفتم مرا پندے دہید گفتند یا ابن خفیف ما را از زبان پند بنو دے باید کہ اصحاب بصیبت را پند دہد سہ روز آنجا بودم درین مدت خورد و خفتن در میان نبود ما خود گفتم بہر سود کند ہم تا مرا پندی دہند جوان سر بر آورد و گفت صحبت کسے طلب کن کہ دین او ترا از عذای یاد دہد و ہیبت بر دل تو افتد و ترا بزمان فعل پند دہد نہ زبان گفتار وفات ایشان در سال سہ صد و ہفتاد و یک ہجری بودہ و ایشان در شیراز مدت بقولے نود و پنج سال و بقولی یکصد و چہار است

حضرت شیخ ابو العباس ہناوندی رحمہ اللہ

نام ایشان احمد بن محمد بن الفضل است و اصل ایشان ہناوند است شاگرد جعفر خلدے و مرید شیخ ابو عبد اللہ خفیف اند شیخ ابو العباس فرمودہ اند آنانکہ خداوند است اند

ذکر مشایخ سلسله شریفه سهروردیه منسوب است بحضرت
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله قدس الله ارواحهم
حضرت ممشاد دینوری رحمه الله

دینور شهریت از شهرهای جبل نزدیک فریسن از بزرگان مشایخ عراق اند در علم ظاهری
و باطنی و کرامات یگانه آفاق و از اکل میدان سید الطایفه حضرت شیخ جنید بغدادی اند و از اقربا
رویم دینوری اند رحمهم الله ایشان فرمودند چهل سال است که بهشت را با هر چه در دست برین
عرض میکنند گوشه چشم بجاریت یان نداده ام وفات ایشان در سال دوصد و نود و نه

حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمه الله
نام پدر ایشان عطار است از کبار مشایخ و مرید ممشاد دینوری بود وفات ایشان در ماه
ذی حجه سال سیصد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت شیخ محمد عموی رحمه الله تعالی
نام پدر ایشان عبد الله است از اجله مشایخ زمان خویش بوده اند و مرید شیخ احمد اسود دینوری اند

حضرت شیخ ابوشیوخ رویم رح
کنیت ایشان ابو است و ابو بکر و ابو حمین و ابوسنیان نیز گفته اند و نام پدر ایشان احمد بن یزید
بن رویم است و اصل ایشان از نسل او بوده عالم و فقیه و بسیار بزرگ و علوم ظاهر و باطن را کسب
منوده بودند آنرا پوشیده میداشتند مرید کامل و شاگرد رشید سید الطایفه حضرت شیخ جنید اند و خواجه
عبد الله انصاری گفته اند اگر چه رویم خود را شاگرد جنید مینمود اما دی بهتر است از حضرت جنید و
سوی از وی دست تر دارم از صد جنید حضرت شیخ ابو عبد الله خفیف فرموده اند که هرگز دیده ام
کس ندیده است بخور رویم که در توحید سخن گفتی که گویند در او آخر عمر در میان دنیا داران خود را
پنهان کردند اما بان نقل محبوب نمی گشتند سید الطایفه فرموده اند که ما فایز مشغولیم و رویم مشغول
فانزع وفات ایشان در سال سیصد و سه هجری رومی داده و در شوشنیز به بغداد است

حضرت شیخ ابو عبد الله بن حنفیه رحمه الله
نام ایشان محمد است و اصل از شیراز و از انبای ملوک بوده اند قطب وقت و مقتدر است

الطریق

از خدای تعالی خبر میدهم و منظر باش برکات و دیدار ویرا چون ششم شیخ ابوالنجیب گفت
 یاسید این برادر زاده من بعلم کلام مشغول است هر چند منع میکنم از آن باز نمی آید غوث این
 فرمودند ای عمر کدام کتاب حفظ کرده گفتیم فلان کتاب و فلان کتاب دست مبارک
 خود را بسینه من فرود آورده و الله که یک لفظ از آن کتب بر حفظ من نمانده بود و خدای تعالی
 همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید و از علم لدنی مملو ساخت و مرا فرمودند که اینجا
 یافته ام از برکت حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی است نقل است از شیخ
 بنم الدین مرید شیخ شهاب الدین که وقتی نزد یک شیخ خود در خلوت نشستم رز رحیم درویش
 دیدم که حضرت شیخ شهاب الدین بر کوهی بلند نشسته اند و جواهر بسیار پیش ایشان و خلق
 بسیار و در میان آن کوه جمع آمده اند شیخ آن جواهر را بر خلق می آندازند و آنها می چسبند
 و همین که روی می گردانند زیاد میشود گویا که پیش شیخ چشمه ایست از جواهر چون از خلوت برآمده
 پیش شیخ رفته پیش از آنکه ازین واقعه خبر کنم فرمودند آنچه در واقعه دیدی حق است این
 و امثال این از برکت الفاس شیخ عبدالقادر است رضی الله عنه ولادت شیخ الشیوخ
 در رجب سال پانصد و سی و نه هجری بوده و فات در عرّه محرم سال ششصد و سی و دو
 رو که داده و قبر ایشان درون شهر بغداد است و حضرت شیخ الشیوخ را مریدان بسیار
 بوده اند همه فاضل و کامل و مشهور چون شیخ بهار الدین زکریای ملتانی و شیخ نجیب الدین علی
 برغش و شیخ حمید الدین ناگوری و حضرت شیخ الشیوخ را نیز تصانیف بسیار

حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمه الله

نام شیخ محمد بن عطار است و اصل و مولد ایشان بخارا است و از اهل میدان شیخ الشیوخ اند
 و در فضیلت و طریقت یگانه عصر و سبب ترک ایشان این است که در واقعه دید که حضرت رست
 پناه صلعم ایشان را بسوی خود طلب فرمودند فردای آن ترک تعلقات نموده سفر بغداد اختیار
 کرده بعد از رسیدن آنجا مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گشتند و با خواجه قطب الدین
 بختیار اوشی و گنج شکر صحبت داشتند ناگوری از آن جهت گویند که پیش از ترک
 و تخرید قاضی شهر ناگور بودند و فات ایشان در سال ششصد و چهل و سه هجری بوده

اگر دست چپ ایشان را از مشغول دارد بدست راست دست چپ خود را ببرند و هم فرموده اند که در ابتدا که مراد و این کار گرفت و دوازده سال سر به گریبان خود فرو بردم تا یک گوشه دل مرا بسن نمودند و نیز گفته اند که همه عالم در آرزوی آنند که حق تعالی یک ساعت ایشان را بود و من در آن روز آنم که حق تعالی یک ساعت مرا بمن دهد تا ببینم که خود چه چیزم و کجایم و فایده ایشان در سه صد و هفتاد و هجری بوده است

حضرت شیخ انخی فرخ زنجانی رحمه الله

میرد شیخ ابو العباس هنادی اند و از کبار مشایخ وقت ایشان را کرامات و خوارق بسیار است وفات ایشان روز چهارشنبه غره رجب سال چهارصد و پنجاه و هفت هجری

حضرت شیخ وحید الدین رحمه الله

از اجله مشایخ اند و صاحب کشف و کرامات نسبت ارادت ایشان بدو طریقت است و هر دو طریقه بسید الطائفه میرسد یکی از شیخ عموی بمشاد و دیگری از انخی فرخ زنجانی بروم و ایشان پیر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند و قبر ایشان در بغداد است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عمر بن محمد البرکی سهروردی اند از اولاد ابوبکر صدیق اند رضی الله عنه شیخ الشیوخ و قطب و غوث زمان عالم و عامل و فیاض و کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذهب امام شافعی داشتند طریقه ایشان تمام متابع مشرع و سنت پیغمبر صلعم بوده و در بغداد مشهورترین متاخران بوده اند مرید عم خود اند شیخ ابوالنجیب سهروردی و ذکر شیخ ابوالنجیب در سلسله کبریه مذکور شده و حضرت قطب ربانی غوث محمدانی شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه را در یافته اند و برکت ملازمت آنحضرت فوائد عظیم و بهره تمام حاصل نموده اند و خواص و عوام بغداد را در دے ارادت بخدمت ایشان بودن نقل است که شیخ شهاب الدین فرموده اند در جوانی بعلم کلام مشغول بودم و کتاب چند در آن یاد گرفتم و علم من مرا ازان منع میکرد روزی علم من بزیارت حضرت شیخ عبدالقادر رضی الله عنه آمد و من با وی بودم مرا گفت حاضر باش که بر مردی میرودم که دانی

بر پای ایاده و در آسخانه طنابی بسته و خرقة چند بر آن طناب آویخته است و آنسور مر طلبیده اند
و شیخ الشیوخ دست مرا گرفته به قدمبوس آنحضرت صلعم مشرف گردانیدند آنسور و بر اشارت بخرقه
از خرقای که آویخته بود فرموده گفتند عمر و این خرقة را به بهار الدین بپوشان و شیخ الشیوخ آنچنان
کردند علی الصباح شیخ الشیوخ مرا اندرون طلبیدند چون بخدمت ایشان رسیدیم بهان خانه
همان خرقة بطناب آویخته دیدیم شیخ الشیوخ برخاسته خرقة که حضرت رسالت پناه صلعم
اشارت فرموده بودند مرا بپوشانیده گفتند ای بهار الدین این خرقة رسول است صلعم من
در میان واسطه میشنیم و کسے را بی اجازت نتوانم داد و به رخصت شیخ الشیوخ بمانان
آمده متوطن شده بارشاد طالبان مشغول شدند و خلق بسیاری از برکت قدم ایشان بیدار
رسیدند و اهل آن دیار تمام مرید و معتقد ایشان شدند و الحاح نیز در آن دیار مبرم بر ایشان
و کرامات و خوارق ایشان ظاهر است ولادت ایشان در سال پانصد و شصت و شش
در قلعه کوٹ گرد رسیده و فات روز پنجشنبه بعد از ادای ظهر مفتم ماه صفر سال شش
و شصت و شش هجری بوده مدت عمر یکصد سال و قبر ایشان در شهر ملتان است و حضرات

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رح

از اکابر مریدان شیخ بهار الدین زکریا اند و صبیحه حضرت شیخ بهار الدین نیز در خانه ایشان بوده
و اصل ایشان از همدان است در صغر سن حفظ قرآن کردند و در مذهب سالکی تحصیل علوم
نموده درس میگفتند و دیوان ایشان مشهور است لمعات نیز از تصانیف ایشان است
صاحب کرامات و خوارق عادات بوده اند و فات ایشان ذی قعدة سال هشت صد
و هشتاد و هشت هجری بوده و مدت عمر هشتاد و دو سال و قبر ایشان در قفاس قبر
شیخ محی الدین ابن العزلی است در صالحیه دمشق

حضرت امیر بنی سادات رح

نام ایشان حسین بن عالم بن ابی الحسین است و اصل ایشان از غور عالم بوده اند در علوم
ظاهر و باطن و کتاب کفر الموز و زاد المسافرین و نزهة الارواح و سوالات
و گلشن راز از ایشان است و مرید حضرت شیخ بهار الدین زکریای ملتانى اند فات ایشان

و قبر ایشان بوجوب وصیت پایان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی در دہلی است و این فقیر

بزیارت ایشان رسید

حضرت شیخ نجیب الدین علی برعش رحمہ اللہ

مولد ایشان شیراز و اصل از شام گویند از ابتدای حال محبت فقرای در زیند و با ایشان می بودند پدر هر چند لباسا کے فخر می ساخت و طعامهای لذیذ میداد بآن التفات نمی کردند و میگفتند من جائه دنیا داران نمی پوشم و طعام نازکان منجورم و شبیہ می پوشیدند و مرید شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اندو عارت و کامل و عالم بوده اند ایشان را سخنان لطیف و رسالہای شریف بسیار است و فات ایشان در سال شش صد و ہفتاد و ہشت ہجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ عبدالرحمن بن علی برعش رحمہ اللہ

لقب ایشان ظہر الدین است مرید و ظیف رشید پدر خود بودند و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند چون ایشان متولد شدند شیخ الشیوخ پاره از خرقہ مبارک خود فرستادند کہ آنرا بپوشانند اول خرقہ کہ در دنیا پوشیدہ اند آن بود و فات ایشان در سال ہفتصد و بیست و نوزدہ ہجری بودہ است

حضرت شیخ بہار الدین ربای ملتان رح

لقبت ایشان ابو محمد است و ابو البرکات و نام پدر ایشان وجیہ الدین بن مال الدین علی شاہ قزوینی و با اصل از ملتان در علوم ظاہر و باطن و فقہ و حدیث و اصول و فرع عالی و کامل و قطب و غوث وقت و در علم شیخ الاسلام و از بلی نظیران روزگار حنفی مذہب بودہ از اکل میرا و حل خلفا و جانشین شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی اندو صاحب کرامات عالیہ و مقامات و حواری ظاہرہ بودند گویند کہ چون از سفر حج مراجعت نمودہ بنگہ او رسیدند شیخ الشیوخ را در باختہ مرید شدند و طریق خرقہ پوشیدن ایشان چنین است کہ بعد از آنکہ بخدمت شیخ الشیوخ رسیدند منتظری بودند کہ کی خرقہ بپوشانند روزی در واقعہ می بینند کہ سہروردی کائنات خلاصہ موجودات پیغمبر صلعم در خانہ نشسته اند و شیخ الشیوخ در پیش ایشان

سید را جوی قتال ایشان هم از ادویای بوده اند اگر چه مخدوم جهانیان را تربیت ~~نموده~~ ظاهر
 پدر ایشان نموده اند اما مرید شیخ رکن الدین بن شیخ صدر الدین ابن شیخ زکریای قسطنطنیه
 در هر دوی از بزرگ تربیت ایشان کمال رسیده اند بگانه روزگار گشتند و مخدوم جهانیان
 از ان جهت گویند که روز عید ی بروم حضرت شیخ بهار الدین و شیخ صدر زین رفته التماس
 عیدی کردند آواز آمد که حق تعالی ترا مخدوم جهانیان گردانید و عیدی تو این است و چون برود
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان میگفتند
 خوارق و کرامات زیاده از خود ایشان بظهور رسیده و در کمال معظمه که رفتند با امام عبداللہ باغی
 ملاقات کردند و میان این دو عزیز اتحاد و محبت بمرتبه رسیده که بالاتر از ان نباشد و از کمال
 معظمه که باز هندوستان آمدند در دلی بحضرت شیخ نصیر الدین چیراغ دلی ملاقات نموده جز
 متبرکه حشمت را از ایشان پوشیدند ولادت ایشان اول شب جمعه برات سال مہفقد و
 ہجری وفات وقت غروب آفتاب روز چهارشنبه عید الفصحی سال مہفقد و ششاد و پنج واقع
 و مدت عمر شریف ہفتاد و ہشت سال و سہ ماہ بست و شش روز و قہر راجہ ملتان است

برہان الدین قطب عالم رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو محمد است و نام عبداللہ بن ناصر الدین محمد بن مخدوم جهانیان درین قبیلہ
 اکثرے بزرگ و صاحب حال و در علم ظاہر و باطن بکمال و مرید آبای کرام خود بوده اند
 و خوارق و کرامات علیہ از ایشان بظہور پیوستہ نقل است کہ شبے بحبت تہجد برخاستہ بودم
 چون شب تاریک بود پاس ایشان بچوبے رسیدہ آزار یافت و ایشان ندانستند کہ
 آن چیست فرمودند سنگ است یا آہن چوب یا چہ چیز است چون صبح شد و مردم آنرا
 دیدند بروشی کہ از زبان ایشان برآمدہ بود آن چوب پارہ بجالت اصلے نمادہ و شہم ہم
 سنگ و ہم آہن و ہم چیز دیگر کہ تشخیص آن نمیتوان کرد شدہ بود تا امر دز کہ سال ہزار و
 چل و نہ ہجری است نزد فرزندان ایشان در احمد آباد کہ مسکن ایشان بود موجود است
 ولادت ایشان چہار دہم رجب سال مہفقد و نوہ وفات وقت طلوع آفتاب ہشتم
 و پنج سال ہشت صد و پنجاہ و شش ہجری بودہ و مدت عمر شصت و ہشت سال و چہار ماہ

در دهم شوال سال هفتصد و هفتاد و هجری بوده و قبر در بیخ سیرات است

حضرات شیخ صدر الدین محمد رحمه الله

کنیت ایشان ابوالمنعم است فرزند رشید و مرید کامل و خلیفه جانشین شیخ بهاء الدین زکریا
ند و در ملتان بجانقاه والد بزرگوار خود مشرفه سال بعد از ایشان بارشاد و تکمیل طالبان
و مریدان اشتغال داشتند ایشان را کرامات و خوارق بی نهایت است وفات شیخ
روز سه شنبه بست و سوم ذیحجه سال ششصد و هشتاد و چهار هجری بوده و قبر ایشان در
ملتان است نزدیک قبر پدر بزرگوار ایشان رحمه الله

حضرت شیخ رکن الدین رحمه الله

کنیت ایشان ابوالفتح است و لقب ایشان فضل الله فرزند خلف و مرید رشید و خلیفه پدر بزرگوار
خود شیخ صدر الدین محمد بن شیخ بهاء الدین زکریا اندنجه و دو سال پس جاده پدر و جد بزرگوار
نشست بارشاد طالبان قیام داشتند و صاحب علوم ظاهر و باطن و کشف و کرامات و بس
عظیم القدر و جلیل الشان بوده اند نقل است که وقتی والدۀ ایشان بسلام حضرت شیخ بهاء الدین
آمده بودند در آن ایام که شیخ رکن الدین هفت ماهه و رشکم ایشان بودند حضرت شیخ برخاسته
تعظیم نمودند والدۀ شیخ رکن الدین را تعجب آمد که سبب تعظیم برای شخصی است که رشکم شماست
او چراغ خاندان و شیخ دو دمان ماست وفات ایشان در نهم جمادی الاولی سال شصت
و سی و پنج هجری روی داده مدت عمر هشتاد و هشت سال و قبر ایشان نیز متصل قبر پدر و جد بزرگوار

حضرت مخدوم جہانیاں رحمہ اللہ

نام ایشان سید جلال بخاری است موافق نام جد ایشان است اول بار کسی که از بخارا ازین
قبیلہ ہندوستان آمد جد ایشان است کہ سید جلال بخاری شیخ میگفتند چون از بخارا آمدند مرید
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا کے ملتان شہر از بزرگان صحیح است جلیل القدر و جامع علوم
ظاهر و باطن بوده اند و ایشان را سہ فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بہاء الدین سوم
سید محمد و سید احمد کبیر را دو فرزند رشید قابل و سعادت مند بوده یکی قطب و غوث وقت
شیخ المشائخ و مشرف اہل زمانہ در روزگار یگانہ مغفرا اندر بیان واعیان مخدوم جہانیاں دوم

می شناختی فلان عارف را می شناختی گوید می شناختم گوید برادر بوی بخشیدم پس وقتی که
 بشناخت نسبت پیوند در سبب نجات میگردد و بهر دوستان او گرفتار سیرت ایشان
 و پی بردن با احسان با ایشان بهتر و اولی تر لهذا هر کس خود را در یک سلسله منسلک میاورد و این
 فقیر خود را در سلسله منبر که معظمه قادریت منظم گردانیده و دست در دامن با سعادت قطب ربانی
 غوث صمدانی پادشاه مشائخ امام ائمه پیر و سنگیر شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی
 رضی الله عنه زده امیدوار است که از برکت آن سید السادات نجات کونین حاصل نماید و
 حق تعالی این کمینة بنده خود را با ایشان به بخشید بداند که اسامی بزرگان که درین سلسله مذکور
 شده اند عدد ایشان منحصر درین نیست بلکه از اکابر و مشائخ این سلسله بسیاری از اکمل و باریک
 و صاحب مقامات علیا بوده اند اما چون تایید و ولادت و وفات ایشان بهم نرسید و نیز
 برای رعایت ترتیب ارادت و نسبت خرقه دست بدست که از ربط نیفتد این فقیر بزرگترین
 بزرگان عالی شان و عالیجاه اختصار نمود ذکر مشائخ متفرقه و اکابر که سوامی سلسله است
 مذکور اند چه از متقدمین و چه از متأخرین چون ترتیب سلسله ای ظاهر نشد اما تایید و تولد و
 وفات بهم رسید ازین جهت احوال ایشان را در فصل علیحدہ به ترتیب سال وفات ثبت

حضرت مالک دنیا رحمه الله

از تبع تابعین و مقتدای وقت و پیوای زمان خود و در تحریر و توش یگانه بودند و بحضرت
 شیخ بصری صحبت داشته اند و مالک ازان جهت گویند که وقتی بر کشتی سوار شدند چون میان
 دریا رسیدند اهل کشتی مزد طلب کردند گفتند هیچ ندارم ایشان را چندان زدند
 که بهیوش افتادند چون بهیوش باز آمدند بار دیگر مزد طلبیدند بار در جواب گفتند ندارم
 و گیر بار ایشان را بزدند گفتند پای ترا گرفته در دریایم اندازیم چون این را گفتند با ایشان
 از دریا برآمدند و در دهن هر یک دنیای ایشان دست را دراز کرده یک دینار گرفتند
 و با نهادند چون اهل کشتی این واقعه را مشاهده نمودند در پای ایشان افتادند و غدر گناه
 خواستند مالک دینار از کشتی فرود آمده بالای آب روان گشتند و از نظر اهل کشتی غایب شدند
 نقل است که میفرمودند حق تعالی است حضرت سید المرسلین را دو چیز داده است

و بیست و چهار روز و شب ایشان در موضع تنوّه از مصافات احمد آباد و گجرات واقع است دهه

حضرت سراج الدین شاه عالم

کنیت ایشان ابوالبرکات است و نام محمد بن قطب عالم مرید خلیفه رسید پر رزبرگوار خود اندوخت
کرامات بلند و مقامات ارجمند بوده اند بظاهرو باطن سید وقت خود گویند که حلیه ایشان بحلیه
سبارک پیغمبر صلیم مشابه و موافق بوده و عمر و نام و الدین و دایه ایشان نیز مطابق عمر شریف و نام
والدین و مرقعه آنحضرت بوده علیه الصلوٰۃ والسلام نقل است که ضعیفه مرید ایشان بود و یک
پسر داشت چهار پنج ساله یاری بهم رسانده فوت شد آن ضعیفه جرع و فزع تمام آمده
دست بدامن ایشان زد و الحاح نمود که تا فرزند مرا بمن بازند بید دست از دامن ششما
باز ندارم چون جرع و فزع از حد گذشت نسلی او نموده بدردن رفتند و ایشان را نیز فرزند
بود و صغیر آن طفل را برداشته بدو دست ردی با سمان کردند و گفتند آئی آن طفل نشد این
طفل فی الحال بیست ایشان همان به سپرد و بیرون آمده آن ضعیفه را فرمودند برود که فرزند
تو زنده است چون آن زن بخانه رفت فرزند خود را زن یافت و ولادت ایشان
مقدمه و یقعه سال هشت صد و هفده و فات شب شنبه بیستم جمادی الاخری سال هشت صد
و هشتاد و هجری بوده و مدت عمر شریف شصت و سه سال و قبر ایشان در شهر احمد آباد در او تیر
الحجره الله که با تمام رسید و با ختام انجامید بپایان امداد و روح مقدس مطهر حضرت پیر و تنگ
غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه ذکر اکابر و اولیای پنج سلسله مشهور و معروف
که سلسله سلسله قادریه و سلسله مینر که نقشبندیه و سلسله علییه حشویه و سلسله شریفیه کبرویه و سلسله کرمیه
سهروردویه قدس الله اسرارهم باشند بدانکه مدار استقامت عالم و انتظام اسرار خودی نبی آدم
ازین سلسلهای عایه است و اکثر اهل اسلام از خواص و عوام خارج ازین سلسلهای نیستند
چرا که نبی و سلیه و تنگبری این بزرگان دین رسیدن بمطلب اصلی و سلامت بردن ایمان از
جهان بس دشوار است و نجات در عقبی بے آنکه کسی درین سلسلهای عایه منتظم باشد آسان
متصور نیست چنانچه در خبر است از حضرت رسالت پناه صلیم که روز قیامت بنده نومید مانده
باشد از مفلسی کردار خود حق سبحانه و تعالی گوید بنده من فلان دانشمند را در فلان محله

نه از ان ریاست و یکی از بهر خدا اگر از ان یک جزو که از بهر ریاست در **ایام** بجا بود و هم فرموده اند زهد نه لباس پوشیدن و نه نان جو خوردن است لیکن دل در دنیا نه بستن است و اول کوتاه کردن است و هم فرموده اند که اگر به نزدیک خدای شوی با گناه بسیار که میان تو و خدا بود آسان تر از آنکه یک گناه میان تو و بنده گان او بود و فرموده اند یقین نیست که شتم نذاری خدای را در هر چه بتو رسید و فات ایشان به بصره سوم ماه شعبان سال یک صد و شصت و یک هجری بوده و بقولی شصت و دودست عمر شریف شصت و سه سال چون ایشان را غسل میدادند در پیشانی ایشان نوشته دیدند بیکدیگر الله

حضرت داود بن نصر طائی رحمه الله

کنیت ایشان ابوسلیمان است شاگرد اوسلیمین ابو حنیفه کوفی اندر رضی الله عنه و مرید صبی راعی و از قدما می مشایخ و جامع علوم ظاهر و باطن و فقیه الفقه بود و با فضیل عیاض و سلطان ایتم او هم صحبت داشته اند نقل است که یکی در پیش ایشان نشسته بود و در ایشان می نگریست فرمودند نه دانی چنانچه بسیار گفتن گرا هست دارد بسیار دیدن نیز نموده است ایشان فرموده ای پسر اگر سلاست خواهی دنیا را تو دواغ کن و اگر گرا هست خواهی بر آخرت کسب کنی که این هر دو محل محابست و فات ایشان در سال یکصد و شصت و دودستی پنج هجری بود و قبر ایشان در بغداد است

حضرت عتبه بن غلام رحمه الله

نام پدر ایشان آبان بن صمعه است از متقدمان و بزرگان مشایخ و متفقدای ابن قوم و صاحب احوال و مقامات عالی بوده اند و از تبع تابعین و مرید حضرت شیخ حسن بصری اند و صاحب الدهر می بودند روزی با شیخ حسن بصری بکنار دریا میرفتند ایشان بر آب روان شدند شیخ تعجب نموده گفتند ای عتبه این مرتبه بچه بافتی فرمودند که تو سی سال است که آن می کنی که میفرمایند و من آن میکنم که او میخواهد و این اشارت به تسلیم و رضا است گویند شبی تا روزی شصت و هفتاد و هشتاد و نود و یک روز دارم و اگر عفو کنی دوست دارم روزی شصت و هشتاد و هشتاد و نود و یک روز گفت ای شخص میخواهم که از تو چیزی به منم گفتند بخواه آنچه می خواهی

گفتند که دیر آمدی گفت نه زود آمدم گفتند چرا گفت هر که پیش از مرگ آید اگر چه دیر آمده باشد زود آمده است شیخ فرمودند سه چیز قرن فقرست فراغت دل و کمی حساب و راحت نفس سه چیز لازم توکل است ریختن و شستن دل و شستن حساب شهادت ایشان در سال یکصد و نوزده و چهار هجری بوده قبر ایشان در ختلان است

حضرت شیخ یوسف اسباط رحمه الله

صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند جامع در علوم ظاهر و باطن و در تجرید و تامل یگانه بوده اند و شیخ فرید الدین عطار ایشان را از زلم و تابعین نوشته اند گویند منقاد هزار درم میراث یافته اند و هیچ از آن صرف خود نموند بفقیر و دادند بمرگ خرامی یافتند و مرگ آنرا قوت خود میکردند وفات ایشان در سال یکصد و نود و شش هجری واقع شده است

حضرت ابوسلیمان دارانی

نام ایشان عبدالرحمن بن احمد بن عطیه است و از قدمای مشایخ شام اند و علمای ابن قوم در زهد و ورع یگانه و پیشوای زمانه خود بودند و دارا و بی است از ده های دمشق از ایشان پرسیدند که حقیقت معرفت چیست گفتند آنست که مراد جز کی نبود در دو جهان وفات ایشان در سال دویصد و پانزده هجری بوده و قبر در موضع دارا

حضرت شیخ بشیر مرسی رحمه الله

نام پدر ایشان عیث است که مولانا ی زین الدین الخطاب بوده از متقدمان مشایخ اند و اصل ایشان از مرسی است و آن قریه ایست از توابع مصر گفته اند که در دلی که دنیا مقام کند بیرون میرود از آن دل آخرت و نیز گفته اند که از سخنان این طائفه هیچ چیز بدلی من قرار گرفت تا آنکه دو گواه حدیث از کتاب و سنت بر آن نیافتم و نیز گفته اند افضل اعمال خلایق خواستش نفس است و وفات ایشان در ده و یک سال دویصد و شش هجری و تقویم نوزده بوده است

حضرت شیخ محمد بن علی سوسلی رحمه الله

اصل ایشان از موصل است و از متقدمان مشایخ موصل بوده اند و باسی کس از بزرگان صحبت داشته اند که همه ابدال بودند ایشان فرموده اند که اول بار که عبد الله حق را رحمه الله

گفت خرمای ترمینوا هم وقت خرمای ترمینوا زنبیلی بدست او دادند که پراز خرمای ترمینوا
وفات ایشان در سال یک صد و شصت و هفت هجری بوده

حضرت امام عبداللہ بن مبارک رح

شاگرد حضرت امام اعظم اندلسی اند غنہ در فنون علوم جامع و صاحب کشف و کرامات و از
معاصران سفیان ثوری و فضیل عیاض بوده اند و مشایخ کبار را در ریافتہ اند نقل است
کہ روزی در کوچه سبکدشت نشاندنای را گفتند کہ عبداللہ مبارک می آید ہر چه می باید
بخواہ نابینا گفت دعا کن تا حق تعالی چشم من باز دہد ایشان دعا کردند ہمان لحظہ حق تعالی
چشم او باز داد صاحب کشف المحجوب نوشتہ اند کہ والدہ امام عبداللہ روزی باباغ بمطلب
ایشان رفت و ایشان را خفتہ یافت و دید کہ مار بزرگ شاخ ریحان در دہان گرفته گسل زد
ایشان سیر اند ولادت ایشان در سال یکصد و نود و نہ در ماہ رمضان سال یکصد و شہاد و یک ہجری بود

حضرت محمد صبیح المشہور بابن سید احمد رحمہ اللہ

کنیت ایشان ابو العباس است از قدامی و علمای این قوم و صاحب مقامات عالیہ و کرامات
جلیلہ بودہ اند و با سفیان ثوری صحبت داشتہ اند فرمودہ اند بہترین تواضع آنست کہ خود را
بر کسی فضل نہ نہی و فرمودہ اند طبع رسی است در گردن و ندبیت بر پای بردار تا برہم
وفات ایشان در سال یکصد و شہاد و نہ ہجری بودہ

حضرت توفیق بن ابراہیم ملکی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی و اصل ایشان از بخت است از قدامی مشائخ و صاحب کرامات او ہمچند
و مقامات بلند و متقدای زمان خود بودہ اند حضرت امام موسی کاظم را در ریافتہ اند و با سلطان
ابراہیم او ہم صحبت داشتہ اند و خفی مذہب بودہ اند روزی از سلطان ابراہیم او ہم پرسیدند
کہ شما در معاش چہ می کنید گفتند چون می یابیم شکر میکنیم و چون نمی یابیم سبک میکنیم شیخ توفیق فرمود
سگان خراسان نیز چنین میکنند سلطان گفت پس شما چو آن میکنید فرمودند ما چون یابیم
ایشان را کنیم و چون نیابیم شکر کنیم سلطان بوسہ بر پیشانی ایشان دادند و گفتند استاد توئی رود
شخصی بخدمت ایشان آمد و گفت ایہا التیغ مگناہ بسیار دارم و میخواہم کہ تو بکشم

حضرت شیخ احمد بن الحارثی رحمه الله

کنیت ایشان ابو الحسن است و اصل از دمشق مرید ابوسلیمان دارابی اند و والد ایشان نیز از ستورغان و عارفان بودند خاندان ایشان خاندان زهد و ورع بوده و از بزرگان این قوم ممدوح مشایخ اند گویند ایشان را ابوسلیمان دارابی عمدی بوده که هرگز گفتن فرمان او نکرد روزی سلیمان در مجلس سخن میگفتند ایشان آمدند و با ابوسلیمان گفتند تنور آتافته شد چه میفرمائی ابوسلیمان جواب داد و نذر بار کرد گفتند ابوسلیمان رادل به تنگ میگفتند برود و در آنجا بنشین ابوسلیمان ساعتی مشغول شدند بعد از آن یاد ایشان آمد که با چه گفته باز فرمودند احمد را بچویند و تنور خواهد بود چون حینند در تنور یافتند و یک سوی ایشان نه سوخته بود و فات ایشان در سال دویصد و سی و دو هجری بوده است

حضرت شیخ حاتم بن عنوان ص

کنیت ایشان ابو عبد الرحمن و اصل از بلخ حنفی مذہب و مرید شیخ فقیح لمخی و صاحب علوم ظاهر و باطن بوده اند گویند ایشان اصم نبوده اند ضعیفه ایشان سخن میگفتند در آن سخن از وی بادی جدا شد بجهت دفع جنات او گفته آواز بلند تر کن که من نمی شنوم و خود را چنان فراموشدند که گوش ایشان کراست و آنرا نشنیده اند ضعیفه شادمان شدند و این لقب بر ایشان باندگویند به سفر میرفت یکی از ایشان وصیت خواست فرمودند اگر باز خواهی خدای بس و اگر همراه خواهی کرام کاتبین بس و اگر عبرت خواهی دنیا بس و اگر مونس خواهی قرآن بس و اگر کار خواهی عبادت خدا بس و اگر وعظ خواهی مرگ بس و اگر اینها گفتند پذیرد نیست و دوزخ ترا بس فرموده اند مشهور است که قسم است که در طعام و دیگر در گفتار و دیگر در نظر پس نگاه دار خویش را با عتقاد خداوند و زبان را بر است گفتن و چشم را بعبرت نگرستن و فات ایشان در سال دویصد و سی و هفت هجری بوده بهر وضع ما بحمدی که از نواحی بلخ است

حضرت شیخ احمد بن حضرویه قدس سره

کنیت ایشان ابو حامد است و اصل ایشان از بلخ مرید حاتم اصم و از بزرگان مشایخ خراسان اند سلطان ابراہیم او تم و حضرت شیخ بابزید بسطامی و ابو تراب بخشی و ابو حفص هدام

دیم مرا گفت یا خراسانی چهار چیز پیش نیست چشم و زبان و دل و هوا چشم حالی نگر که نشاید و زبان
 سخنی نگوید که خدای در دل تو بخلات آن داند و دل نگاه دار از خیانت و کبر بر مسلمانان و هوا
 ناه دارد و هیچ مجوی باد و اگر این هر چهار بدین صفت نباشد خاکستر بر سر باید کرد که آن در شقاوت
 تو بود و فات ایشان روز عید الفی سال دوهصد و سبست هجری بوده گویند روز عید و یزد که
 مردم قبران میکنند گفتند آئی میدانی که چیزی ندارم که بر آست تو قبران کنم من این دارم پس
 آنست برگو نهادند و بنیادند چون مردم گریستند بر رحمت حق پیوسته بودند و خط سبز
 بر گوی ایشان ظاهر بود

سینه بشر حانی قدس

کینست ایشان ابو نصر و نام پدر ایشان عارث بن عبد الرحمن بن عطا است بن همام بن عبد
 و اصل ایشان از مرو است از نژادهای مشایخ و بزرگان این قوم و صاحب مقامات بلند و کرامات
 از عیند یتم بغداد و از او تاد عراق بوده اند مرید خال خود اند علی خیرم صحبت داشته اند بابا
 احمد بنیل رضی الله عنه فیصل عیاض قدس الله گویند تا ایشان در حیات بودند هیچ چار پاک
 در راه های بغداد روث نکرد و بجهت حرمت تعظیم ایشان که همیشه پابرهنه می بودند و رومی
 مردی راستوری روث انداخت فریاد بر آورد که بشیر از عالم برفت چون تحقیق کردند چنان
 نقل است که پیغمبر صلعم را خواب دیدند که می فرمایند ای بشر میدانی که خدای تعالی چرا ترا
 برگزیده از میان اقران بلند گردانید مرتبه ترا گفتند یا رسول الله نه فرمودند از بهر آنکه متابعت
 سنت من کردی و حرمت داشتی صالحان را و نصیحت کردی برادران را و دوست داشتی
 مراد اصحاب و اهل بیت را و ولادت ایشان بقول ابن کثیر شامی در بغداد سال دوهصد
 و پنجاه هجری است و فات ایشان روز چهارشنبه دهم محرم سال دوهصد و سبست و نهم
 هجری بوده و قبر بیرون شهر بغداد است و چون بر رحمت حق پیوستند آواز نوحه جنیان
 از خانه ایشان بگوش مردم میرسید و بعد از وفات ایشان را خواب دیدند که پیغمبر
 که خدای تعالی با توجه کرد فرمودند که آمرزید مرا و آنرا که بر جنازه من حاضر شدند
 و آنرا که مرادوست دارند تا بقیامت

شیخ محمد بن علی بن الترمذی قدس سرہ

کثرت ایشان ابو عبد الله است طریقه میم مشهور است بایشان و سخن ایشان در اثبات
ولایت است از مقدمان و محتشان مشایخ اند و صاحب تصانیف بسیار در احادیث اسناد عامه
داشتند و از خواص یاران امام اعظم رضی الله عنه محبت دار خضر بودند علیه السلام و هر روز
یکشنبه با خضر علیه السلام ملاقات می کردند و واقعات از یکدیگر می پرسیدند گویند یک بار تصانیف
خود را در آب انداختند خضر علیه السلام آن همه را پیش ایشان باز آورده و گفت خود را پیش
برین مشغول میدار ایشان گفته اند صد شیر گرسنه در رمل گو سفندان چندان تباه میکند که یک
ساعت شیطان کند و صد شیطان آن تباهی نکنند که یک ساعت نفس آدمی نقل است
که در جوانی صاحب حسن بوده اند زنی صاحب جمال ایشان را بخود دعوت کرد با و التفات
نکردند وقتی آن زن خبر یافت که بباغ رفته اند خود را بیار است و آنجا رفت از باغ برگشتند
وزن در عقب میدید با و توجه نکردند بعد از مدتی که سن گشتند این سخن یاد ایشان آمد
و در خاطر گذشت چه بودی اگر حاجت آن زن رو کردی بعد از آن تا بگذشتی چون این
در خاطر خطور کرد اندوه ناک شده گفتند ای نفس خبیث در جوانی در خاطر این نبود اکنون
بعد از ریاضتهای بسیار در پیری پشیمانی چه سود بجهت این خطر همد روز ماتم داشتند بعد
از سه روز پنجم صلعم را بخواب دیدند فرمودند ای محمد رنجور مشو نه از آن است که در
روزگار تو حتمی است بلکه آن خاطر از آن بود که از ایام جوانی تا حال چهل سال دیگر
بگذشت و مدت ما از دنیا دورتر گشت و دور افتادیم ترا جرمی نیست و در حال تو قصور
نه رفته و آنچه دیدی از دور از کشیدن مدت مفارقت ماست و ازین باید دانست که درین
ایام که سال هزار و چهل و نه هجری است و از زبان پیغمبر صلعم دورتر گشته و در دلهما و علما
و نیت با خصوصاً در دنیا داران چه قدر تفاوت رفته باشد و فات ایشان در سال
دو صد و پنجاه و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ

کفیت ایشان ابو زکریا است و لقب واعظ درای منازل لشی اند از کبر کنیم ابو زکریا در منازل

حضرت شیخ ابوتراب نجفی قدس سره

نام ایشان عسکرن المحصین است و بقولی عسکرن محمد بن المحصین از اکل مشایخ خراسان بوده اند و بابو حاتم عطار بصری و حاتم الصمصص داشته اند و بر قدم تجرید سیاحت بسیار نموده اند گفته اند توکل آنست که خود را در دریای عبودیت انگنی و دل در خدای سببه داری اگر در شکر کنی و اگر باز گیر و صبر کنی و گفته اند نسبت از عبادت چیزی منفعت تر از اصلاح خواطر و لما فرد عبیر خلد کردی دامن تست به غبار گرز دلمارفته باشی به وفات ایشان در سنه پنجم جمادی الاول سال دوصد و چهل و پنج هجری بوده چون در بادی بصره بر حمت حق پوستند بعد از چندین سال جماعه با بنجا رسیدند و ایشان را دیدند و به قبله ایستاده و خشک گشته و عصا در دست در کوه در پیش نهاد و از درنده با پیش ضروری نه رسیده

حضرت شیخ ابراهیم بن عیسیٰ رحمه الله

اصل ایشان از اصفهان است با معروف کرخی صحبت داشته اند و از مستفیدان مشایخ و صاحب کشف و کرامات بوده اند فرموده اند هرگاه خواهی کسی را از ادبیای حق بشناسی این بگوئی هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن و هو کل شیء علیم وفات ایشان در اصفهان سال دوصد و چهل و هفت هجری واقع شده

حضرت شیخ زکریای بن محیی الهادی

از کبار مشایخ مستجاب الدعوات بودند امام احمد حنبل رضی الله عنه فرموده اند زکریا یکی از عباد ابدال است وفات ایشان در شهرات ماه رجب سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

شیخ ابو عبد الله السخری رحمه الله

از بزرگان مشایخ خراسانند و بابو حفص صحبت داشته اند و بارها بر قدم تجرید سفر کرده اند شخصی ایشانرا گفت یک دینار زر شرح دارم میخواهم که تو بدیهم مصلحت چه می بینی گفتند اگر بدی ترا بهتر و اگر ندی مرا بهتر فرمودند به واسطه که تو فکر از مجلس او نه درویش بر خیزد و درویش نه تو فکر او نه و اعطست وفات ایشان در سال دوصد و پنجاه و پنج هجری بوده

بود اعرفتمند گفتند یا شبلیه اگر بنیسا پور آئی میزبانی دجو انمردی بتو کموزم گفتند یا انحص
چه کردم فرمودند تکلف کردی و تکلف جو انمرد نبود همان را بخان بالیست داشت که خود را
تا آمدن همان گران نه آیدت و برقتن شادمانی نه چون تکلف کنی آمدن بر تو گران آید و
رفتن بر دل آسانی شود هر گرا با همان مال این بود جو انمرد نبود وفات ایشان در سال
شصت و چهار و هجری و بقولی دوصد و شصت و پنج واقع شد

حضرت شیخ علی بن موفق بغدادی رحمه الله

از قدمای شیخ عراق و بزرگان این قوم بوده اند و حضرت شیخ ذوالنورین مصری را
اند و سفر بسیار کرده و هتاد حج گذارده اند و قتی بعد از حج با خود به تاسف میگفتند که مردم
ومی آیم نه دل و نه وقت من خود در چه شمارم آن شب حق تعالی را بخواب دیدم که ایشان
گفت ای پسر موفق تو بجان خویش خوانی کسی را که نخواهی اگر من ترا نخواستمی نخواهم می گویند
روزی در راه کاغذی یافتند در آستین خود نگاه داشتند چون از آستین بر آوردند دیدند که
در آن کاغذ نوشته اند این موفق از فقر می ترسی و حال آنکه پروردگار تو ام و ایشان گفته
خداوند اگر من ترا از بیم آتش دوزخ می پرستم در دوزخ فرو آورده ام یا میدبشتی پرستم
هرگز در اینجا جای مده و فردی را اگر بگری پرستم یکدیگر را بنمای و پس از آن هر چه خواهی
یکن وفات ایشان در سال دوصد و شصت و پنج هجری بوده و قبر ایشان در سمرات است
نزدیک باغ سفید و گویند که شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری هر وقت سوار بر اینجا
رسیدی فرود آمی و باد بگدشتی

حضرت شیخ احمد بن وهب رحمه الله

گنیت ایشان ابو جعفر است و اصل ایشان از بصره گفته اند هر که بطلب قوت برخا
نام فقر از و برخاست وفات ایشان در سال دوصد و هتاد و هجری بوده و

حضرت شاه شجاع کرمانی قدس سره

حضرت ایشان ابو القوارس است و از آبائی ملوک بوده اند و مرید ابو حفص حداد نام
بصحت بیماری از مشایخ رسیده اند چون ابو تراب بخشی و ابو ذراغ مصری و ابو عبید لهری

یجایی بودیکه از انبیا و دیدار او لیا و اول کسی که از شایخ پس از خلفای راشدین بر مینماید
ایشان بودند بایشان گفتند قومی اند که میگویند ما بجای رسیدیم که ما را نماز نباید کرد گفتند که بگوید
رسیده اند اما بدو رخ گویند که روزی ما برادر بدی میگذاشتند برادر ایشان گفت خوشی
است فرمودند خوش تر ازین دل آنکس است که ازین ده فارغ است و گفته اند ما مردمان
سخن کم گوئید و با خدا ای بسیار گفته اند یک گناه بعد از توبه زشت تر بود از هفتاد گناه پیش از
توبه گفته اند خصلت از صفات ادبیاست اعتقاد بر خداست در همه چیز دلی نیاز بودن بدو و از
چیز و رجوع کردن با و در همه چیز و گفته اند نهای عیشین صدیقان است پرسیدند نشان محبت
فرمودند آنچه بنیکوی زیاد نشود و بیخای نقصان نه پذیرد شخصی گفت مراد صیت کینه فرمودند
بهمان الله چون نفس من از من قبول نمی کند دیگر چه چون قبول کند و گفته اند آئی تو دوست
سیداری که من ترا دوست دارم با آنکه بی نیازی پس من چگونه دوست نه دارم با اینهمه
احتیاج و گفته اند آئی اگر من نتوانم که از گناه باز آیم تو میتوانی که گناه بیا مرز و گفته اند
آئی مرا عمل بهشت نیست و طاقت دوزخ ندارم اکنون کار بفضل تو افتاده و فوات
ایشان در سال دو صد و پنجاه و هشت هجری روی داده و قبر ایشان در نیشابور
است در قبرستان مسمی

حضرت شیخ ابو حفص جلال رحمه الله

نام ایشان عمرو بن سلیمان است و ایشان در نیشابور است از بزرگان زمان و شیخ دور
مرید عبد الله مازنی و استاد ابو عثمان جبری اند با سید الطائفة جنید ملاقات کرده اند گویند
روزی می گزشتند یک را متحیر و گریان دید پرسیدند چه حال داری گفت خری داشتم گم شد
جز آن هیچ نداشتم ایشان توقف کردند و گفتند بعزت تو که گام برندارم تا خرا و باز رسد
در حال خرا و پدید آمد نقل است که یک از ایشان طلب وصیت کرد و گفتند یا خنی لازم
یکدرباش تا همه در برابر تو کشاده گردند و لازم یک سید باش تا همه سادات ترا گردن دهند
و گفته اند کرم انداختن دنیا است برای کسی که بان محتاج است نقل است که حضرت
شبلی ایشان را چهار راه مهاتی کردند و هر بار طلوع و غروب میساختند و چون

و پیر شیخ ابویعلی بن نحرالعلوی اصفهانی فرموده اند طعام چنان خور که در خورده باشی نه
او ترا اگر تو را خوروی همه نوز شود و اگر او ترا همه دو گردد و وفات ایشان در سال

دو صد و هفت هجری بوده و قبر ذنهرات است

حضرت شیخ ابو عبد الله مغربی رحمه الله

نام ایشان محمد اسماعیل است استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شیبان کرمان شاهی و
مرید ابوالحسن علی زرین اند و ایشان مرید خواجہ عبدالواحد زید و ایشان مرید شیخ معین
اند قدس الله اسرارهم وقتی بر سر کوه سینا سخن میگفتند سخن بهای رسید که گفتند بنده با او
چندان نزدیکی جوید که فرمانده اسنگ از کوه می چید و پاره پاره میشد و بهامون می آمد
و گفته اند چون خوارترین مردم در ویشی بود که با تو تکران مداوم کند و عظیم ترین غلو
را تو اضع کند وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و مدت عمر کمیند
و سال و قبر ایشان بر سر کوه سینا است

شیخ ابو عبد الله التماقانی الصوفی رحمه الله

از کبار صوفیه بعد از امام وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و نه هجری بوده و

حضرت اسماعیل بن عبد الله تستری قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد است و مخفی مذہب مرید ذوالنون مصری و اکابر علای این طایفه
و او تاد عراق اند و جامع بودند میان حقیقت و شریعت طریقه سبیل منسوب ایشان است
و بنای این طریقه بر اجتهاد و مجاہد نفس است صاحب کشف الحجب نوشته اند اسماعیل
بن عبد الله تستری آن روز که از مادر زاد او صائم بودند و آن روز که از دنیا رفت نیز
صائم از ایشان پرسیدند که نشان بهنجی چیست گفتند که ترا علم دهد و توفیق عمل ندهد و عمل
دهد و اخلاص ندهد که عمل کنی بکار کنی و دیدار و محبت دهد باینگان و ترا قبول ندهد
گفته اند که در شانہ روزی هر که یکبار خورد این خوردن صدیقان است گفته اند هر که
مهر سگی کند شیطان گردد و نگردد و بکلم خداے تعالی گفته اند و سر همه آفتاب سیر خوردن است
و گفته اند هر وجهی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل باشد و گفته اند بیج معصیتی عظیم تر

گویند شاه تجلی و چهل سال مخفقت و قتی در خواب شد مدح حق تعالی را بخواب دیدند پس از آن پتو خواب کردند پی چنانچه ایشان را خفته یاد و طلب خواب می یافتند شاه گفته اند علامت صبر ستم چیز است ترک شکایت و صدق رضا و قبول قضا بدل خوشی و فوات ایشان بعد از سال دو صد و هفتاد و بجزی واقع شده

حضرت حمزون قصار قدس سره

کنیت ایشان ابو صالح است و نام پدر ایشان عماره و طریقه قصاریه منسوب بایشان است و درین طریق اظهار و تشریف و صاحب کرامات و امام اهل ملامت و در مذبح سفیان تور بودند و بابو تراب بخشی و علی نصر آبادی و ابو حفص صحبت داشته اند اول مسئله که از ایشان اصحاب بعراق بودند و احوال بگفتند سیل قسری و سید الطائفه گفتند اگر رو ابو دمی که پس پیغمبر صلعم پیغمبری بودی حمزون بودی ایشان گفته اند هر چه خواهی که پوشیده بود بر کس آشکارا کن و گفته اند من شمار ابد و چیز وصیت کنم صحبت علما و اجتناب از جهال و گفته اند تو کل دست بخدای زدن است و گفته اند اگر توانی که کار خود بخدای بازگذاری بهتر است از آنکه بحیله و تدبیر مشغول شوی و گفته اند من نیک خوئی را ندانم الا در سخاوت و بد خوئی را نشانم مگر در بخل و گفته اند تو اضع آن بود که کس را بخود محتاج نبینی در دو جهان وفات ایشان در سال دو صد و هفتاد و یک بجزی بوده و قبر ایشان در هرات است

شیخ فتح بن شجرف قدس سره

کنیت ایشان ابو نصر است و اصل از مرو از قدما می مشایخ خراسان اند گویند در وقت نزع با خود چیزی میگفتند مردم گوش داشتند میگفتند آلی اشته شوقی الیای فعل قدومی علیک بار خدا یا بسیار شده شوق من بسو تو تبخیل کن رفتن مرا نزد خود چون ایشان می شستند بر ساق پای نوشته دیدند که القح لند وفات ایشان پانزدهم شعبان در سال دو صد و هفتاد و سه می بوده بر جنازه ایشان سی هزار کس نماز گذارند

حضرت شیخ ابو عبد الله مختار

نام پدر ایشان محمد بن احمد و اصل ایشان از هرات است و از متقدمان و بزرگان مشایخ هرات اند

آواز داد که پس وجود حق و حاکمینی یعنی پس از یافت ما از چیزی خواهی ایشان گفتند وقت عزیز خود را خبر بجز ترین چیزها مشغول کن و گفته اند علم آنست که در عمل آورد ترا و یقین آنست که برگرد ترا و قات ایشان در سال دوم و هشتاد و ششش هجری بوده و بقولی دوم و هشتاد و پنج و یا هفت و قه در که معظم است

حضرت شیخ عباس بن حمزه نیشاپوری رحمه الله

کنیت ایشان ابو الفضل است و باذو النون مصری صحبت داشته اند حضرت باذو بسطامی را دیده وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوم و هشتاد و هشت هجری

بوده

حضرت شیخ ابو حمزه بغدادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن ابراهیم است با شرفانی و سری سقلی و ابو تراب بخشی صحبت داشته اند و مرید عارفی است و از اقران ابو اسحٰب نوری و غیر نساچ بودند و قتی در بغداد از قرب آل کبیری می اندیشیدند از خود غائب گشتند بچنان در رفتن ایستادند چون با خویشان آمدند خود را در یادیه دیدند زیر سلطه

حضرت شیخ ابو حمزه خراسانی رحمه الله

اصل ایشان از نیشاپور است و از اجله مشایخ و در توکل یگانه بوده با ابو تراب بخشیه و شیخ ابو سعید خراسانی صحبت داشته اند و از معاصران سید الطائفه بوده اند صاحب کشف المحجوب نوشته اند که روزی در بیابانی ایشان در چاه ای افتادند چون سه روز بگذشت کرد با بنجار رسیدند با خود گفتند که ایشان را آواز دهم باز گفتند که خوب نباشد که از غیره بخواهم شکایت کنم که خداوند من مرا در چاه انداخته شما بر آید آن گروه بر سر چاه آمدند گفتند این چاه در میان راه است مباد اینجوری بیاید و بپایند تا بگفت ثواب سر این چاه را بپوشم ابو حمزه گفتند نفس من با اضطراب آمد و از جان خود نوسید شدم چون آنرا بر سر چاه پوشیدند رفتند من با حق سناجات کردم و از غیر او ناسید گشتم چون شب شد از سر چاه آوازی شنیدم چون دیدم سر چاه را کسی بکشد با نوری عظیم مشعل از دهان

از جهل نیست و گفته اند بزرگترین کرامات آنست که غوی بدخود را بخوی نیل بدل کنی و گفته اند هیچ محبتی بزرگتر نیست از فراموشی حق و گفته اند خداوند اهر روزی و شبی و ساعتی عطا است و بزرگترین عطایا آنست که تر از خود الهام کند و گفته اند هیچ یاری دهی نیست الا خدا و هیچ ویلی نیست الا رسول خدا ای صلح و هیچ زادی نیست الا تقوی و هیچ علمی نیست الا معرفت خدا ای باخلق را بیا فرید و فرمود بن راز گویند و اگر راز نمی گویند بن نگردید و اگر این نه کنی عا از من بازخواهید و گفته اند هرگز دل زن نشود تا نفس نبرد و گفته اند قصوت اندک خوردن است و با خدا آس آرام گرفتن و از خلق گریختن و گفته اند توکل آنست که اگر چیزی نبود و اگر چیزی نبود در هر دو حال ساکن باشی و گفته اند عبودیت رضاء دادن است بفعل خدا و گفته اند نفس از سه صفت خالی نیست کافراست یا منافق یا مرادی و فات ایشان در ماه محرم سال دو صد و هشتاد و سه هجری بوده و این قول اصح است و مدت عمر شریف شریف هشتاد و گویند روزی که جنازه ایشان را برداشتند مردم بسیار جمع بودند جو و هفتاد ساله که آن مشغله را شنید بیرون آمد چون به جنازه رسید آواز بر آورد که ای مردمان آنچه که من می بینم شامی بیدید گفتند چه می بینی گفت فرشته ها از آسمان می آیند و خود را بر جنازه می مالند و مسلمان شد

حضرت شیخ ابوسعید خراسانی رحمه الله

تمام ایشان احمد بن عیسی است و لقب خراز و اصل ایشان از بغداد و طریقه خرازیه منسوب است بایشان و اول کسی که در قنات بقا عبادت کرد ایشان بودند و از بزرگان و قدره های مشایخ اند اندر علم تو حید و اشارت امام و یگانه مشایخ بودند شیخ الاسلام فرموده اند که در علم تو حید همه پیرو ما اند و از مشایخ هیچکس از وی نه شناسم و نزدیک است که خراز پنجمی بودی از بزرگی و مرید محمد بن منصور طوسی و در او شاد مریدان آیتی بوده اند و باذ و النون مصری و سری سقطی و بشرحانی و غیر ایشان از اجله اکابر صحبت داشته اند گویند و گفته در وفات بودند حایان دعای کردند و می زاریدند ایشان گفتند مرا آرزو آنست که من هر دعا کنم باز گفته چه دعا کنم چیزی نمانده که با من نه کرده باز قصد دعا کردم با تقی

می گشتند غسل می کردند و آن روز که از دنیا برفتند نهاد بارش را ده یزد و دوسرایه بود بار آخر در آب برفتند و قبر ایشان در زیر حصار طبرک صفایان است :

سنت شیخ زکریا بن ولید :

نسبت ایشان ابو یحیی است و از اهل نیشاپور بودند و از کسب خود قوت می ساختند و وفات ایشان در نیشاپور سال دویست و نود و چهار هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن نویری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد و لقبی محمد بن محمد و مشهور اند باین لقبی و پدر ایشان از بغشور است که ما بین هرات و مرو واقع شده مولود و منشاء ایشان بغداد است و نویری ازان جهت گویند که چون در خانه تاریک سخن میگفتند از نور باطن ایشان غلظت روشن می شد و چون حق اسرار مریدان میدادند سر می سقطی اند و النون مصری را دیده بودند و با محمد علی قصاب و احمد بن الحواری صحبت داشته اند و از اقران سید الطائفة اند و در طریقه مجتهد و صاحب مذهب بوده اند ایشان را مشایخ وقت امیر القلوب گفته اند و وجه و حالتی عظیم داشتند طریقه ایشان را نویری گویند و محالست ایشان موافق جنیدیان است و قاعده مذهب ایشان تقضیل نقیصت باشد بر فقر و در صحبت ایشان میفرمودند که یک نفس در دنیا نزد یک من و دوست ترا از هزار سال آخرت است از بهر آنکه این سرای غیبت است و آن سرای قربت و قربت بخدایت باشد نقل است که روزی شیخ غسل میکرد و دزدی جامه ایشان را برد و هنوز از آب بیرون نیامده بودند که باز آورد و عذر خواست و هر دو دست او خشک شده بود و گفتند آئی چون این جامه باز آورد تو دست این را باین باز ده شیخ فرمودند نقیصت ترک کردن جمیع حظوظ نفس است نیز فرموده اند من لم یعرف الله تعالی فی الدنیا لم یعرفه فی الآخرة هر که نه شناخت خدا را در دنیا نمی شناسد او را در آخرت از اکل مریدان و اکابر ایشان بود مشایخ فرموده اند که به یکس در زمان ابوالحسن نویری چون او نیکو طریقت و عالمی سخن نبود شیخ الاسلام گفته اند جوانی خرد سانی نزد ابراهیم قناری آمد و گفت میخواهم

و من خود را درون چاه انداخت داشت که سبب نجات من است و فرستاده حق است و
 آنرا بگرفتم و مرا ببردن کشید با قوی آواز داد که نیکو نجات یافتی یا اباحمزه که تبلیغی از تبلیغ ترا
 داد و نقل است که روزی سید الطائفة شیخ جنید البلیس را دیدند برهنه برگردن مردم می
 گفتند ای ملعون شرم نداری ازین مردم البلیس گفت که ام مردم اینها مردم نیستند مردم
 آنها اند که در مسجد شونیزیه اند و بگویم سوخته اند چون در مسجد رفتند ابو حمزه خراسانی و ابو اسحاق
 نوری و ابو بکر دقاق را فدیہ اندام فاش شده ابو حمزه سر بر آورد و گفت دروغ گفت آن
 ملعون اولیای فدای ازان عزیز تر اند که البلیس را بر مال ایشان اطلاع باشد و فاق
 ایشان دو سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابو بکر دقاق رحمه الله

نام ایشان محمد بن عبد الله است جامع علوم ظاهری و باطنی بوده اند و با سید الطائفة
 صحبت داشته اند و از اقربان ابو الحسین نوری و ابو حمزه خراسانی اند و وفات ایشان
 در سال دو صد و نود و هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم الخواص رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحق و اصل از بغداد است صاحب صحو و در طریق توکل و تجرید بگانه
 و از خاصان درگاه آلئی بوده اند و از اقربان سید الطائفة جنید نوری و صحبت دار خضر
 علیه السلام شیخ الاسلام گفته اند که شیخ ابو الحسین خرقانی گفت در میان سخنانی که از ابراهیم
 خواص بمن میگفت این بود که اگر با خضر صحبت یابی توبه و اگر از هر کسی بشی بگو روی
 ازان توبه کن مشاء و سنوری فرموده اند نیم خواب بودم در مسجد بمن نمودند خوابی
 که دوستی از دوستان اینی بر خیزد بر سر تل توبه شو بیدار شدم بر تن می بارید آنجا رفتم
 و ابراهیم خواص را دیدم مرین نشسته و گردوی مقداری از سری سبز تنی از برت
 و با هم برت که بر سر دی آمده بود در عرق غرق گفتم این منزلت بچه یافتی گفت از خدمت
 فقیر وفات ایشان در سال دو صد و نود و هجری بوده یوسف بن حسین ایشان را نه
 شسته و دفن کرده بعلت شکم بر حمت حق پیوستند گویند هر باری که منار غ

حضرت شیخ سمنون بن محب الکذاب

کنیت ایشان ابو الحسن است و بقولی ابو القاسم خود را که اب کرده بودند بسبب کذب و نفحات الانس مذکور است و تا که اب نمی گفتند ایشان را باز نمی گریستند و در علم محبت یگانا بودند با سری سقطی و محمد بن علی قصاب و ابو احمد فلاسفی جمیع الله صحبت داشته اند و از اقران حضرت شیخ عبید و حضرت شیخ ابو الحسین نوری بوده اند هر شبانه روزی پانصد رکعت نماز میکردند حضرت شیخ ابو احمد فلاسفی گفته اند مردی بر فقر ادر بنداد هزار درم نفقه کرد سمنون گفت یا ابو احمد ما را استطاعت این نفقه نیست بر خیز تا بگوشت رویم و هر روزی یک رکعت نماز بگذاریم پس بدان رفتم چهل هزار رکعت نماز گذاردیم وفات ایشان در سال دویصد و نود و هشت هجری رومی داده شد

حضرت شیخ ابو عثمان حسری اقدس سره

نام ایشان سعید بن اسمعیل نیشاپوری است دیرینه محله ایست از محلات نیشاپور اما اصل ایشان از ری است مرید شاه شجاع و ابو حفص حداد و یحیی بن معاذ از ری صاحب کشف المحجوب فرمایند که حق سبحانه و تعالی مرا و ابو عثمان را از سته پیر سته مقام عنایت نمود مقام رجا از یحیی معاذ یافت و مقام عزت از صحبت شاه شجاع و مقام شفقت از صحبت ابو حفص و در همین محل صاحب کشف المحجوب می نویسد مرید را و او باشد که به صحبت شیخ پنج یا شش یا بیشتر ازین برسد و از هر پیری و صحبتی ویرا کشف مقامی کرد و با سید الطائفه در دیم و یوسف ابن حسین و محمد فضیل بلخی صحبت داشته بودند و در ریاست اندر وقت خود یگانا و در ریته امی حال بست سال اند و بیا با نیا عزت گزیدند چنانکه حسن آدمی نه شنیدند و از شفقت پیر ایشان بگذاخت و چشمها مقدار سوراخ جوال و دوزی مانده و از صورت آدمیان بگشتند پس از بست سال فرمان صحبت آمد گفتند ابتدا صحبت با اهل خدای و مجاوران خانه وی کنیم تا مبارک بود و قصد که معظمه کردند مشایخ از آمدن ایشان بدل آگاه بودند باستقبال آمدند و ایشان را بصورت مبدل شده و بحالی که بحر زمت چیزی نمانده بود یافتند و گفتند یا اباعثمان بست سال برین صفت

نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود و بیج از دہشت بیرون نیامد یک سال دیگر گرد شهر میگشت و با کس نیامیخت و در سال دیگر در دیرانه خانه گرفت و بیج بیرون نیامد مگر به نماز و معالی خاموشی گزید و با هیچکس سخن نہ گفت آن جوان گفت میخواهم البته او را بنیم ابراہیم اورا بنوری دلالت کرد چون به شیخ رسید از پرسیدند با کہ صحبت داشته گفت با ابو حمزہ خراسانی شیخ گفتند آن مرد کہ از قرب نشان میدہد و اشارت میکند گفت آری گفتند چون به اورسی ویر اسلام کوئی گو کہ اینجا ایم قرب بعد بعد است شیخ ابن عربی فرماید قرب گویند تا مسافت نباشد و تا مسافت بود و کاکی بجای پس قرب بعد بود و نشان ایشان در سال د و صد و نود و پنج ہجری بودہ و بقول د و صد و ہشتاد و شش و ص صح قول اول است چون شیخ ابو الحسن نوری رحمت حق پیوستند سید الطائفہ فرمودند کہ پس در حقیقت صدق سخن بہ گفت تا نوری بر دو کہ صدق زمانہ او بود ہ

حضرت شیخ عمر و بن عثمان ملی الصوفی رحمہ اللہ

نسبت ایشان ابو عبد اللہ است مرید سید الطائفہ و استاد حسین بن منصور علج اندوخته داشته اند با ابو سعید خراز و عالم بودہ اند بہ علوم حقائق چون سخن ایشان باریک شد مردم بکلام منسوب داشتند و بجزر ساختند و از کہ مغلمہ بیرون کردند چون بکہ رفتند اہل آن دیار ایشان را قاضی آنجا نمودند اصل ایشان ازین است از بزرگان و شایان این قوم اند بزرگان این طائفہ گویند ہر چہ بر حسین آمد بسبب دعای عمر و بن عثمان است کہ ویرا از خود برنجایند وفات ایشان در بعد ادا سال د و صد و نود و شش ہجری بودہ و بقول د و صد و نود و یک و بقول د و صد و نود و ہفت کہ سال وفات حضرت سید الطائفہ است و قول آخر صح است

حضرت شیخ ابو عثمان واعظ رحمہ اللہ

نام ایشان سعید بن اسمعیل بن منصور است و مولد و منشأ وی بودہ بعد از ان بنیثا انتقال نمودند و ہسم در آنجا رحلت فرمودند وفات ایشان در سال د و صد و نود و ہشت ہجری است

دوست من برسان طبق را برداشته روانه شدم در راه بنماطرم گذشت که آیا درین چهارچوب
خود را نتوانستم ضبط کرد چون واکردم در آن موشی بود بدرفتار گفتم بمن استنزا کردی غنجاک
باز گشتم چون مرا بدید گفت هرگاه امانت داری موشی نتوانستی کرد امانت داری اعم اعظم
را چون توانی نمود و فوات ایشان در سال سه صد و سه چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابوالعباس پستی رحمه الله

نام ایشان عبد الله بن محمد بن نافع بن کرم است و اصل از پست است که در نواحی قنطاریه
است در تاسیخ ابن کثیر سطور است که ابوالعباس پستی هفتاد سال پهلوی بر زمین نرسانید و
دیو را در ستون تکیه نه کرد و پای برهنه از نیشا پور بحرین الشریقین رفت و مدت هفتاد و سه سال
اقامت نمود و فوات ایشان در ماه محرم سال سه صد و چهارم هجری بوده

حضرت شیخ ابوجهد العبد بن بلال قدس سره

نام ایشان احمد بن علی است و اصل ایشان از بغداد بوده و ساکن کشته در بله دمشق
از اجله مشایخ شام اند و مرید ابو تراب نخشی اند با سید الطائفة و نور عجت و دانش
و قتی ابوالخیر تینانی ایشان را دیدند که در هوا میروند آواز دادند که بشناختم در جواب
ایشان گفت رنشاختی شیخ الاسلام فرموده اند ابوالخیر رنشاخت شخص را
میگفت و ابوجهد الله شناخت مقام و شرف را و فوات ایشان در سال
سه صد و شش هجری بوده

حضرت شیخ حسین بن منصور حلاج قدس سره

کنیت ایشان ابوالفیث و اصل ایشان از بیضاوی فارس است و صاحب سلسله بودند
و حلاج از آن جهت گویند که روزی بدو کان حلاجی که دوست ایشان بود رفتند و او را
بکاری فرستادند بجای او با گشت اشارت کردند پنبه یکسو شد و پنبه دانه یکسو در باب
ایشان مشایخ زحم الله را اختلاف است بعضی مثل شیخ عمرو بن عثمان گفته که
پیر ایشانند و ابویعقوب زجوری و علی بن سبیل اصفهانی و غیر هم از مشایخ متقدمین الهام
کرده اند و بهر سزاخته اند و نسبت بسوا میکنند اما جمعی چون شیخ ابابکر شبلی

زیست که آدم دور پیش در روزگار تو طاعت شدند بکوی که چارفتی و چه دیدی و چه یافتی و
چرا باز آمدی گفته بسکه میرفتم و آفت سکر دیدم و تو میدی یافتی و بجز باز آدم جمله مشایخ گفتند
یا اباشان حرام است که بعد از تو بر معبران که عبارت صحر و سکر کنند که انصاف جمله بداد
و آفت سکر باز نمودی و از جمله سخنان ایشان است که گفته اند غلات سنت در ظاهر علامت
رایای باطن بود و گفته اند خوف از عدل اوست درجا از فضل او و گفته اند هر که خدای را
دوست دارد آرزو مند خدای و بقای خدا بود و گفته اند عاقل آنست که از هر چه میرسد
میش از آنکه باورند کار آن بسازد و وفات ایشان در ماه ربیع الاول سال دوصد و نود
و هشت بهر سالی بوده

حضرت شیخ احمد بن محمد بن مسروق

کنیت ایشان ابو العباس و اصل از طوس است از قدماست مشایخ بهرچنان این قوم
بوده اند و در بغداد سکونت داشتند و استاد شیخ علی رودباری دشار و حارث محاسبی
و با شیخ سری سقلی و محمد بن منصور طوسی صحبت داشته اند حضرت سید الطائفة شیخ جنید
از ایشان حکایات سیکرده اند ایشان فرموده اند هر کس ترک کند از رندگانی نمی کند
براحت و نیز فرموده اند که بسیار نظر کردن بسوی باطل می برد معرفت حق را از دل
وفات شیخ در سال دوصد و نه هجری بوده

حضرت شیخ طلحه بن محمد صیاح سیلی رحمة الله

از اکل مریدان شیخ ابوعثمان جبری اند و صاحب مقامات عالی وفات ایشان
در سال سه صد و دو هجری بوده

حضرت شیخ یوسف بن حسین راکر

کنیت ایشان ابویحیو و از قدماست مشایخ کبار و در مدینه و ذوالنون مصری دشار گرد
امام احمد بن حنبل اند و عمر دراز یافته با بسیاری ازین طائفة صحبت داشته اند فرموده اند
شنیدم که ذوالنون اسم اعظم میداند مدتی خدمت وی کردم و در خواست تعلیم
آن نمودم تا آنکه روزی طبعه با سر پوش که در سفره بپیده بود بین داد و فرمود بفلان

حضرت شیخ ابو العباس بن عطاری

نام ایشان محمد بن احمد است بغدادی الاصل و از علمای مشایخ و ظواهر این قوم بوده اند
 شاگرد ابراهیم راستانی اند و بایده الطائفه و شیخ ابو سعید خراز صحبت داشته اند و این
 تفسیری است بس نیکو بر تمام قرآن مجید بر زبان اشارات و فوات ایشان در راه ذیقعد
 و رسال سده صد و نه هجری بوده و بنفشه سده صد و یازده نیز گفته اند و الاصح قول اول
 وزیر قاهره باشد خلیفه چون حسین منصور را کشف از ایشان پرسید که چگوئی در حق طالع
 گفتند تو در حق خود بهر دوازدهم مردمان بازده و زیر گفت تعریف میکنی و فرمود تا دانه آنها
 ایشان را یگان یگان کنده بر سر مبارک ایشان نشانیدند و در همین حالت
 بر حمت حق پیوستند

حضرت شیخ ابو بکر رازی قدس ستره

نام ایشان محمد بن زکریا است و از بزرگان این طائفه و زهاد ایشانند گفته اند و در شا
 یچکس از ایشان گریان تر نبوده و پیوسته عبادت میکردند و فوات ایشان در سال
 سده صد و ده هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحیر محمدی روح الله و صه

ربا بادیه کعبه را بر قدم توکل و تجریدی نموده اند و فوات ایشان در سال سده صد و ده هجری

حضرت شیخ ابو محمد حریری رحمه الله

نام ایشان احمد بن محمد بن حسین است و لقبی حسین بن محمد و لقبی عبد الله بن یحیی از
 کمل مریدان سید الطائفه اند چون سید الطائفه وفات نمودند ایشان را بجای سید الطائفه
 شانند در فقه و اصول امام بودند و با سیل عبد الله نستری صحبت داشته اند و گویا کمال
 به منظمه مقام کردند و نمختند و سخن گفتند و پشت باز نهاده اند و پای در از مکرده ایشان گفتند
 لخاص ثمره یقین است و ریاضه شک و گفته اند مریض عارفان بخدا در هدایت بود
 مریض عوام بعد از ناامیدی وفات ایشان در سال سده صد و یازده و لقبی
 چهارده هجری بوده در جنگ قرامط از تشکی بر حمت حق پیوستند

و شیخ ابوالقاسم بن محمد بن ابی طالب و شیخ ابوالقاسم بن محمد بن ابی طالب و شیخ ابوالقاسم بن محمد بن ابی طالب
 و شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری و شیخ ابوالقاسم گرکانی میر علی بھیر رسا
 کشف ابواب دیگر ایشان از متنازعین همه معتقد اند و بزرگ داشته اند و گفته اند بجز معانی
 بجز اصل نبود صاحب کشف الحجب فرموده اند من معتقد و یم اما سخن او اقتدار را
 نشانید حضرت خواجه محمد باقر صاحب فضل الخطاب آورده اند که آنچه در بعضی کتب نوشته
 که سید الطائفة شیخ مفید فتوی قبل حسین بن منصور نوشته اند این افترا می محض است پس
 الطائفة چه وفات ایشان پیش از هجریه حسین بن منصور بیازده یا دوازده سال بوده چنانچه
 از تاریخ وفات این دو عزیز ظاهر می شود و آنچه بر ایشان آمد از غلبه عشق و جذب به عشق و
 محفوظ اند اشتن مراتب بود و جذب به عشق آنست که چون محبت بر تپه اعلا رسد عاشق در شوق
 بسوزد و او را از خود خبر نماند و در نظرش جز یار در نیاید هر چه بیند از یار شناسد و در روز
 در دیده ظاهر و باطن او یار باشد و جز یار در دو عالم هیچ نداند و نه بیند و چون
 عاشق برین سوال گردد یقین که هر چه در نظرش در آید از کثرت یار چند از چنانچه
 مولانا عبدالرحمن جامی نسبت بهین حال فرماید بیت بسکه در جان نگار دینم زارم توئی
 هر چه پیدا میشود از دور چندارم توئی یا دینم بعضی از کبار عارفین فرموده اند بیت
 چو در خانه دل بغیر از تو کس نیست بهر شکل آئی تو باشی بدینم یا پس حسین بن منصور در خفا
 بودند که از خبری و جذب به عشق انا الحق گفتند در نظر ایشان هیچ چیز جز یار در نیامد و چون صورت
 نشانی ایشان نیز بنظر افتاد آنرا هم صورت یار دانستند اگر چه صورت ایشان بود چنانچه
 مجنون از کمال بند به عشق در او اخیری را شناخت و پرسید که این کیست گفتند لیلی است
 مقصود تو و محبوب تو گفت لیلی خود منم فردگران لیلی از خیمه بیرون شود چنانچه کوه و صحرا
 چو مجنون شود و اگر چه در حقیقت مجنون لیلی نبود اما در نهایت عشق و فنا و جذب به خود را
 یار دیده و یار را خود و از کمال یگانگی و کیجستی دلی بر خاست و الا بیست چه نسبت خاک
 با عالم پاک که ادراک عاجز است از درک ادراک به تعین قتل ایشان در باب الطائفة
 بغداد در زمره شنبه بست و پنجم ذی حجه سال ستم صد و نه هجری واقع شد

تصویر آنست که غیر خدا را در نقصان بیند بلکه چشم پوشد از مساوی او بسبب مشایده
او که منزله است از جمیع نقصان با وفات ایشان در سال سه صد و بیست و هجری بود

حضرت خیر النساء قدس الله سره

گیت ایشان ابوالحسن است و نام محمد بن اسماعیل و اصل از سامره و مسکن ایشان بغداد و مدینه
سری سقطی و از اقربان سید الطائفة شیخ جنید و استاد نوری و این عطا و حریری اند ابراهیم
خواص و شبلی هر دو در مجلس ایشان توبه کردند شبلی را نزد سید الطائفة فرستادند و انساج
بنو دین بسبب ساجی ایشان در نقیضات الاثنی عشر است گویند وقت نماز شام بود
که ملک الموت سایه انداختند سر از بالین برداشته گفتند عفاک الله توقف کن که توبه کنی
خدای من بنده خدای ترا گفته اند که جان او بردارد مرا گفته اند چون وقت نماز آید
بگذر از آنچه ترا فرموده اند فوت نمیشود و آنچه مرا فرموده اند میشود پس طهارت کردند
و نماز کردند و جان سپردند وفات ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده
و مدت عمر یکصد و بیست سال

حضرت شیخ ابوبکر الواسطی قدس سره

نام ایشان محمد است ابن موسی و مشهور اند باین فرغانی از قدما می اصحاب سید الطائفة شیخ
جنید و شیخ ابوالحسن نوری و از علمای مشایخ و عالم و جامع اند در علم ظاهر و باطن و امام توحید
و علم اشارت و صاحب مقامات و کرامت بوده اند شیخ الاسلام فرموده اند که از زبان بزرگان
در خراسان آن توحید نیامده که از زبان واسطی و هم شیخ الاسلام فرمایند که واسطی گفته آنکه
گویند نزد یکم دور است و آنکه دور است در مرتبی او نیست است وفات در مرد و بود و بقول
صاحب طبقات سلی بعد از سه صد و بیست و هجری و بقول صاحب محاسن الاخبار سال
سه صد و بیست است و قول ثانی اصح است و قی نیز در سیره

حضرت شیخ ابوبکر کتانی قدس سره

نام ایشان محمد بن علی جعفر است و اصل از بغداد از مریدان سید الطائفة شیخ جنید اند و سالها
مجاور بکعبه منظم بودند و نمایان را پیرا غم می گفتند و در طواف دیوار ده هزار ختم کرده

حضرت شیخ بنان محمد الحمال قدس سره

اصل ایشان از واسطه است و در مصر سکونت داشتند صاحب مقامات و کرامات علیه السلام و باسید الطائفة صحبت داشتند و ابراهیم خواص را دیده بودند از استادان نوری اند و ایشان گفته اند که نشسته بودم و نزدیک بن جوانی بود شخصی در می چند پیش آن جوان نهاد و گفت مرا باین حاجت نیست آن شخص گفت بر فقیران و مسکینان قسمت کن چنان کرد شب او را دیدم که در وادی برای خود چیزی میجست گفتم کاش برای خود از آن درهما چیزی بگذاشته باشی گفت نمی دانستم که تا این زمان خواهم زیست وفات ایشان در سال سه صد و شانزده هجری بوده و قبر در مصر است

حضرت شیخ محمد بن خلیل قدس سره

کیفیت ایشان ابو عبد الله است و اصل از بلخ مرید شیخ احمد خرویه اند متعصبان بگنا ایشان را از بلخ بیرون کردند و روی بشهر کرده اهل شهر را نفرین کردند شیخ الاسلام گفته اند پس از آن شهر بلخ مصونی بر نخاست ایشان گفته اند مریدی که در طلب دنیا باشد آن نشان او بار و گونساری اوست و گفته اند زهد در دنیا ترکست و اگر متوانی انبار کنی و اگر نتوانی خوار دارست وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری بوده و قبر در سمرقند است

حضرت شیخ ابو الحسین و راقی رحله الله

نام ایشان محمد بن سعد است از کبار رشتا خنیشا پور و قدای ایشانند و مرید ابو عثمان جیری اند و عالم بوده اند گفته اند کرم و عفو آنست که یاد کنی گناه یار خود را پس از آنکه عفو کرده باشی وفات ایشان در سال سه صد و نوزده هجری است

حضرت شیخ ابو الحسین و راح قدس سره

اصل ایشان از شهر بغداد است خادم ابراهیم خواص اند و در سماع از عالم رفته اند وفات ایشان در سال سه صد و بیست هجری بوده

حضرت شیخ ابو عمر و دشتی قدس سره

از کبار رشتا خنیشا بوده اند و ابو عبد الله جلاد اصحاب ذوالنون مصری بوده اند گفته اند

حضرت شیخ ابو علی نقی رحمه الله تعالی

نام ایشان محمد بن عبد الوهاب است ابو حفص عداد و حمد و ن قصار را دیده بودند وفات ایشان
در سال سی و بیست و هشت بر می بوده

حضرت شیخ ابو محمد نقی قدس سره

نام ایشان عبد الله بن محمد نیشاپور است متوطن بوده اند بمیدان مرید شیخ ابو حفص عداد
و سید الطائفة را دیده بودند شیخ ابو حفص ایشان را سیاحت فرمودند هر سال هزار فرسنگ
سفر میکردند پای برهنه و سر برهنه و بیج شهری زیاده از ده روز توقف نمیکردند گاه بودی
که سه روز می بودند ایشان گفته اند هرگز خوشی را باطن خاص ندیدم تا خود را بظاهر عام
ندیدم شخصی بایشان گفت فلان بروی آب میرود فرمودند تردن شخصی که مخالفت
نفس کند بزرگتر است از آنکه در هوا بر دے آب رود وفات ایشان در سال سی و صد
و بیست و هشت بر می بوده

حضرت شیخ ابو یعقوب نرجوری رحمه الله

نام ایشان اسحاق است بن محمد از علماء مشایخ بوده اند با سید الطائفة و عمرو بن عثمان کے
صحبت داشته اند و سالها در کمره مظلمه مجاورت کردند مرید ابو یعقوب صوفی اند ایشان گفته
دینا و ریاست و کناره آن آخرت است و کشتی آن تقوی و مردم همه مسافر و گفته اند اول
فتنے را که لشکر آن کنی و پاندار نیست آنرا که کفران کنی و گفته اند هر کس اسیری بطعام بود
همیشه گرسنه بود هر کس او تو نگری مال بود همیشه در دیش بود هر کس حاجت خود قصد خلق کند
همیشه محروم بود و هر کس در کار خود یاری از خدای بخواد همیشه محذول بود وفات ایشان
در سال سی و صد و سی و هجری بوده و قبر در کمره مظلمه است

حضرت ابو اسحاق صالح دینوری

نام ایشان علی بن محمد بن سید است از کبار مشایخ دینورانند در سن بودیم بمهر مرید شیخ
ابو جعفر صیدالانی و میر شیخ ابوالحسن خرقانی و ابوالعثمان مغربی اند وفات ایشان شب شنبه
پانزدهم رجب سال سی و صد و سی و یک هجری و بقولی سی و صد و سی بوده و قبر ایشان در مصر است

سی سال در حرم نشسته بودند و درین سی سال شبانروزی یکبار بطارات تازه میکردند و درین سی سال خواب نکردند و صحبت دار خضر علیه السلام بودند و حضرت رسول صلعم را اکثر در خواب میدیدند و سواها میکردند و جوابها می شنیدند چنانچه یک شب چاه و یک مرتبه پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم را بخواب دیدند و وقتی پیغمبر خدا صلعم فرمودند که هر روز چهل و یکبار بگوئید یا سی القیوم یا لا اله الا انت چون دلها بمیرد دل وی نمیرد ایشان گفته اند انش خلق عقوبت است و قرب اهل دنیا سعادت و باینان میل کردن مذلت تصدق همه خلق است هر که خلق بیشتر و تصدق و گفته بیشتر و گفته اند محبت اشیاء است برای محبوب و گفته اند به تن در دنیا باش و بدل در آخرت گفته اند شکر کردن در موانع استغفار گناه است و استغفار در موانع شکر گناه و فاته ایشان در سال سه صد و بیست و دو هجری بوده و قبر در که مغظمه

حضرت شیخ ابراهیم بن داود رحمه الله

لمیت ایشان ابو اسحاق است و از اجله مشایخ انشام اند و النون مصری و سید الطائفة و ابو عبد الله جلار دیده اند و عمر بسیار یافته اند ایشان گفته عابز و ضیف ترین خلق است که عابز بود از دست داشتن شهوات و قوی ترین آن بود که قادر بود بر ترک آن و گفته اند اینجه کفایت بتو میرسد بی ریج اما مشغول و ریج در زیاده طلبی است و گفته اند کفایت درویشان توکل است و کفایت توکل ان اعتماد بر الماک و اسباب و گفته اند بس است از دنیا ترا و چیزی که صحبت درویشان و دوم حرمت ولی و فاته ایشان در سال سه صد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو الحسن بن محمد مزین

نام ایشان علی است و از مشایخ بغداد اند سید الطائفة و سیل بن عبد الله تفسیری صحبت داشته اند و مجاور که مغظمه بودند مزین دو اند یکی مزین صغیر و دیگری بکیر ایشان مزین صغیر شیخ الاسلام گفته اند مزین بشیری رسید گفت غم امته فاقبره شیر بر جای خود بمرد چون بر سر که رفت گفت غم اذنا و انشره شیر بر پائے خاست و زنده شد و فاته ایشان در سال سه صد و بیست و هشت هجری و بقولی سه صد و بیست و هفت هجری بوده و قبر در که مغظمه است

عوض شیخ حرم بودند ایشان را تصانیف بسیار است و بایسید الطائفة صحبت داشته اند و وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن احمد مولد الصوفی

کنیت ایشان ابو محمد است و صحبت داشته اند بایسید الطائفة وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و یک هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت شیخ ابوالقاسم الحکیم السمرقندی

کنیت ایشان ابواسحاق از کبار مشائخ طریقت اند بابا ابو عبد الله جلاد ابراهیم قصار رقی صحبت داشته اند وفات ایشان در سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده

حضرت شیخ ابوالقاسم بن عیسی البغدادی

نام ایشان اسحاق بن محمد بن اسمعیل است و بابا ابو محمد در اقصی صحبت داشته اند ایشان را تفسیر بر بعضی آیهای کلام مجید و فرقان حمید بسی نکات و اشارات مشائخ سلف در آن جمع کرده اند و روزی میان خلق نشسته بودند و حکم میکردند یکی از بزرگان بزیارت آمد و ایشان را در همان کار مشغول دید سجاده بر روی حوض انداخت و نماز کردند چون فارغ گشت مراد را گفتند ای برادر این خود کدو دکان کنند مرد آنست که در میان چندین فلفل دل باغدا س عذ و جل نگاه تواند داشت وفات ایشان در روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده قبر در موضع جاکردیز سمرقند است

حضرت شیخ

نام ایشان فارس است از خلفای حسین بن منصور طالع و معاصر امام ابو منصور اتریدی بوده اند وفات ایشان روز عاشورا سال ستم صد و چهل و دو هجری بوده و قبر در جاکردیز سمرقند است

حضرت شیخ ابوالعباس سیاری

دختر زاده احمد بن سیار اند و نام ایشان قاسم بن قاسم بن مهدی است و اصل از مرو و مدینه ابوبکر و وسطی اند و طریقه سیاره منسوب بایشان است و بنای این طریقه بر جمع و تفویق است

حضرت شیخ ابوبکر بن طاهر دینوری

نام ایشان عبداللہ بن حارث طائی است و از کبار مشائخ خلیل و از اقران شبلی اند با بوی
بر حسین محبت داشته اند وفات ایشان در سال ۳۷۵ صدوسی هجری بوده

حضرت عبداللہ بن طاهر بن قس

یکانه روزگار و صاحب اسرار بود عالم معلوم ظاهر و باطن و محدث بوده و مرید حمدون تھا
گفته اند یکس فریضه از فرائض ضائع نکند الا که مبتلا گردد بفساد کردن سنتها و هر که تبرک سنت
بتلا گردد زود باشد که در ربعت افتد و گفته اند ما بادب محتاج ترمیم که بسیار علم و گفته اند
حیث فخر انقطاع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند دنیا و آخرت و گفته اند
آنست که از هیچ چیزش عجب نیاید وفات ایشان در سال ۳۷۵ صدوسی و یک هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن شیبان الرمانی

کنیت ایشان ابوالحاق و از مشائخ خلیل و از اصحاب ابوعبداللہ مغربی و ابراهیم خواص
بودند و گفته اند هر که حرمت مشائخ نگذارد و بدعوی های دروغ و گزافهای میفرماید
گرفتار شود و آن نصیحت گردد وفات ایشان در سال ۳۷۵ صدوسی و هفت هجری بوده

حضرت شیخ ابوالحسن شتولی قدس سره

نام ایشان سن بن علی بن موسی است و مشغول دینی است برده فتنگی مصر شاگرد
ابوعلی کاتب و ابویعقوب سوسی اند وفات ایشان در سال ۳۷۵ صدوسی و چهل هجری بوده و
قبر در شتول است

حضرت شیخ ابوسعید اعرابی قدس سره

اصل ایشان از فارس بوده و در نیشابور سکونت داشتند از بزرگان مشائخ و مقتدای
این طائفه بودند شاگرد شیخ ابوبکر شبلی اند و شیخ ایشان را بزرگ میداشتند و فاضل
ایشان بنیسا بود در سال ۳۷۵ صدوسی و چهل هجری بوده

حضرت شیخ جعفر الحجازی رحمه اللہ

نام ایشان احمد بن محمد است و اصل ایشان از بصره و ساکن بودند بکلمه در وقت خود در

بسم الله الرحمن الرحيم هذه براءة فلان بن فلان من النار يعني این است نجات نامه فلان پسر
فلان از آتش وفات ایشان در سال سه صد و چهل و هجری بوده و

حضرت شیخ ابو عمر وزجاجی قدس سره

کینست ایشان ابو محمد است و اصل از بغداد و خلد محله ایست از بغداد شاگرد سید الطائفة و
ابراهیم خواص و پیر شیخ ابو العباس نهادندی اند و با نوری در دیم و تمنون و حریری صحبت
داشته اند و ایشان بوریات بوده اند و گفته اند دو هزار پیر را می شناسم ازین طائفة پناه
و شش حج گذارده بودند و گفته اند که روزی نزد جنید رفتم و ایشان را بیار یا فتم گفتم ای
استاد با حق بگوی ترا عافیت ده گفتم دوش میگفتم به سرمند آمد که تن ملک ماست خواهیم در
داریم خواهیم بیا تو کیستی که میان ما و ملک ما دخل کنی تصرف و در کن تا بنده باشی وفات
ایشان در سال سه صد و چهل و هشت هجری بوده و قبر ایشان در شونیزیه بغداد است
نزدیک قبر سری سقفی و شیخ جنید است و مدت عمر نود و پنج سال

حضرت شیخ جعفر بن نصیر الحمدی فیاض قدس سره

امام ایشان علی بن احمد بن سید است و اصل ایشان از پوت که در نوامی هرات از جو احمدان
شایخ حراسانند ابو عثمان حریری را دیده بودند و با ابو العباس عطا حریری و طاهر مقدس
ابو عمر دمشقی صحبت داشته اند ایشان گفته اند مردم سه گرده اند اولیا که باطن ایشان بهتر است
ظاهر ایشان و علما که ظاهر و باطن ایشان یکسان است و جهال که ظاهر ایشان بهتر است
از باطن ایشان خود انصاف نمی دهند و از دیگران انصاف می طلبند یکی از ایشان طلب دعا
کرد و گفت حق تعالی ترا از رفته تو نگاه دارد و وفات ایشان در سال سه صد و چهل و هشت هجری
بوده گویند بعد از وفات در مدتی بسر خاک ایشان میرفت و از حق دنیا نخواست شبی بخواب
رید که میگفتند ای درویش چون بسر خاک ما آئی دنیا نخواه اگر دنیا خواهی بسر خاک دنیا داران
رو چون بسر خاک ما آئی همت از دکن بریدن خواه

حضرت شیخ ابو الحسین الصوفی القوسنجی قدس سره

مستوطن بودند بشام و با عبد الله بن جلا صحبت داشته اند وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه هجری بوده

و صاحب علوم ظاهر و باطن بودند و فاته ایشان در سال سه صد و چهل و دو هجری واقع شد
 و قبر در دست

حضرت شیخ ابوالنقیات القاطع

نام ایشان حماد است و باصل از ده قیام بوده اند که از قوایع مصر است گویند قیام از مصلحه
 است از ولایت مغرب و شیخ زبیل می یافتند و ایشان را بدو دست نیز دیده اند با شیر مو است و
 صاحب کرامات و مقامات بودند باسید الطائفه شیخ حنفی و ابو عبد الله جلا صحبت داشته اند در
 طریق توکل بگمان بودند روزی یکی را دیدند که بر آب می رود و گفتند این چه بدعت است در خشکی بیا و راه
 برو دیگر بر او دیدند که بر نهو امیر و گفتند این چه بدعت است بجا می روی گفت بچ فرمودند فرود
 آئی راه برو کیفیت دست بریدن ایشان در نقیحات الانس مذکور است و فاته ایشان

در سال سه صد و چهل و سه هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر مصری قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم و استاد ابو بلوطی و فترانی اند و شاگرد ذوق کبیر باسید الطائفه
 و نویری صحبت داشته اند و فاته ایشان در سال سه صد و چهل و پنج هجری بوده

حضرت شیخ ابو مزاحم شیرازی قدس سره

نام ایشان ابراهیم و بقولی بن ابراهیم است و اصل از نیشابور باسید الطائفه و در دیم و ابو عثمان
 حیری و ابراهیم خواص صحبت داشته اند و چهل سال مجاور که معظمه بودند درین مدت در حرم بول
 نکردند بجهت تعظیم کعبه و شصت حج گذارده بودند بیوسته می فرمودند که من سی سال غلام
 بنید بدست خود پاک کرده ام و باین فخر حیکه دند چون مشایخ وقت حلقه میزدند صدر بهمه ایشان
 بودند گویند در موسم حج عجمی آمد که برات من بده که حج گذارده ام به و در رخ خواهم رفت
 یاران تو مرا بتواشارت داده اند که برات بتاخم شیخ ساوگی او را دیده داشتند که
 یاران باو مطایبه کرده اند بجزم که محصل استجاب دعاست اشارت کردند و گفتند
 آنجا رفته بگوی یارب اعطینی البراءه یعنی ای پروردگار من عطا کن مرا نجات از دوزخ
 ساعتی نگذشته بود که باز گشت و بدست او کاغذی بخط سبز بران نوشته بودند

حضرت شیخ ابو بکر الداقی رحمه الله

نام ایشان محمد بن داود دمشقی است و گفته اند دینوری الاصل اند اما ساکن بودند به شام مریم
دقاق کبیر اند حضرت سید الطائفة را دیده اند و قتی در بادیه بنالیدند و گفتند آلی از ان خود که
مرادادی بهره من چیزی بردل من آشکارا کن تا جان بیا ساید چیزی برایشان بکشادند و
رازی برایشان افتاد نزد یک بود که تباہ شوند گفتند آلی بپوش که طاقت ندارم آنرا بشنید
وفات ایشان در شام سال سه صد و پنجاه و نه هجری و مدت عمر شریف صد و بیست

سال

حضرت شیخ ابو الحسن بن سالم بصری

آستاد ابو طالب ملی و مرید سیل بن عبد الله لستری اند و آخر کسی که از مریدان سیل بن عبد الله
فوت کردند ایشانند وفات ایشان در سال سه صد و شصت و بحرے بودند

حضرت شیخ ابو بکر مقید قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد بن ابراهیم است و اصل از جرجه آباد از بزرگان مشایخ بودند سید
الطائفة و یوسف بن حسین را دیده اند و با عثمان حیرتی صحبت داشته اند وفات ایشان در
سال سه صد و شصت و پنج هجری بوده

حضرت شیخ اسماعیل نیشاپوری قدس سره

نام ایشان اسماعیل بن محمد بن احمد اسمعی است جد شیخ عبد الرحمن سلمی اند از جانب مادر از
اصحاب ابو عثمان حیری اند و سید الطائفة را دیده بودند و در حدیث ثقة اند وفات ایشان
در سال سه صد و شصت و پنج هجری یا شش است

حضرت شیخ ابو عمرو بن بخت

نام ایشان محمد بن احمد المقر است با یوسف بن حسین و عبد الله خراز رازی و مظفر کرمان سکه
و ردیم و حریری و ابن عطا صحبت داشته اند گویند پنجاه هزار دنیا میراث با ایشان رسید
و هم را بر فقر انفق کرده بودند و تجرید احرام حج بستند وفات ایشان در سال سه
صد و شصت و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابوبکر بن داود دینوری

کنیت ایشان ابو محمد نام پدر بن عبد الله است اصل ایشان از ری سولد و منشای شاپور بوده
از مشایخ کبار و عالم علوم ظاهر بودند باید الطائفه و محمد بن فضیل بنجی در دیم و سمنون و ابوجو
جرجانی و محمد مامد و غیر هم صحبت داشته اند و از کبار اصحاب ابو عثمان حیرمی بوده اند
وفات ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری رخ داده

حضرت شیخ بندهار بن حسین بن محمد بن محمد بن علی

کنیت ایشان ابوالحسن است و اصل از شیراز مرید شیخ شبلی و استاد ابو عبد الله حنفی آمد
و با جعفر حداد صحبت داشته اند از ایشان پرسیدند که تصوف چیست گفتند و قال بعد شیخ الاسلام
گفتند اند و قال بعد آنست که هر چه بد دل گذشت که برای او کفنی آفران کفنی وفات ایشان در ارجان
سال سه صد و پنجاه و سه هجری و شیخ ابو ذرعه طبری ایشان را غسل داده

شیخ عبدالمکاسب بن علی بن عبد الله بن عمر الکاظمی و فی رحمه الله

کنیت ایشان ابو عمر و اصل ایشان از کاظمی فارس است مستجاب الدعوات بودند
و از جمله ابدالان و صاحب کشف و کرامات وفات ایشان روز سه شنبه بیست و ششم بهجده
سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده

شیخ ابن بندار بن حسین الصوفی الصیرفی

کنیت ایشان ابو الحسن است و از بزرگان مشایخ و از بزرگان سید الطائفه در دیم و سمنون
و ابن عطا و حریری صحبت داشته اند و بسیاری از مشایخ را در یافته و در حدیث ثقه بودند و ایشان
گفتند دور باشید از مشغولی بخلق که امروز در مشغولی خلق سودی نمانده است روزی با شیخ عبد
حسین بن علی بی رسیدند شیخ ابو عبد الله ایشان را گفت پیش روای ابو الحسن
بچه سبب پیش روم شیخ ابو عبد الله گفتند تو شیخ بندهار را دیده و من ندیده ام و این
را از انجمن گفتند که دیدار مشایخ نسبتی است بزرگ این طائفه را و مرتبه ایست بلند
این قوم را که گویند این مرویست فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته وفات
ایشان در سال سه صد و پنجاه و سه هجری بوده

و با احمد خضویه صحبت داشته بودند صاحب تصانیف اند توریت و انجیل و زبور و دیگر کتب
آسمانی خوانده بودند و دیوان اشعار نیز دارند و گفته اند اگر طمع را بپرستند که پدر تو کیست گویند
در مقدور و اگر گویند پیشه تو چیست گویند کسب کردن ذل و خواری و اگر گویند نهایت تو
چيست گویند نو میدی و فاته ایشان در سال سته صد و هفتاد و هجری بوده و قبر در ترند است

شیخ ابو بلر فر از رحم الله

نام ایشان محمد بن حمدون الفراسه است از جمله شایخ نیشاپور بودند و با ابو علی ثقفی و عبد الله منازل
و ابو بکر شبلی و ابو بکر طاهر اهری و مرکش صحبت داشته اند شیخ عمو گفته اند اگر سن ابو بکر فر از را بنویسند
صوفی نمی بودم و فاته ایشان در سال سته صد و هفتاد و هجری واقع شده

حضرت شیخ ابو اکسین

نام ایشان علی ابن ابراهیم است و اصل از بصره و سالن بودند بغداد حبلی مذهب اند و مرید
شیخ شبلی یفر و مد که هرگز شمس بی اذن سن طلوع نکرده و گفته اند سحر گاهی سنا جات کردم که
آئی از سن راضی هستی که سن از تو راضی ام ند آمد که ای کذاب اگر از سن راضی بودی
رضای اطلب نمی کردی و فاته ایشان بر وز جمه ماه ذی حجه سال سته صد و هفتاد و هجری

هجره بوده

حضرت شیخ ابو القاسم نصر آبادی

نام ایشان ابراهیم بن محمد بن حمویه است و مولد و مقام نیشاپور مرید شیخ شبلی اند و جامع بودند
میان علوم ظاهر و باطن و حدیث و فقه اند و اسطر را دیده بودند و با ابو علی رودباری پیش
و ابو بکر طاهر اهری صحبت داشته اند و در آخر مجاور که منظم گشتند و فاته ایشان در نهایه
مذکور است بخط مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره که در سال سته صد و هفتاد و دو هجری
نوشته اند و بقول امام یافعی و کتاب محاسن الاخبار و در رساله امام قشیری در ماه
رجع الاول در سال سته صد و شصت و هفت است و قول اصح همین است

حضرت شیخ ابو بکر طرسوسی الحرمی

نام ایشان علی بن احمد بن محمد طرسوسی است چندین سال مجاور که معظم بودند ایشان را

حضرت شیخ ابو عبد الله مقرر رحمته الله

حافظ و امام بغداد بودند و در حدیث شاگرد عبد الله بن احمد بن حنبل اند رضی الله عنهم سید طائفة
شیخ جنید را دیده بودند و وفات ایشان در ذی حجه سال ستم صد و شصت و نه هجری بوده و قبر
در بغداد است

حضرت شیخ ابو بکر قطبی رحمته الله

نام پدر ایشان محمد بن عیسی نیشابوری است جامع بودند میان ظاهری و باطنی حاکم ابو عبد الله گفته
است و چند سال با ایشان صحبت داشته ام گمان میبرم که فرشته برگزیده ای ننوشته باشد وفات
ایشان در سال ستم صد و شصت و نه هجری بوده

حضرت شیخ ابو احمد قدس الله تعالی سره

نام ایشان احمد بن عطاء است از کبار مشایخ شام اند و سامن بودند در صورت ایشان گفته اند که محمد
نوشتن جبل از مرد و برود روشی گیرد وفات ایشان در سال ستم صد و شصت و نه هجری است
و قبر در صورت بود که الحال آن زمین را آب گرفته

شیخ ابو عبد الله درودباری رحمته الله

نام ایشان محمد بن سلیمان صعلوکی الفقیه و اصل از نیشابور است در شریعت و طریقت امام وقت
بوده اند با شبلی و مرعش و ابو علی نقی صحبت داشته اند و صاحب ابن عباد گفته که ابو سہیل مثل خود
ندیده و مانیز مثل او ندیده ایم ولادت ایشان در سال دو صد و نود و هجری وفات در سال
ستم صد و شصت و نه هجری بوده و مدت عمر نفاذ و نه سال

شیخ ابو سہیل صعلوکی

کنیت ایشان ابو اسحاق است با سید الطائفة صحبت داشته اند شیخ ابو عبد الرحمن سلسله
گفته اند ایشان را گفتم مراد صیتی کن گفتند کاری کن که ازان پشیمان شوی وفات ایشان
در سال ستم صد و شصت و نه هجری بوده

حضرت شیخ ابراهیم بن ثابت

نام ایشان محمد بن عمر الحکیم است و اصل از ترند آباد مرغ می بودند مدینه محمد بن علی حکیم ترمذی اند

کہ کسی را بنو جمال و مال و زہد و سخاوت بحال وفات ایشان در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری بودہ

حضرت شیخ ابو القاسم المقرئ

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد المقرئ است برادر ابو عبد اللہ مقرئ انداز مشائخ خراسان بودند و باین عطا و حریری و ابو بکر بن ابی سعدان و ابو علی رودباری و ابو بکر ممشاد دینوری صحبت داشتہ اند وفات ایشان پنجشنبہ روز در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری واقع شدہ است

حضرت شیخ ابو بکر کلابادی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم بن یعقوب الکلابا دینجاری است کتاب تعرفت از تصانیف ایشان و بعضی از بزرگان گفتہ اند اگر تعرفت نبود ی تصوف دانستہ نشدی وفات ایشان در سنہ ۶۸۰ روز جمعہ نوزدہم جادی الاولی سال ستم صد و ہشتاد و بقول ہشتاد و چہار ہجری رومی دادہ

حضرت شیخ ابو ابی جہشی قدس سرہ

نام ایشان اقبال بودہ و لقب ایشان طاووس الحرمین گویند ہر گاہ بیرون رفتہ مقدسہ حضرت رسالت پناہ صلعم درآمدی و گفتی السلام علیک یا رسول التقلین جواب آمدی و علیک السلام یا طاووس الحرمین و ایشان غلامی بودند حبشی الاصل در وقت بندگی نیز بندگی حق سبحانہ و تعالی اشتغال تمام داشتند و ہمیشہ خواجہ ایشان سبکنت از من چیزی بخواہ میبخش نمی خواستند و روزی الحاج بسیار کرد گفتند اگر میخواہی براسے خدا مرا آزاد کن خواجہ گفت کہ من چندین سال است کہ ترا آزاد کردم در حقیقت تو خواجہ بودے و من بندہ پس خواجہ خود را وداع کردہ رومی بنہاد آوردند شخصت سال مجاور حرمین شریفین بودند و ہرگز از ہمکس چیز طلب نکردند ہر گاہ میخواستند از کسے سوال کنند با تقی آوردند میداد کہ شرم نمی دارے و کسی کہ بآن پیش ما سجدہ میکنی آزاد میشی غیر ما خواہ گردانے شیخ عمود شیخ ابو العباس بیدار ایشان فرمائی کردند وفات ایشان بیکمہ معظمہ است در سال ستم صد و ہشتاد و ہشت ہجری

حضرت شیخ احمد بن ابراہیم المسبوحی قدس سرہ

کنیت ایشان ابو علی است و از اجلہ متقدمان مشائخ بغداد بودند با شیخ سری سقطی صحبت

طاؤس المحرمین میخوانند شاکر و ابو الحسن مالکی اند و با ابراهیم شیبان کرمان شاهی صحبت داشته اند و بایشان نسبت درست میکردند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و چهار هجری بوده و قبر در کوه معصوم است

حضرت شیخ عبد الواحد بن علی السیاری

ایشان شاکر و خواهرزاده ابو العباس سیاری اند روزی صوفیان را دعوت کردند و آنها را به مشغول بودن یکی از ان میان بهو ابر شد و ناپدید گشت و هرگز پیدا نیامد سرای خود را بر صوفیان وقف کردند و درین کار صد و هفتاد و هشتاد و پنج هجری واقع شده

حضرت شیخ عبد الله برقی رحم

اسل ایشان از برق مضافات خوارزم است و در بخارا متوطن شده اند و در فقه و شعر و لغت و نحو و علم معرفت امام بودند وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و شش هجری رومی دوازده

حضرت شیخ ابو نصر سرای رح

نام ایشان عبد الله بن علی الطوسی است و لقب طاؤس الفقیر ادق صانیف بسیار دارند از جمله کتاب لمع است در علم تصوف مرید ابو محمد مرتضی اند و سر می سقط و سیل تستری را دیده بودند در شب زمستانی آتش میسوخت و در معارف سخن میرفت ایشان را هلهت پدید آمد و بریان آتش خدای را سجده کردند و رومی ایشان را از آتش آسیب ز رسید از ان سوال کردند گفتند کسیکه بدرگاه او آید رومی خود در نیمه باشد آتش رومی او را نتواند سوخت وفات ایشان در سال ستم صد و هفتاد و هشت هجری بوده و قبر ایشان در طوس است گفته اند هر جنازه که از پیش خاک من بگذرد ایند مغفور بود و یک بار من طوس بخانه ما را از پیش مرقد ایشان بگذرانند

حضرت شیخ ابو قاسم رازی قدس سره

نام ایشان جعفر بن احمد بن محمد است متوطن نیشابور بودند و با ابن عطاء محمد بن الحواری و ابو علی رودباری صحبت داشته اند مثل نخی گفته اند چهار چیز در ابو القاسم جمع است

حضرت خواجہ یحییٰ بن عمار الشیبانی قدس سرہ

اصل ایشان از سخاوت شیخ عبد اللہ خفیف را دیده بودند و شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری در ایام طفولیت ایشان را دیده اند و خواجہ یحییٰ فرموده اند کہ بعد از ما می ما عبد اللہ پشستند و لمحدان و بتدعان را برآه آوردیم شیخ الاسلام گفته اند کہ رسوم علم را بہرات خواجہ یحییٰ آورد و وفات ایشان در سال چار صد و دویست و ہجری بودہ

حضرت شیخ عثمان بن ابوعم و باقلائی

از بزرگان این قوم بودہ اند گویند کہ بیگاہ از خانہ خود بیرون نیامدند مگر برای نماز جمعہ و درختی چند از خرمادر خانہ داشتند کہ قوت ایشان از ان بود و وفات ایشان در ربیعال چہار صد و دو رکہ دادہ مدت عمر ششاد و چہار سال

حضرت شیخ ابوعلی دقاق

نام ایشان حسن بن محمد بن دقاق است مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی بودند و بسیاری از مشایخ را دریافته بودند استاد ابو القاسم قشیری دادا و شاگرد ایشان بودند روزی پیرے بہ مجلس ایشان در آمدہ نیست آنکہ از توکل چیزی پرسد و شیخ دستاری نیکو بر سر داشتند دل آن بہیران میل کرد گفت ایہا الاستاد توکل چہ باشد گفت آنکہ طمع از دستار مردم کوتاہ کنی و دستار را با و دادند وفات ایشان بہ نیشاپور بودہ در ماہ ذیقعدہ سال چار صد و پنج و یقوی چار صد و شش ہجری

حضرت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی

نام ایشان محمد بن حسین بن محمد بن موسی السلمی است صاحب تفسیر حقائق و طبقات مشایخ اند تصانیف ایشان بصد رسیدہ مرید شیخ ابو القاسم نصر آبادی مرید شیخ شبلی و شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ بعد از وفات سبیر ابو الفضل از دست شیخ ابو عبد الرحمن خرقة پوشیدہ اند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی کہ در نقبات الانس در ذکر بعضی از مشایخ آورده اند کہ فلان از طبقہ اولی است فلان از طبقہ ثانی از کتاب طبقات ایشان است وفات ایشان در ماہ شعبان چار صد و دو از دہ ہجری واقع شدہ

داشته اند گفته اند ایشان بایک پیر بن وردای و فطنی بی آیه زکوه و کوزه بردارن حج می کردند
و در تمام راه بغداد تا مکه معظمه بیوی سیله میگذرانیدند وفات ایشان در شعبان در سال صد
و هفتاد و شش هجری بوده و مدت عمر هشتاد و سه سال

حضرت شیخ ابوالحسن بن سمعون

نام ایشان محمد است و لقب ناطق بالحق و مشهور اند باین سمعون از مشایخ بغداد و معاصر شیخ
شبلی بودند این سمعون گفته اند هر سخنی که از ذکر خالی است لغو است و هر خاموشی که از فکر
خالی است سبوت و هر فکر که از عبرت خالی است لهوت و شیخ الاسلام گفته اند باین سمعون
نیک نیم چرا که حضری استاد مرامیر بنانید و هر که استاد در ار بنانید و قوا از ترنجی سگ به از تو بود
و ولادت ایشان در سال سته صد هجری بوده و وفات در جمعه پانزدهم ذیقعد یازدهم حرم در
سال سته صد و هشتاد و شش یا هفت هجری است و ایشان را در خانه که می بودند دفن
کردند بعد از سی و نه سال خواستند که گورستان نقل کنند کفن ایشان همچنان تازه بوده

حضرت شیخ ابوطالب ملی

نام ایشان محمد بن علی بن عطیه الحارثی است و منشاء مکه معظمه است مرید شیخ ابوالحسن بن
ابی عبداللہ احمد بن سالم البصری اند وفات ایشان در جمادی الاخره سال سته صد
هشتاد و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابوالسوسی قدس سره

نام ایشان محمد بن ابراهیم الصوفی السوسی است در شام متوطن بوده اند و صاحب خب ارق
و کرامات و وفات ایشان بدشتی در ماه ذی حجه سال سته صد و هشتاد و شش واقع شده

حضرت شیخ ابوالقاسم دینوری و عطا

نام ایشان عبدالصمد بن عمر دین اسحاق است در فقه و حدیث و زهد و ورع و مجاهد نفس
و صدق امام وقت خود بودند قوت ایشان از اجرت کوفتن ادویه عطاران بود وفات
ایشان روز شنبه بیست و چهارم ذی حجه سال سته صد و نود و هفت هجری واقع شد
و قبر نزد یک قبر امام احمد فضل است قدس سره

و خوارق و کرامات بسیار بعد از وفات از ایشان ظاهر گشته و میگرداند که ابو جی محمد ایشانند
 شهادت ایشان در سال چهارصد و نوزده هجری بوده و قبر در قبیله براج است و حج کشیری هر سال
 در روز عرس زیارت رفته ایشان معلمای بسیار از اطراف و اکناف هندوستان جمع می شوند و
 نذر و نیاز بسیاری برند

حضرت شیخ الاسلام سیاه قدس سره

اینکه ایشان در روز وفات شیخ الاسلام العباس قصاب و احمد نصر معاصر بودند و به استاد ابوعلی توفیق
 صحبت داشته اند در ابتدای دهقانی میگردند سی سال روزه داشتند چنانچه کسی مطلع نه شد
 شخصی بایشان گفت بیکس باشد که عیب خلق داند گفتند باشد گفت پس الله تعالی اساتر العیوب
 نبود شیخ گفتند خوش را از من بپوش فی الحال آن مرد اس گرد و جامه او پاره شد و برهنه
 گشت تفرع و زاری نمودند تا دعا کردند آخر بحال خود باز آمد وفات ایشان بی مرد در شعبان
 سال چهارصد و بیست و چهار هجری بوده

حضرت شیخ الاسلام بن شه مارگازرونی

نام ایشان ابراهیم و اصل ایشان از فارس است و انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوعلی بن
 بن محمد الفیروز آبادی الاکار است و ابو حسین جعفر را دیده اند و در حدیث گفته بودند معاصر بودند
 با صاحب کشف المحجوب لیکن ملاقات واقع نشده یکی از وزرا بنام شیخ ارادت تمام داشت هر چند عهد
 کرد شیخ از و چیزی قبول نکردند بنیام شیخ فرستاد که چون چیزی قبول نمی کنی از برای تو چند بنده را
 آزاد کردم و ثواب آنرا بفرستیدم شیخ فرمودند که بنیام بمن رسیده و مشکرتی کوئی تو آزاد کردم
 لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست مذہب من بنده گردانیدن آزادانست بهرمانی
 و احسان وفات ایشان در ذیقعد سال چهارصد و بیست و شش هجری بوده

حضرت شیخ ابو منصور محمد الانصاری قدس سره

پیر شیخ الاسلام خواجه عبداللہ انصاری اند و مرید شریف حمزه عقیل و حدیث ابوالمظفر ترمذی
 کرده بودند شیخ الاسلام گفته اند که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که در همه عالم بگشتی چون پر خود
 ندیدی و هم گفته اند که هتاد و چند سال علم آموختم و نوشتم و رنج بردم در اعتقاد و آئین

حضرت شیخ ابو سعید مالینی

نام ایشان احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر است و اصل از مالین و آن موضعی است از توابع
هرات از بزرگان این قوم اند و در حدیث ثقه بودند و کثافت عالم را سیر نموده اند و بیهوش
بسیاری از شیایخ رسیده اند و وفات ایشان در صفر شوال سال چهار صد و دوازده هجری بوده است

حضرت شیخ ابو الحسین بن جعفر همدانی

نام ایشان علی است شاگرد کوفی و جعفر عذبی اند از شیایخ خرم بودند و ایشان را کتابی است
متبر بهجه الاسرار نام که در آن خوارق و احوال حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر حلی نوشته اند
وفات ایشان در سال چهار صد و چهار هجری بوده

حضرت شیخ عبداللہ طاقی

نام ایشان محمد بن فضیل بن الطاقی سجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران جیرفی و از
استادان و پیران شیخ الاسلام اند و وفات ایشان در غره ماه سال چهار صد و شانزده
هجری است و قبر در هرات واقع است

حضرت شیخ ابو عبد اللہ داستانی

نام ایشان محمد بن علی داستانی و لقب شیخ المشایخ نسبت ارادت ایشان به واسطه
شیخ عمر بظامی که برادر زاده و مرید حضرت سلطان بایزید بظامی اند میرسد و از اقربان
شیخ ابوالحسن خرقانی اند و وفات ایشان در ماه رجب سال چهار صد و هفده هجری است
و مدت عمر پنجاه و نه سال

حضرت شیخ ابو منصور صفهانی قدس سره

از کبار مشایخ زمان و بزرگان صوفیه بودند و وفات ایشان در ماه رمضان سال چهار
صد و هزده هجری بوده

شیخ سالار مسعود غازی قدس سره

شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که از سرداران و غازیان لشکر سلطان محمود غزنوی اند
در اوائل اسلام در هندوستانی فتوحات بسیار نموده بدرجه شهادت رسیده اند

خدمت درگاه زقنه به علت توانائی و شفا بهم توفیق یار ب توبه فضل خویش بتان دیده و از حضرت شیخ پرسیدند که تصوف چیست فرمودند آنچه در سرداری بهائی و آنچه در کف داری بهائی و از آنچه بر تو آید سخنی و بایشان گفتند که فلان کس بر روی آب میرود و فرمودند سهل است بزغنی و صغوه بزیر آب ببارود گفتند فلان کس در هوا میرود گفتند زغنی و گسی نیز در هوای پر گفتند فلان در یک لحظه از شهری بشهری میرود گفتند شیطان در یک نفس از مشرق بمنرب میرود این چنین چیزها را بس قیمتی نیست مردانست که در میان خلق نشیند و دوست کند و زن خواهد و با مردم در آمیزد و یک لحظه از خدای خود غافل نباشد و لادت حضرت شیخ رون یکشنبه غه محرم سال سه صد و پنجاه و هفت وفات ایشان در شب جمعه چهارم شعبان سال چهار صد و چهل و هجری و مدت عمر شریف ایشان هزار ماه است حضرت شیخ وصیت کرده بود که این ابیات را پیش جنازه بخوانید ابیات خوب تر اندر جهان از آنچه بود کار به دوست بردوست رفت یار یار به آن همه اندوه بود این همه شادی به آن همه گفتار بود این همه کردار به وقبر در منته است

حضرت شیخ عمود قدس سره

کنیت ایشان ابو اسماعیل است و نام احمد بن محمد بن حمزه صوفی شیخ ابو العباس نهادندی لقب ایشان عمود کرده مشایخ بسیاری را خدمت کرده بودند و با شیخ الاسلام صحبت داشتند و کمال یگانگی در میان یکدیگر بوده وفات ایشان در رجب سال چهار صد و چهل و یک هجری است و مدت عمر فرمود و سال و قبر و رگه گاه هرات است نزدیک مسجد جامع

حضرت شیخ ابو عبد الله ما کرم الله

نام ایشان علی محمد بن عبد الله است و معروف باین بابیه در جوانی شیخ ابو عبد الله خفیه دیده اند و با استاد ابو القاسم قشیری و شیخ ابو سعید و شیخ ابو العباس نهادندی ملاقات کرده بودند وفات ایشان در شهر از سال چهار صد و چهل و دو هجری است

حضرت شیخ ابو الحسن بروری رحمه الله

نام ایشان علی بن محمود بن ابراهیم است از کبار مشایخ وقت بودند مرید شیخ ابو الحسن خضری اند

از پدر خود آموخته بود و وفات ایشان در راه شبان سال چهار صد و سی و هجری بوده و قبر ایشان در بلخ نزدیک قبر شریف حمزه عقیله است

حضرت شیخ ابوسعید بن ابوالخدیج قدس سره

نام ایشان فصل الله است و اصل از مهران خراسان سلطان وقت و سرور اهل طریقت و پیشوا
 زمره حقیقت بودند و صاحب علوم ظاهر و باطن و مشرف القلوب و همه اهل آن زمان منخر ایشان بودند
 نسبت ارادت ایشان به شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی است و ایشان مرید ابوالنضر سرلیج
 و ایشان مرید ابوجعفر نقاش و ایشان مرید سید الطائفة حضرت شیخ جنید بغدادی و بعد از قوت
 پیر ابوالفضل حرقه از شیخ عبدالرحمن سلمی پوشیده اند و بجهت حل بعضی مشکلات یکسال با شیخ
 ابوالعباس قصاب آملی بودند و گویند شبی شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمدند چون فصد کرده
 بودند رگ کشاده شد و بود شیخ ابوسعید از آن حال خبردار شدند از زاویه خود پیش شیخ
 رفتند و دست ایشان را شسته به بستند و جامه را فرو و آورده جامه خود پیش ایشان داشتند
 شیخ گرفته پوشیدند و شیخ ابوسعید جامه را شسته و خشک کرده پیش شیخ آوردند شیخ
 اشارت کردند که پوش شیخ ابوسعید پوشیده بزاویه خود رفتند چون با داد اصحاب حاضر
 شدند جامه شیخ ابوالعباس را در بر شیخ ابوسعید و جامه شیخ ابوسعید را در بر شیخ ابوالعباس
 دیده متعجب شدند شیخ ابوالعباس فرمودند دو شل تار هارفت و همه نصیب این جوان بنگ
 گشت مبارکش باد و حضرت شیخ ابوسعید را اشعار نیکو در تصوف بسیار است و این از آن جمله
 است رباعی جسم هم اشک گشت و چشمم بگریست به در عشق تو بی چشمم هم باید زریست به
 از من اثر می نماند این عشق از چیست به چون من همه معشوق شدم عاشق کیست به در راه گمانی
 نه کفر است و نه دین به یک گام از خود بدون نه در راه به بین به ای جان جهان تو راه اسلام
 گزین به باارسیه نشین و باخود نه نشین به تار و سه ترا بدیدم اے شیخ طراز
 فی کار کنم نه روزه دارم نه نماز به چون با تو بوم مجاز من جمله نماز به چون بی تو بوم
 نماز من جمله مجاز به و این رباعی نیز از حضرت ایشان است بهجت تب محراب است
 که بر کاغذ نوشته چربند در باغی ای در صفت ذات تو حیران که و همه به در جمله جان

سظم و متبرک نفلس رنج مسکون و درین شهر بهم میرسد و امروز مجمع اولیا و صلحا و علما و فضلا است و مزارات متبرک که بسیار دارد و از مردم صحیح العقول شنیده شد در یک محله طلا که از محلات این شهر است قریب به نسی هزار حافظ قرآن مجید از مردوزن و ضعیف و کبیر پیش از دوابی که درین شهر شده بوده اند و اکنون نیز در آن محله حافظ بسیار اند و فوات ایشان در سال چهارصد و سیصد و شصت و بقولی شصت و چهار هجری بوده و قبر در میان شهر لاهور مغربی قلعه واقع شده و خلعتی انبوه بر جمعه به زیارت آن روضه منوره شرف میگردند و مشهور است که هر که پهل شب جمعه یا چهل روز بهیم طواف روضه شریفه ایشان بکند هر حاجتی که داشته باشد بمصوب می انجامد فقیر نیز به زیارت روضه منوره ایشان و والدین و فال ایشان شرف گفته

حضرت شیخ ابوالقاسم شیرازی قدس سره

نام ایشان عبدالعزیز بن هوزن القشیریست از شاخ خزاسه و رساله قشیری و تفسیر طائفت الاشارات از تصانیف ایشان است مرید و داماد شیخ ابوعلی دقاق و استاد شیخ ابوعلی فاریز اند و صاحب کشف کجوب گفته است که امام قشیری را از ابتدا اے مالش پرسیدم گفت وقتی مرگ می بایست از بهر روزن خانه هرنگ که میگرفتم موم میشد می انداختم و فوات ایشان در رجب آخر سال چهارصد و شصت و پنج هجری بوده

شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سره

کنیت ایشان ابواسمعیل است و نام پدر ایشان ابو منصور محمد الانصاری و لقب شیخ الاسلام و هر جا که در نفحات الانس و این کتاب شیخ الاسلام مطلق مذکور شده مراد ایشانند مرید پدر خود اند و اصل ایشان از بهرات است و از فرزندان ابومنصورست انصاری ابن ابویوب انصاری که صاحب رعل رسول صلعم بوده اند دست انصاری در زمان خلافت حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ با حق ابن قیس بخراسان آمده و در بهرات ساکن شدند شیخ الاسلام از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در زمانه خود بگانه بوده اند فرمودند که اول مراد در بیرستان زنی کردند چون چهار ساله شدم مرا در بیرستان بالینی کردند چون نه ساله شدم الما نو شتم از قاضی بانصور و از

باشیخ عبدالرحمن سلمی صحبت داشته اند و ایشان فرموده اند که با هزار شیخ صحبت داشته ام و از هر یک حکایتی یاد دارم ربطاً روزی بایشان منسوب است که برای پیرو خود ابو الحسن حضری بنا کرده بودند وفات ایشان در رمضان سال چهارصد و پنجاه و یک هجری روی داده و مدت عمر شتاد و پنج سال است

حضرت شیخ پیر علی جویری قدس سره

کنیت ایشان ابوالحسن است و له پدر عثمان ابن ابی علی الجلالی النفری و ایشان صاحب بودند چنانچه درین باب میفرمایند که شیخ من جنیدی مذہب بودند و میگفت که سکر باز نگاه کو در آن است و صحیفه گاه مردان و منکه علی بن عثمان الجلالی ام بر موافقت شیخ خودم که کمال حال صاحب سکر باشد و کمترین درجه اندر صحوا از رویت باز ماند که بشریت بود پس صحوی که آفت نماید بهتر از سکر است که مین آن آنست بود و مرید شیخ ابو الفضل بن حسن انصاری و ایشان مرید شیخ و ایشان مرید شیخ شبلی اند و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ ابوسعید ابو الخیر و شیخ ابو القاسم قشیری و بیماری از مشایخ را دیده اند و حنفی مذہب بوده و اصل ایشان از غزنین است و جلاب همجویر دو محل است از محلات شهر از غزنین است که انتقال کرده اند از یکی بدیگری و قبر والد بزرگوار ایشان در غزنین است و مسجدی که خود ساخته بودند محراب آن نسبت بمسجد دیگر اهل بدست جنوبست گویند علای آفتاب درین باب اعتراض کردند روزی همه راجع نموده خود امام شده در آن مسجد نماز گذاردند و بعد از نماز بمحضران گفتند که نگاه کنید که کعبه کدام سمت است حجابها از میان برخاست و کعبه مجازی نمود و از گشت و قبر ایشان موافق مسجد ایشان است و قبر والد ماجده نیز در غزنین است متصل تلج الاولیاء که خال پیر علی جویری اند و خانواده ایشان خانواده زهد و تقوی بوده و حضرت پیر علی جویری را تصانیف بسیار است آقا کشف المحجوب مشهور و معروف است و پنجکس را بران سخن نیست و مرشدی است کمال در کتب تصوف بخوبی آن در زبان فارسی کتابی تصنیف نموده و خوارق و کرامات زیاده از حد و نهایت و بارها بر قدم تجرید و توکل سفر کرده اند و بعد از سیاحتی بسیار در دراز سلطنت لاهور رسیده اقامت در زیند اهل آن دیار همه مرید و متقدا و گشتند و لاهور شهرت است

مثل تفسیر یا قوت التاویل که جمیل مجلد است و احیاء العلوم و جواهر القرآن و بیسیار سعادت
و غیر هم و برادر امام احمد غزالی اندگویند چون کتاب منحول تصنیف کرده پیش حضرت امام الحرمین
که استاد ایشان بودند بر ذمه امام الحرمین گفتند تو زنده در گور کردی یعنی این کتاب تو
مصنفات مرا پوشید و لادت ایشان در سال چهارصد و پنجاه و فات در چهارصد و هشتاد و هشت
جمادی الاخری سال پانصد و پنج هجری و مدت عمر شریف پنجاه و چهار سال و
قبر در بغداد است :

حضرت شیخ ابوالحسن خرمی

نام ایشان احمد بن جعفر است بابیاری از مشایخ صحبت داشته اند و صاحب مقامات بلند
و کرامات ارجمند بوده اند گویند در سالی که ایشان کنج نمی رفتند نیز ایشان را مردم
در عرفات می دیدند فات ایشان در سال پانصد و هشت هجری ردی داده است :

حضرت حکیم سنائی غزوی رحمه الله

کنیت ایشان و نام ابو احمد محمد و دین آدم است از کبرای شعرای صوفیه و مرید خواجہ یوسف
همدانی اند و بابر شیخ رضی الدین علی لالا ابنای عسم اند چون در حدیقه حکیم بعضی ابیات
نامعقول و الحاقی است و از استماع آن در دل این فقیر انخاری بهم رسیده بود روز یک
بغزنین داخل میشد بخود قرار داده بود که بزیرت جمیع اکابر آبخامش رفت گردد الا حکیم همان
شب پیش از آنکه داخل شود بخواب دید که در زیارت مزارات مشایخ غزنین است و ملاحظه
میگوید که این قبر حکیم سنائی است چون آبخامش رسید قبری از سنگ سفید دید که بر آن نوشته اند
هذا قبر حکیم سنائی و درین شبهه دارد که سنی نیز نوشته بود دیا نه چون چنین مشاهده شد فهمیده که
اشارات بآنست که حکیم سنی اند چون صباح آن زیارت کرد همان قبر به سنگ سفید برداشتی که در
خواب دیده بوده مشاهده نمود و یقین شد که آن ابیات الحاقی بد هندیان مبتدع است
و فات ایشان در سال بسبت و پنج هجری است و همین تاریخ بر قبر ایشان نوشته اند

حضرت شیخ ابو عبد الله جوینی قدس سره

نام ایشان محمد بن حمویه است از جمله مشایخ خراسانند و از اصحاب شیخ ابوالحسن بستی و بلعلوم

چار روزی و چهار ده ساله بودم مرا به مجلس به نشاندند و من در دبیرستان ادب خرد بودم که شعر عربی سیکتم چنانچه دیگران حسدی بردند و اشعار ایشان از شش هزار بیت عربی بیش است و گفته اند یک لک بیت اشعار عرب یاد دارم و گفته اند که من سه صد هزار حدیث یاد دارم با هزار هزار اسناد و گفته اند که به یکس بر دوزگار من آن نکرده که من اگر دست بر اندام خود نهادم می گفتند این حبیبیت آن را حدیثی داشتم و گفته اند من از سه صد تن حدیث نوشته ام همه سنی بوده اند و صاحب حدیث فرموده اند که قاضی ابراهیم باخرزی مرا گفت الله تعالی را بخواب دیدم گفتم خداوند اینده کی بتو رسد گفت انگاه که او را پنج مانع نماند که او را از من باز دارد ولادت ایشان روز جمعه وقت غروب آفتاب ماه شعبان در فصل بهار سال سه صد و نود و شش هجری وفات ایشان در نهم ربیع الآخر سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر شریف ایشان هشتاد و پنج سال و قبر در گاذرگاه هرات است

حضرت شیخ ابوالحسن بنجار رحمه الله

از بزرگان مشایخ بوده اند و در دگرگی میکردند و در قندز می بودند بدوشی که ایشان را کسی نمی شناخت وفات ایشان روز جمعه دوم ماه ذی حجه سال چهار صد و هشتاد و یک هجری بوده و مدت عمر هشتاد و چهار سال

حضرت شیخ ابونصر الرومی النخاجی بادی رحمه الله

نام ایشان محمد بن احمد بن ابی جعفر است و اصل از کرمانست گویند سه صد پیر اخلاصت کرده و صحبت دارن خضر بودند علیه السلام و در حریم دینیت المقدس و غیره ریاضتها کشیده اند وفات ایشان در سال پانصد هجری بوده و قبر در نخاچه بافاست و مدت عمر یکصد و بیست و چهار سال

حجة الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی الطوسی

کنیت ایشان ابو حامد است و لقب زین الدین اصل ایشان از طوس بوده و دانشا و ایشان در تصوف شیخ ابو علی فارندی است جامع بودند در علوم ظاهری و باطنی و در وقت خود اعلیٰ العلماء و مجتهد بودند در مذاهب امام شافعی رحمه الله و صاحب تصانیف بسیار

که از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه بایشان رسیده بود و در آن طاعت میکردند و امور گشتند که آن خرقة را بحضرت شیخ جام رسانند فرزند خود شیخ ابوطاهر را وصیت کردند که بعد از وفات بیچند سال جوانی نوخا بلند بالای و از شوق چشم احمد نام بخانقاه تو در آید و تو در میان باران نشسته باشی البته آن خرقة را با و بده بعد از وفات حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر شیخ ابوطاهر بخواب دیدند که والد ایشان با جمعی از یاران تعبیل می روند و پرسیدند یا شیخ چه تعبیل است فرمودند تو نیز برو که قلب اولیا میرسد چون روز دیگر شیخ ابوطاهر در خانقاه خود نشسته بودند جوانی به آن صفت که شیخ فرموده بودند درآمد شیخ ابوطاهر در حال دریافتن اعزاز و اکرام تمام نمودند اما چنانچه مقتضای بشریت است تفکر گشتند که خرقة پدر را چون از دست بدیم حضرت شیخ جام گفتند ای خواهر در امانت خیانت روانها شد شیخ ابوطاهر را وقت خوش است برخاسته آن خرقة را بدست خویش بحضرت شیخ جام پوشانیدند گویند که آن خرقة را بستن دهن از مشایخ پوشیده بودند آخر بحضرت شیخ خواله شد و نه از آن کس ندانست که آن خرقة چه شد ایشان با شیخ ابوطاهر گرد صحبت داشته اند خواهر مودود چشمی را نسبت ارادت بخدمت حضرت شیخ بوده از حضرت شیخ پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم و بشنید ایشان دیده از بیکس مثل این حالات که از شما ظاهر میشود و نه شده فرمودند که مادر وقت ریاضت هر ریاضتی که دانستم که اولیای خدا کرده اند بجا آوردم و بر آن مزید نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه بخواهد ایشان داده بود یکبار به احمد داد و ولادت ایشان در سال چهار صد و چهل و یک هجری و وفات در سال پانصد و سی و شش هجری بود و مدت عمر شریف نود و پنج سال و قریب موضع خبر و بجا آمد

حضرت شیخ ابوالعباس بن عریف

هم ایشان احمد بن محمد الصنهاجی اندلسی است جامع بود در میان علوم ظاهری و باطنی چون میدان و مقتضای ایشان بسیار شدند سلطان وقت را براسه در دل پدید آمد ایشان را بکنور طلب داشت و در مراکش رحلت نمودند سال پانصد و سی و

ظاهر و باطن اگر استه بودند وفات ایشان در سال پانصد و سی و هجری بوده و مدت عمرش را
فردسال

ت عین القضاة همدانی قدس سره

نام و کنیت ایشان ابو الفضل عبد الله بن محمد المیاخی است و لقب عین القضاة و اصل
ایشان از همدان است و بابشخ محمد بن حمویه و امام احمد غزالی محبت داشته و خوارق و
کرامات عجیبه مثل احواء و امات بسیار از ایشان بظهور رسیده و فضائل و کمالات از
تصانیف عربی و فارسی ایشان ظاهر است وفات ایشان در سال پانصد و سی
و سه هجری بوده

حضرت حجة الانام شیخ الاسلام حضرت شیخ احمد جام قدس الله سره

کنیت ایشان قدوه امام ابو نصر است و نام پدر ایشان ابوالحسن و اصل ایشان از قم
ناشئ که از قول ابی جام است قطب و غوث وقت مقتدای اهل طریقت و راهنمای سالکان
حقیقت و یگانه زمانه خود بودند و از فرزندان حریر بن عبد الله النجلی اند که ایشان را حضرت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه یوسف این است نام کرده بودند و حضرت شیخ از می
بودند و در سست و دوسالگی توخیق یافته بکوه رفتند و بعد از هیزده سال ریاضت و چهل سالگی
ایشان را میان خلق فرستادند و ابو اب علم لدنی برایشان کشاده گشت زیاده از سه صد کاغذ
در علم توخید و معرفت و علم سر و حکمت تصنیف کرده اند که بیخ عالم و حکیم بران اعتراض نکرده است
و این تصانیف همه آیات و احادیث موید و موافق است و اشعار عالی در تصوف نیز
دارند و چهل و دو فرزند حق سبحانه و تعالی بحضرت شیخ کرامت فرموده بود سی و نه پسر و سه
دختر و والده اکبر بادشاه که جد و الا ماجد این فقیر انداز اولاد حضرت شیخ بودند و بعد از وفات
چهارده پسر و سه دختر ماند و این چهارده پسر همه عالم و کامل و صاحب تصانیف و کرامات
بوده اند و در شصت و دوسالگی می فرمودند که تا حال صد و هشتاد هزار مرد بر دست من توبه
کرده اند و شیخ طبر الدین عیسی که از فرزندان ایشانند در کتاب رموز الحقائق آورده
که تا آخر عمر بر دست پدرم ششصد هزار کس توبه کرده اند و شیخ ابوسعید ابو الخیر خرقه داشتند

عبد القادر باز و برآمد باز تلج العارفین بیرون کردند غوث اعظم امر نمودند باز آنحضرت در آن
مرتبه سوم تاج العارفین از منبر فرود آمده اند شیخ عبدالقادر را در کنار گرفتند میان دو چشم
ایشان بوسه دادند و حاضران مجلس را گفتند برخیزید و تعظیم کنید که این دلی خدای است
و گفتند ای اهل بغداد امر اخراج او را از برهانست او کردم بلکه از برای آنکه شما و ابشاسید
بغزت بهبود که بر سر او فوری می بینیم که شعاع از مشرق و مغرب گزشت است بعد از آن فرمودند
ای شیخ عبدالقادر امروز وقت ماست و درین نزدیکی وقت خواهد شد خردس هر کی با
کند و خاموش گردد و دیگر خردس تو که تا قیامت در بانگ خواهد بود دست آنحضرت را گرفته
گفتند ای شیخ عبدالقادر مرا وقتی خواهد بود چون آن وقت بیاید مرا یا دکنی و سجاده و بیهان
و تسبیح و کاس و عصای خود شیخ عبدالقادر دادند شیخ عمر نیز از گفته تسبیح که شیخ تاج العارفین
ابنوث الثقلین داده بودند چون آنرا بر زمین می نهادند یگان یگان و آن خود می گشت و آن کاس
را چون کسی میخواست که بدست گیرد خود می جست و بدست آن شخص می آمد وفات ایشان
بعد از پانصد هجری بوده و قبر در موضع طلینا که از مضافات بغداد است واقع شده
و مدت عمر هشتاد و سه سال و هجده روز است

حضرت شیخ عدی ابن مسافر الشامی النکابری قدس سره

با حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه و شیخ جاد دیاس که پیر حضرت
غوث الثقلین و با شیخ عقل سخی صحبت داشته اند کرامات و خوارق عالیه از ایشان ظهور
آمده و چون در شام خلق بر ایشان جمع شدند از انجا بکلیل مکاره که از توابع موصل است
زادیه بنا کرده عزالت گزیدند و مردم آن دیار همه مرید و متقد گشتند و حضرت غوث الثقلین
شیخ عبدالقادر رضی الله عنه فرمودند اول بار که بقدم تجرید از بغداد عزیمت حج کردم
جوان بودم تنها میرفتم شیخ عدی بن مسافر پیش آمد و نیز جوان بود پرسید
کجا میردی گفتم بکه گفتم سیل صحبت داری گفتم من بر قدم تجریدم گفتم من
نیز بر قدم تجریدم با هم روانه شدیم روزی دیدم که جاریه جمشیه رحما الله پیدا شد
بر قمی بر سر پیش من بایستاده و تیز تیز در روی من نگر است پس گفتم ای جوان از کجائی

شیخ عبدالسلام بن عبدالرحمن بن ابی الرجال تخمی الکلبی
 کنیت ایشان ابو الحکیم است کتب علوم صوری و معنوی نموده بودند و کتاب تسبیح اسکندر
 از مولات ایشان است وفات ایشان در سال پانصد و سی و شش هجری بوده و قبر در
 مراکش برابر قبر شیخ ابو العباس بن عریف است

حضرت شیخ ابوالیمان بن محفوظ القرطبی

معروف اند باین نحواری صاحب مقامات و حالات علییه و در علم ظاهر و باطن کامل بودند
 و مرید بسیار داشتند وفات ایشان در سال پانصد و پنجاه و یک هجری بوده

حضرت شیخ الشیوخ عبدالادل بن شعیب السجری الهردی قدس سره

کنیت ایشان ابو الوقت است مقبول خواص و عام و جامع ظاهر و باطن بوده اند و در حدیث
 شاگرد جمال الاسلام داود ذی اندک صحبت حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری
 رسیده اند و از خراسان به بغداد رفتند و عمر بسیار یافتند ولادت ایشان در ماه ذیقعد سال
 چهارصد و پنجاه و شصت وفات در رباط فقیر روز نبداد و ذیقعد سال پانصد و پنجاه و سه هجری
 بوده و قبر ایشان در شونیزه متصل بغداد متصل قبر شیخ رویم است و حضرت قطب بانی
 محبوب سجانی غوث الفلین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ امامت نماز جنازه
 ایشان کردند

حضرت تاج العارفین ابوالوقا قدس سره

امام ایشان کاکیش است از کبار ریشاخ و بزرگان این قوم و قدوه اولیاء المل و مرید شیخ
 شنبکه اند و در ارشاد طالبان آیتیه بودند شیخ علی بیگی و شیخ بقای بن بطو و شیخ عبدالرحمن
 طغونجی و شیخ مطرب البارزانی و شیخ اجد کردی و شیخ جاکر و شیخ احمد بن نعلی از مریدان ایشان
 اند نقل است از شیخ علی بیگی و شیخ اجد کردی رحما اللہ کہ روزی شیخ تاج العارفین بالا
 منبر در خطا بودند کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ در مجلس ایشان حاضر شدند
 و در میان ایام بغداد آمده بودند و آوردن جوانی ایشان بوده شیخ تاج العارفین قطع
 کلام کردند و گفتند این جوان را از مجلس بیرون برید و بچنان کردند باز در وعظ شدند شیخ

تشیخ سیدی احمد بن ابوالحسن الزرقاعی قدس سره

از اولاد اجداد حضرت امام موسی کاظم اند و نسبت خرقه ایشان بیوچ واسطه حضرت شیخ سبلی
 میرسد حضرت غوث الثقلین را دیده اند و در ایام عبیده بطالح سکونت داشتند صاحب
 کشف و کرامات و مقامات طویه و بسیار بزرگ و شافعی مذهب بودند ابوالحسن علی که خواهرزاده
 ایشانند گفتند روزی بر در خلوت ایشان نشسته بودم که آواز کسی شنیدم چون نظر کردم
 پیش خال من شخص نشسته بود که آن را هرگز ندیده بودم ساعتی با هم سخن گفتند پس
 آن شخص از روزی که در دیوار حضرت شیخ بود بیرون آمد و چون برق در هوا بگذشت
 پیش سیدی در آمد و می پرسیدم که این مرد که بود فرمودند او را دیدی گفتیم دیدم
 گفتند اد کسی است که خدای تعالی بحر محیط را بوی محافظت میکند و یکی از رجال اربعه
 است سه روز است که مجبور شده است تا خبر ندارد گفتیم یا سیدی ای سبب مجبوری
 چیست گفتند در یکی از جزایر محیط مقیم است آنجا سه شبان روز متصل باران بارید
 بخاطر او گذشت که کاش این باران در آبادانی می بارید بعد از آن استغفار کرد و بسبب
 این اعتراض مجبور شد من گفتیم یا سیدی او را مجبوری خبردار ساختی گفتند نه شرم دانستم
 گفتیم اگر فرامی من او را خبر دار کنم گفتند نیکنی گفتیم آری گفتند سر بر گریبان خود فروکش چنان
 کردم آوازی بگو ششم رسید که یا علی سر بر آ سر بر آوردم خود را در یکی از جزایر بحر محیط دیدم
 حیران شدم بر خاستم و اندو گین بر ختم و آن مرد را دیدم و بر و سلام کردم و آن قصه را
 بگفتم سوگند بمن داد که هر چه ترا بگویم چنان کن قبول کردم و گفت خرقه مراد را گردن من
 و برابر روی در زمین میکش و منادی میکن که این ست سزای کیسکه برخدا اے تعالی
 اعتراض کند خرقه در گردن او کردم خواستم که بکشم باقی آواز داد که ای علی گذار که ملاک
 آسمان بر اے او بزاری در آمده اند و گریان شده اند خدا اے تعالی از او شنود گشت
 بعد از شنیدن آن آواز بنحو دشدم و چون بنحو باز آمدم خود را پیش خال خود دیدم
 دانستند انستم که چون آمدم و چون رستم روزی در مجلس شیخ احمد زرقاعی سنا حضرت
 شیخ عبدالقادر رضی الله عنه مذکور می شد شخصی بطریق انکار گفت بس کن سیدی بجانب او

گفتم از عجم گفست امروز مرا در سرخ انگندی گفتم چه آنست باین خطه در بلاد حبشه بودم
 مرا مشاهده افتاد که خدای تبارک و تعالی بر دل تو تجلی کرد و عطا فرمود ترا آنچه عطا نموده و مثل آن غیر
 ترا از آنها که من دانم خواستم که ترا بهینم و بشناسم و گفست امروز در صحبت شما ام و در شب با شما افطار
 خواهیم کرد و روان شد او در یک طرف دادی میرفت و مالک طرف و چون شب شد طبقه از هوا
 فرود آمد بر آن شش نشان با سر که در بنیری آن جاریه گفت حکم خدای را که اگر ام کرد مرا و همان
 مرا هر شب دو نان فرود می آمد و مشب برای هر یک دو نان بعد از آن سه ابرق آب فرود آمد
 بیا شما میدیم در لذت و علاوت به آبهای زمین مانند نبود پس همان شب آن جاریه از ما جدا شد
 و برفت چون بکه رسیدیم شیخ حدید اورطوان تجلی واقع شد و بخود دینا و چنانکه بعضی می گفتند
 که به مرد ناگاه دیدم که آن جاریه پیش سر او ایستاده است و میگوید زنده گردانا و ترا آنکس که
 میرا دیده بعد از آن در طواف مرا تجلی واقع شد و از باطن خود خطاب می شنیدم و در آخر
 آن با من گفتند که ای عبد القادر تجربه را بگذارد و تفرید تو میند را لازم دارد و براس
 نفع مردم بنشین که ما را بندهای خدا هستند که میخواهم ایشان را بر تو بر دست تو بشارت
 قرب خود برسانیم ناگاه آن جاریه گفت ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است ترا که
 بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا آسمانها گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقامهای خود
 در توقیر مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند میدارند و بعد از آن جاریه برفت دیگر او را
 ندیدم وفات شیخ عدی در سال پانصد و پنجاه و هفت هجری بوده و قبر ایشان در جیل
 بنکاریه است

حضرت شیخ ماجد کریمی رحمه الله

مرید شیخ تاج العارفین ابو الوفا اند صاحب کشف و کرامات بودند جمع کثیری از ایشان بهر
 مند شدند و از معتقدان حضرت غوث الثقلین بودند و زری شخصی بخدمت شیخ ماجد
 آمد گفت اراده که معظمه دارم بر قدم تجرید شیخ کوزه خود را با عطا نموده فرمودند هرگاه
 تشنه شوی آب شیرین و هرگاه گرسنه گردی تلقان با شکر آیمه ازین کوزه پدید آید و فایده
 ایشان در سال پانصد و هشت و یک هجری بوده و قبر در بسیل حرمین است

وفات ایشان در سال پانصد و هشتاد و هفت هجری و مدت عمر شریف سی و هفت و یاسی و شش سال بود

حضرت ریخجاگیر قدس ۳۰

اصل ایشان از کردستان است و متوطن نواحی سامره بودند شیخ تاج العارفین ابو الوفا طایفه خود را بدست شیخ علی بن ابی بخت ایشان فرستاده بودند و تکلیف حضور نه کردند و گفتند که من از خدای تعالی درخواستم که جاگیر را از جمله مریدان من گردانند خدای عز و جل او را بمن بخشید حضرت غوث الثقلین را دریافته بودند و صاحب کرامات عالییه بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری و قبر در نواحی سامره است

شیخ عبدالرحیم مغربی قدس سره

کنیت ایشان ابو محمد و اصل از مغرب زمین است از سادات حسنی و اعیان مشایخ مضر و صاحب کرامات و مقامات علییه بودند و زوی شیخ طهارت میکردند شخصی بنده مست ایشان آمده التماس نمود که شیخ به آبی که طهارت نموده بودند اشارت کردند و از آن آب بخورد و حالیکه از و سبب شده بود باز یافت و ایشان میفرمودند که شیخ عبدالقادر از اعیان دنیا و اوتان وجود است وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده است و مدت عمر هفتاد سال و قبر در موضع قنی واقع شده که از توابع کربلاست

حضرت شیخ ابوعلی بن مسلم قدس سره

از کبار مشایخ عراق اند و صاحب تاریخ یا فنی نوشته که ایشان از جمله ابدالان بودند و در تجرید بحال داشتند همیشه مراقب و گریان می بودند وفات ایشان در سال پانصد و نود و هجری بوده و مدت عمر نود سال

حضرت شیخ نظام کنجی قدس سره

مولد ایشان کنه است و عالم بوده اند بعلوم ظاهر و باطن و از مریدان انجی فرخ ریحانی اند و عمر گرانمایه از اول تا آخر به قناعت و تقوی و عزت گذرانیده اند و صاحب کشف و کرامات بوده اند و از ملاقات سلاطین اجتناب داشته اند لکن سلاطین را بنده مست ایشان

به غضب نگاه کردند فی الحال آن شخص برودیدی فرمودند که اگر قدرت است که مناقب شیخ
عبد القادر تواند بیان کرد که بر تبه او تواند رسید او شخصی است که در یک جانب او دریای
شریعت و در یک جانب او دریای حقیقت است هر جا که میخواهد غوطه میزند و برادران و مردمان
خود را وصیت میکردند که چون به بغداد بروید پیش از شیخ عبد القادر کسی را نبینید چه در ایام حیات
و چه بعد از وفات که او از حق تعالی عهد گرفته است هر که بغداد و در آید و مرز یارت نکند
احوال او مصلوب گردد میفرمود که حسرت بر کسی که حضرت شیخ عبد القادر را ندیده وفات ایشان
روزی بخشنده و دوازدهم جمادی الاولی سال پانصد و نهداد و هشت هجری بوده و بعضی گفته
که در سماع از دنیا رفته اند و مدت عمر هشتاد سال تجاوز بود و قبر در قریه ام عبده بطالع
است

حضرت شیخ حیوة بن قیس الحارانی قدس سره

صاحب اوصاف جمیله و مقامات جلیله و از اجله اکابر و مرجع مشایخ کبار بودند و حضرت عوث
را در یافته شیخ ابو الحسن قریشی فرموده اند چهار کس میدانم از کبار مشایخ که در قبور خود تصرف
نیکند چنانچه ایا شیخ معروف کنی و سید محی الدین عبد القادر جیلی و شیخ معقل تمیمی و شیخ
حیوة حارانی قدس الله تعالی اسرار هم وفات ایشان در سلخ جمادی الآخر سال
پانصد و هشتاد و یک هجری بوده و قبر در موضع حران است

حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی المقتول رحمه الله

نام ایشان بجای بن حبش است و حکمت مشائیان و اخراقیان تحیر بودند بعضی از مشایخ ایشان
را منسوب بعلوم سیمیا و بعضی بخلل در عقیده و اعتقاد فلاسفه متهم میداشتند چون به طلب رسیدند
علما به قتل ایشان فتوی دادند و بعضی گویند در حبس نغمه کردند و بعضی گویند قتل و صلب کردند
و بعضی گویند بجز ساختن میان انواع قتل چون زیارت عادت داشتند اختیار کردند که
بگرسنگی بکشند و اهل طلب در شان ایشان مختلف بودند بعضی بالحا و وزندقه نسبت
میکردند و بعضی به کرامات و مقامات می ستودند و مولانا عبد الرحمن جامی
قدس سره فرمودند علم بر عقل غالب بود باید که عقل بر علم غالب باشد

حضرت شیخ ابواسحاق اعزب قدس سره

نام ایشان **ابو محمد** است و از **شیخ ابوالفتح** و صاحب **کرامات** و **کرامات** عالم جامع پان علوم ظاهری و باطنی و شافعی و مذهب بود و نهجست غلبه استغراق اکثر مراقب می نشستند گویند سال رو بجانب آسمان نه کردند اگر شیر می آمد و سر بر پای شیخ می مالید و ایشان میفرمود که شیخ عبد القادر رسید ما ست امام صدیقان و محب عارفان و قدوه ساکنان است و قات ایشان در سال شش صد و نه هجری بوده و قبر در بطالع است

حضرت شیخ ابوالحسن

کنیت ایشان **ابوالحسن** و نام **علی بن حمید الصعیدی** خوارق بسیار و کرامات بسیار از ایشان ظاهر شده به پدرا ایشان رنگریز بوده و میخواست که پسر نیز رنگریزی کند و ایشان را گران آمد و بخدمت صوفیه رفت و آمد داشتند و روزی پدرا ایشان آمده دید که جامه های مردم را رنگ نه کرده اند در غضب خند و در دوکان تنارهای بسیار بود و هر یکی رنگی چون غضب پدرا دیدند همه جامه ها را اگر در یک تنار نهادند غضب پدرا زیاد شد گفت جامه های مردم را ضائع کردی هر یک رنگی خواسته بودند تو همه را در یک رنگ کردی شیخ ابوالحسن دست در تنار کرده همه را به یکبار بیرون آوردند هر یکی را آن رنگ شده بود که صاحبش خواسته بود و چون پدرا آن بدید به سلوک راه صوفیه باز گذاشت و از رنگریزی منع و در داشت و قات ایشان در پانزدهم شعبان سال شش صد و دو هجری بوده و قبر در وهی است از

و تابع مصر

حضرت شیخ ابن صبلغ رضی الله عنه

کنیت ایشان **ابو محمد** است صاحب اسرار و مبارکات و کرامات و خوارق در زمان خود از مشاهیر بود و بصحبت حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جلی رسید و اند و فائده ها گرفته اند مرید شیخ علی هبتی بودند و ایشان مرید تاج العارفین ابو الفا و ایشان مرید شیخ ابو محمد شنیکه و ایشان مرید شیخ ابو بکر بطالعی قدس الله اسرارهم و خفته که حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه و واقع بشیخ ابو بکر بطالعی داده بودند و از شیخ علی بن هبتی بایشان رسیده از ایشان غائب شد

رجوع بود و حق تعالی شیخ را در سخن قدرت تمام داده بود و اشارات ایشان تمام حقیقت کشف و بیان معارف است و این از جمله اشار شیخ است ابیات چون بعد جوانی از بر تو نبه در کس نرفتم از بر تو نبه همه را بر دم فرستادی بن من نمی خواستم تو میدادی بن چونکه بر در گه تو گشتم پیر بن زانچه تر سید نیست دستم گیر بن وفات ایشان در سال پانصد و نود و شش هجری بوده و قهر در گنجه است

حضرت شیخ عبداللہ القرشی الہامی قدس سرہ

نام ایشان محمد بن ابراہیم است صاحب کرامات و مقامات بلند عالم معلوم ظاہری و باطنی بوده اند و در زمان خود قهر تمام داشتند و صحبت شیخ صباغ رسیده بود و وفات ایشان در سال پانصد و نود و نوبه هجری روی داده

حضرت شیخ

لینیت ایشان ابو محمد بن ابی نصر است مرید سراج الدین محمود بن خلیفہ اندو با شیخ ابو نجیب سروردی در سماع صحیح بخاری شریک بودند و تصانیف بسیار دارند از انجمله تفسیر عرکس است که در آن بس نکات دقیق و اشارات لطیف مندرج است و در وجد و ذوق و استغراق حالت تامی داشتند و پنجاه سال در جامع عتیق شیراز وعظ گفتند و مجلس نهادند گویند و را در آخر عمر از وجد و سماع باز ایستادند شیخ ابو الحسن گرد و یہ گفته در دعوت بعضی صوفیہ با شیخ روز بہان یکجا شدم و بر حقیقت حال او مطلع نبودم در خاطر مآ آمد کہ در علم و حال از او زیادہ ام بر سر من مطلع شد گفت ای ابو الحسن این خطرہ را از خود دور کن کہ امروز بیکس بار روز بہان برابر نیست و او یگانہ زمان خود است وفات ایشان در نصف محرم سال ششصد و شش هجری رکوداده

حضرت شیخ روز بہان بقلہ

صحبت و اخضر علیہ السلام بودند و نصرت سال از خانه کہ در شیراز داشتند جز بہ اداس نماز جمعه و کفایت مہبات بیرون نیامدند و در علم و تقوی کامل بودند وفات در آخر محرم سال ششصد و شش هجری

و سکونت ایشان در مصر بود از فیله بنی سعد اند و قصیده ناصیه فارضیه از ایشان است چون این قصیده را تمام کردند شبی پیغمبر علیه السلام را بخواب دیدند که از ایشان می پرسیدند قصیده خود را تمام کرده چه نام کردی گفتند لوانح الجنان در دوانح الجنان فرمود اند نظم السلوک نام کن بجنان کردند که حضرت رسالت پناه صلعم فرموده بودند وفات ایشان در دوم جمادی الاولی سال شش صد و سی و دو هجری روم داده

حضرت شیخ اوصد الدین الکرامی قدس سره

مرید شیخ رکن الدین بنجاسی آمد و ایشان مرید شیخ قطب الدین ایبری و ایشان مرید شیخ ابوالعباس عبدالقادر سروردی اند قدس الله اسرارهم و به صحبت شیخ محی الدین عربی رسیده اند گویند ایشان از امشاده جمال ظاهری سیل تمام بود شیخ شمس الدین تبریزی از ایشان پرسیدند که در چه کاری گفتند ماه را در طشت آب می بنیم فرمودند اگر بر قنادیل نه داری چرا بر آسمان نمی بنی و بیش مولانا جلال الدین رومی گفتند شیخ اوصد الدین شاید باز بود اما پاکباز بود و مولوی فرموده کاش کردی و گذشته وفات ایشان در سال شش صد و سی و پنج هجری روم داده

حضرت مولانا شمس الدین تبریزی

نام ایشان محمد بن علی بن ملک داده است گفته اند که هنوز در مکتب بودم بین آرایع آل جمال و برین میگذاشت از عشق سیرت محمدی مرا آرزوی طعام نمی شد و اگر سخن طعام می گفتند بدست سر منع آن میکردم مرید شیخ ابوبکر سلیمان تبریزی اند و بعضی گویند که مرید بابا کمال خجندی بودند و بعضی گویند مرید شیخ رکن الدین بنجاسی اند و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی فرموده اند احتمال دارد که به صحبت همه رسیده اند و از همه تربیت یافته باشند مولانا جلال الدین رومی که بگناهی و یک جفتی با ایشان بوده و همیشه با هم صحبت میداشته اند و در اشعار خود هم به ستایش ایشان کرده اند و اکثر در خلوت روز و شب بصوم وصال می نشسته اند وفات ایشان در سال شش صد و چهل و پنج هجری روم داده است

شیخ ابوالنسیف جمیل بخینی قدس سره

از کبار مشائخ و بزرگان این قوم صاحب کشف و کرامات اند و اوایل از قطاع الطرق بودند

وفات ایشان در سلخ ذیقعد و سال شش صد و نوزده هجری بوده و قبر در بابا یعقوبی است

حضرت شیخ یونس بن یوسف سیانی

طائفه یوسیه بایشان منسوب است صاحب کرامات و مقامات عالیہ بودند وفات ایشان در سال شش صد و نوزده هجری بود

حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی حمیه الشمد

کنیت ایشان ابوان است و نام علی صاحب معارف و اسرار و احوال و مقامات عالی بودند و ایشان اندک گفته اند چارکس را شناسم از اولیای خدای که در قبور خود تصرف میکنند چنانکه زند ما شیخ محی الدین عبدالقادر جیل و شیخ معروف کرخی و شیخ عقیل متینی و شیخ حیوای بن تیر خراسانی این مقدمه در ذکر شیخ حیوای نیز مذکور شده وفات ایشان در سال شش صد و نوزده هجری بود

حضرت شیخ فریدالدین عطاو

اصل ایشان از قریه گدکن است از مضافات نیشابور و هشتاد و پنج سال در نیشابور بود مرید شیخ محمدالدین بغدادی اند و در ابتدا قوبه بردست شیخ رکن الدین آکاف کرده اند و صحبت بسیاری از اکابر شلخ را در یافته اند و بعضی گفته اند که او یسی بودند صاحب وجد و سماع و از بزرگان صوفیه اند مولانا جلال الدین رومی فرموده اند که نور منصور بعد از صد و پنجاه سال بر روح فریدالدین عطار تجلی کرده و مرئی او شد و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی گفته اند آن قد اسرار تو حید و حقائق و ذوق که در شغفیات و غزلیات عطار است در سخنان هیچ یک ازین طائفه یافته نمی شود کتاب تذکرۃ الاولیا و آتشی نامه و بیسرنامه و منطق الطیر از تصانیف ایشان است ولادت ایشان در شعبان سال پانصد و سیزده وفات در سال شش صد و هفت هجری بوده در دست کفار در سن یک صد و بیست و یک سالگی بدرجه شهادت رسیده اند

حضرت شیخ ابن فارص المصری

کنیت ایشان ابو حفص است و لقب شرف الدین و نام عمر بن فارص الحموی ولادت

ابن احمد بن عمر بن اسماعیل بن شیخ ابوعلی دقاق است قدس الله ارداهم و شیخ عبداللہ بلخی
خرقہ را از پیر خود دارند و پدر ایشان به چار واسطه از شیخ ابو نجیب سمرودی و به صحبت زاهد
ابوبکر حمدانی پیوسته از ایشان نیز زہرہ تمام حاصل نموده اند و پدر ایشان میگفتند اندک سن نچہ
از خدا می خود خواسته بودم بعد اللہ دادند و آنچه بر من بمقدار در کجکشانند بر او مقدار در و
کشادند و شیخ از بزرگان و موحدان این طاقت و صاحب کرامات بلند مقامات ارجمند بودند
فرموده اند کہ بیک آہ کہ بر آرم صد ہزار چہن نصیب حسین پیدا کنم و شیخ فرمودہ اند کہ اگر
نہ نماز و روزه و ایامی شب است این جملہ اسباب بندگی است درویشی نہ رغبتیدن است
اگر این حاصل کنی واصل گردی و این رباعی از اشعار ایشان است رباعی نافع بدو چشم
سرخ بینم مردم نہ از پای طلب می نشینم مردم نہ گویند خدا چشم سرتوان دید نہ آن ایشانند نہ
چنینم مردم نہ وفات ایشان روز عاشور سال شش صد و ہشتاد و شش ہجری واقع شد

حضرت شیخ لیس المغربی السود قدس سرہ

ایشان کسب جامی را ستر حال خود ساخته بودند اما از اہل کرامت و ولایت بوده اند امام
محمی الدین نوادی از حلقہ مریدان و معتقدان ایشان بودند و به صحبت و خدمت ایشان تبرک
می جستند وفات ایشان در ربیع الاول سال شش صد و ہفتاد و ہفت ہجری بودہ
و مدت عمر ہشتاد سال

حضرت شیخ عقیق الدین تلمسانی

نام ایشان سلیمان بن علی است بعضی از فقہا ایشان را ہزنند و ہالما دفسوب داشتند اما صوفیہ
بزرگ داشتند و حضرت مولانا ی عبدالرحمن جامی فرمودہ اند کہ ہر کہ چاشنی از مشرب
این طاقتہ چشیدہ باشد کہ سخن او در شرح منازل السائرین کہ تصنیف شیخ الاسلام است ہم
قدربنی بر فوائد علم و عرفات است گویند کہ مجلس سماع حاضری شدند و رغبت تمام بآن شدند
و خود نمودند وفات ایشان در سال شش صد و نو و ہجری بودہ است

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ

لقب ایشان شرف الدین و نام مصلح الدین بن عبداللہ است و تخلص سعدی در علوم

روزی در کیمین قافله شسته انتظار می کشیدند شنیدند که با قتی میگوید ای آنکه چشم بر قافله دارم
و دیگری را چشم بر بست درویشان این اثر عظیم کرده توب نمودند از ان عمل باز ایستادند و صحبت
شیخ ابن الاطعمینی رسیده به مرتبه ولایت فائز گردیدند بعد از ان شیخ کبیر علی ابدل رسیده التماس
صحبت کردند و شیخ قبول فرمودند روزی برای بهیضم بصحرای رفتند و دراز گوش باغ و ببردند چون
جمع کردند بهیضم مشغول شد بد شیر دراز گوش را بدرید چون بهیضم آوردند که بار کنند دیدند که شیر
دراز گوش را کشته روی بشیر کرده گفتند که بهیضم خود را بر چه بار کنیم سوگند بعزت
مبعود که بر پشت تو بار خواهیم کرد بهیضم را جمع کرده بر پشت بشیر نهادند او را رانده تا نزد یک شهر
آوردند بعد از ان گفتند هر جا خواهی برو و وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و یک

هجری روی داده

حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی

نام ایشان علی بن عبد الله و اصل از مغرب از سادات حسینی اند و ساکن بودند در اسکندریه
جمع کثیری آنجا به صحبت ایشان پیوسته اند از کبار اولیای و عظمای مشایخ بودند گفته اند کبار
هشتاد و روز گرسنه بودم در خاطر م گذشت که مرا ازین کار نصیبی نباشد ناگاه زنی دیدم که از غار
بیردن آمد بنایت خوبروی گوئیاری او نور آفتاب بود و میگفت نحسی هشتاد و روز گرسنه بود
ایستاده ناز بر خدای تعالی میکند بمل خود و شش ماه بر من گذشته که طعامی نه چشیده ام
گویند اول کسیکه قوه خور و ایشان بودند وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و چهار
ما شش هجری بوده در راه که منظمه در محرابی که آب شور داشت چون ایشان را آنجا ندیدند

برکت ایشان آب آن سرزمین شیرین گشت

حضرت شیخ علی انبیا ر قدس سره

از مشایخ کبار عراقی اند و صاحب مقامات جللیه شهادت ایشان در سال شش صد و پنجاه
و شش هجری بوده

حضرت شیخ عبد الله لیلیانی قدس سره

لقب آقا و اولیای المل اوحد الدین و نام پدر ایشان ضیاء الدین مسعود بن محمد بن علی

اسبوع طواف میکردند وفات ایشان در رمضان سال هفتصد و هفت هجری بوده و مدت علم ایشان
نود سال بتجاوز پادشاه عصر از سادات مندی و کمال اخلاص که نحمدت ایشان داشت جنازه شیخ
را بردوش خود گرفت

حضرت شیخ شمس الدین قدس سره

نام ایشان محمد بن احمد و تاهمی صوفی است جلای مذهب بوده اند وفات ایشان در سال هفتصد
و یازده هجری روسته داده

حضرت شیخ عماد الدین رحمه الله

نام ایشان احمد بن شیخ الحرایمه ابراهیم بن عبد الرحمن است و اصل از واسطه در علم تصوف تصانیف
بسیار دارند وفات ایشان در هفتصد و یازده سال هجری بوده و مدت عمر پنجاه و چهار سال

حضرت شیخ سلمان ترکمان قدس سره

در دمشق بوده اند کم میگفتند و کم از جای بر میخواستند و کم می گفتند و علمای ظاهر با علما است و بزرگی نیازند
سلوک بایشان میکردند با وجود آنکه در راه رمضان چیزی بخوردند و نماز نیکند دارند اما کشف و اطلاق بر
منیبات بسیار داشتند و انظار استر مال خود ساخته بودند وفات ایشان در سال هفتصد و چهارده هجری

حضرت شیخ نجم الدین قدس سره

نام ایشان عبد الله بن احمد بن محمد الاصفهانی است صاحب مقامات و مناقب عالییه شاگرد
ابو العباس المرسی الشاذلی و مدتی مجاور که معتزله بودند وفات ایشان بکه معتزله در جادی الاخر
سال هفت صد و بیست و یک هجری بوده و مدت عمر بنفاد و شصت سال

حضرت شیخ اوحه الدین اصفهانی

گویند ایشان از جمله اصحاب شیخ اوحه الدین کرمانی اند و بر سر پایی جام داشتند جام جم از ایشان است
و اکثر اشعار ایشان در تصوف و حقیقت است و این بیت نیز ایشانست بیت اوحه ای شمس سال
سختی و بیفت آتشی رو نیک بختی دیدند وفات ایشان در سال هفتصد و سی هجری بوده و قبر در مراغه تبریز است

حضرت مولانا محمود زاهد مرغابی قدس سره

لقب ایشان جلال الدین است در علوم ظاهر شارح مولانا نظام الدین هرزی اند و بجهت مقام

ظاهر و باطن و نظم و شریعت و کمال و مجاور بقعه شریفه شیخ ابو عبد الله خفیف بوده اند قدس الله سره
 باره از زیارت حرمین شریفین پیاده رفته اند و اکثر اقامت را گشته اند و بهند وستان رسیده
 بت سومات را شکسته اند و صحبت شیخ شهاب الدین سرور و بیار سے از اکابر برادران
 اند و در بیت القدس و بلاد شام مدتی سقائی کرده اند و قتی بایک از اکابر سادات فی الجمله
 و گوی و قع شد آن شریف حضرت رسالت پناه صلعم را بنحو اب وید که او را عتاب کردند
 چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواست و تصایف ایشان همه مشهور و مقبول است
 و این از جمله شعر ایشان است غزل من ندانستم از اول که تو بهر وفائی پی عهدنا بستن از آن
 به که بندی و نه پائی بگفته بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم به چه بگویم که غم از دل برود و تو
 بیائی به دوستان عیب کندم که چرا دل بهر دادم به باید اول به گفتن که چنین خوب چرائی
 شمع را باید ازین خانه بردن و کشتن به تا که بهایه نه اند که تو در خانه مائی به وفات ایشان
 شب جمعه ماه شوال سال ششصد و نود و یک هجری بوده و قبر در بیرون شهر
 شیراز است

حضرت شیخ حسن بلغاری قدس سره

اصل ایشان از نخجوان است و صاحب جذب و مقامات عالیه بوده اند و نسبت ارادت
 ایشان به دو واسطه شیخ ابو انجیب سرور دی میرسد در سن سی سالگی نائب شده در نیکاه
 در آمده اند و اکناف عالم را سیر نموده اند و وفات ایشان در سال ششصد و نود و هشت
 هجری بوده و مدت عمر نود و سه سال و قبر در خراب تبریز است

حضرت شیخ ابو محمد مرجانی

نام ایشان عبد الله بن محمد است و اصل از مرجان مغرب زمین ابواب علوم الهی و انوار ربانی
 بر روی ایشان کشاده بود و از بزرگان این قوم اند و وفات ایشان تونس سال ششصد
 و نود و نه هجری بوده

حضرت ابن مطرف اندلسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و مجاور که منظم بوده اند و روایت داشته اند که به تبار نوژی پناه

غزل

چرا نه در پی عزم و یار خود باشم	چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم
غم غم سربشی و غزبت چو بر نغم	به شهر خود روم و شهر یار خود باشم
ز محرابان سدا پرده وصال شوم	ز بندگان خداوندگار خود باشم
چو کار عمر نه پیداست باری آن اولی	که روز واقعه پیش نگار خود باشم
بود که لطف ازل زهنون شود حافظ	و گرنه تاب ابدش سار خود باشم

و بموجب این فال بی تامل و ایهامان به سرعت روانه شده بلازمیت ایشان شرف گشتند و قضا را بعد از شش ماه اکبر بادشاه فوت کردند و ایشان بادشاه شد بدین فقیر بدست حضرت جهانگیر بادشاه دیده که در حاشیه دیوان حافظ این مقدمه را نوشته اند و فات ایشان در سال هفت صد و نود و دو هجری بوده و قبر در شیراز است

حضرت مولانا ظهیر الدین خلوی قدس سره

جامع بودند میان علوم ظاهر و باطن مولانا زین الدین ابابکر تابا دی میفرمودند امروز در زیر فلک مثل ظهیر الدین ننید انم مدی شیخ سیف الدین در سال هفت صد و هشتاد و سه هجری بوده و قبر شیخ در مزار خلوتیان بر سر تل گازرگاه است و فات ایشان در سال هشت صد هجری و قبر در جوارق شیخ سیف الدین است

حضرت شیخ لعل خجندی قدس سره

بسیار بزرگ و صاحب حال بودند و خود را در لباس شعر و ستاعی پوشیده میداشتند و ترک و تجربه ایشان بکمال بوده چنانچه گویند در تبریز زاویه داشتند که در اینجا بسر می بردند چون بعد از فوت ایشان آنجا دیدند بغیر از بوریای که بران می نشستند و سنگی که زیر سر می نهادند چیز دیگر نبود و فات ایشان در هشت صد و سه هجری بوده و قبر در تبریز است و بر قبر ایشان این بیت نقش کرده اند بهیست کمال از کعبه رفتی بر در یار و هزارت آفرین مردان رفتی

از ت مولانا محمد شمیم

مخلص ایشان مغربی است مدینه شیخ اسماعیل سی اندویش اسماعیل از اصحاب شیخ نور الدین عبدالرحمن

سنت و شریعت بمرتبه عالی رسیده بودند در تقوی و دور جہد بلخ نمود وفات ایشان در ماه
دیجہ سال ہفتصد و ہفتاد و ہشت ہجری بودہ و قبر در مرغاب ہرات است

حضرت مولانا زاہد مرغابی رحمۃ اللہ

نام پدر ایشان شیخ علی بن شیخ ابو بکر بن شیخ احمد بن شیخ محمد شاہ بن شیخ محمود بن شیخ سہیل تابایا دی
است و تابایا دی است از قول جامع در علوم ظاہر شاگرد مولانا نظام الدین ہر دی بودہ اند
اما بواسطہ متابعت سنت و آداب شریعت ابواب علم باطن برایشان مفتوح گشت و کرامات
و مقامات عالیہ از ایشان بظہور آمد و ادیسی بودند از روحانیت شیخ احمد جام و پیوستہ زیارت
روضہ حضرت می نمودند و در مدت ہفت سال پیادہ و پاسبی برہنہ از تابایا دیہ روضہ متبرکہ کہ ایشان
قرآن خواندہ میرفتند از برکت روحانیت حضرت شیخ بطلب اقصی در تہ اعلی فارز گشتند حضرت
خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرہ چون بہ مجلس ایشان رسیدند مولانا حضرت خواجہ پریشیہ
کہ چہ نام دارید خواجہ فرمودند کہ بہاؤ الدین نقشبند گفتند از برائے ما نقشے بہ بندید خواجہ
فرمودہ اند کہ آدمیم کہ نقشے بہریم و دوروز با ہم صحبت داشتند و حضرت تہو حاتم
انار اللہ بران کمال اخلاص و ارادت و رخصت مولانا داشتند بلکہ مولانا مربی صاحب قرآن
بودند وفات ایشان نیمہ روز پنجشنبہ سلج محرم الحرام سال ہفت صد و نو و یک ہجری
بودہ و قبر در موضع تابایا دی است

حضرت خواجہ حافظ شیرازی

نام ایشان محمد است و لقب شمس الدین حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرمودند با وجود آنکہ معلوم
نیست کہ بظاہر دست ارادت بہ پیری دادہ باشند اما ایشان را سان الغیب گفتہ اند
و آثار حقائق و معارف در دیوان ایشان بسیار است و در تذکرہ عبد القادر بدلوئی از
خدمت شیخ نظام الدین انتی نقل کردہ است کہ خواجہ حافظ مرید حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند اند و اکثر آقا ملی کہ از دیوان حقیقت بیان ایشان نمودہ میشود موافق مطلب می آید
چنانچہ جاگیر بادشاہ کہ در ایام شاہزادہ گی بسبب آزر دگی والد خود جدا شدہ در آلہ آبادی بود
و تردد داشتند در ایکہ بلازمست پدر عالیقدر بردنیانہ دیوان حافظ را طلب نمودہ فال کشادند و این فال آمد:

شیخ زین الدین خوانی رحمه الله

کنیت ایشان ابو اسحاق بود و در علوم ظاهری و باطنی و از اوصیای آخرت و بنیان
برجاده شریعت و متابعت سنت یافته بودند و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی فرموده اند که متابع
سنت بزرگترین کرامتی است پیش این طائفه و شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبد
قریشی مصری اند و ایشان مرید شیخ سیف کورانی و ایشان مرید شیخ تاج الدین حسن خمشری در
ایشان مرید شیخ محمود اصفهانی و ایشان مرید شیخ عبد الصمد نظری و ایشان مرید شیخ علی برغش و
ایشان مرید شیخ شهاب الدین سهروردی گویند در آخر حیات ایشان را داروی رسیده
که شبانه روز بالکل از خود غائب بودند و چون از ان غیب ایشان را باز آوردند قریب یکسال
خاموشی بر ایشان غالب بود و سخن کم میگفتند و فات ایشان در شب یکشنبه دوم شوال سال
هشت صد و سی و هشت هجری بوده و بعد از وفات ایشان سه جافعل کرده احوال قبر شیخ در
هرات است نزدیک عیدگاه و عمارت عالی در آن ساخته اند

حضرت سید برج الدین

لقب ایشان شاه مدار هست و مرید شیخ محمد طینور شامی نسبت ارادت ایشان بسبب کبر سن
یا جت دیگر به شیخ یا شش واسطه بجزرت رسالت پناه مسلم میرسد و غرائب احوال و عجائب اطوار
و مقامات بلند و کرامات ارجمند داشته اند و بزرگی حضرت شاه مدار زیاده از آنست که در
تحریر و تقریر آید گویند و از ده سال طعام نخوردند و یاسیکه یکبار پویشیدند دیگر احتیاج
شستن نمی شد و همیشه سفید و پاکیزه میماندند و شیخ عبدالحق دهلوی نوشته اند که ایشان در مقام
صمدیت بودند و آن مرتبه سالکان است و از جهت جمال بکمال که حق تعالی بایشان عطا
فرموده بود هر که نظر بر روی مبارک ایشان افتادی بس بی اختیار سجود کردی و از بخت
همیشه برق بر روی خود می انداختند و فات ایشان هفدهم جمادی الاولی سال هشت صد
و چهل هجری بوده و قبر ایشان در موضع کن پور که از توابع قنوج است واقع شده و هر سال
در راه جمادی الاولی که عرس ایشان است قریب به پنج شش لک آدم مرد و زن منتهی
و کثیر از اطراف و جوانب هندوستان در آن روز به زیارت روضه شیخ ایشان

اسفرانی و از معاشران و مصاحبان شیخ کمال مجتهدی بوده اند وفات ایشان در سال هشت صد و نهم هجری است و مدت عمر شصت سال و این غزل نیز از جمله اشعار ایشان است غزل

<p>از جنبش بحر قدم برخاست موج بیدد و ز موج بحر بیکران صحر او دریا شد عیان اندر جهان بیدد و امد احد نبود ولی لیکن جهان جسم و جان گرم شد از دریا عیان اندر سرای لم یزل باشد ابروین ازل اندر یکی صد بین نماند رسید یکی را بین عیان من بر مثال ما یکم افتاده از دریا بردن وقت سست کان خوشید با دان ماه مانا بیدار آن آفتاب مشرقی پیداشد در مغرب</p>	<p>و ز موج دریای ازل برست صحرای ابد صحرایقین دریا شود چون یابد از دریای د در خط ملک صد احمد بود عین احد بر روی بحر بیکران باشد چه در دریای د سر در هم آرد دانه از پیش بر خیزد عدد از صد کی گفتم بدان صدر از یک یک از صد باشد که موجی در رسد باز مبدریا در کشد از برج دل طالع شود از اندرون سر بزند گر مغربی را آئینه پنهان نباشد در نند</p>
---	---

حضرت شاه قاسم انوار قدس سره

اصل آن بسادت آب از ازربایجانست مولد و منشأ تبریز و راد اهل حال نسبت ارادت
 شیخ صدرالدین اردبیلی داشتند بعد از آن بصحبت صدرالدین علی یمنی که از مریدان او طایفه
 کرمانی بودند رسیده اند و در احوال او احیای پوره حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند را دیدند و با ایشان
 صحبت داشتند و یوان اشعار ایشان ششگل برحقائی و معارف و اسرار است و در باب
 مریدان ایشان ایشان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره فرمودند که فقیر بعضی از
 ایشان را دیده و احوال بعضی را شنیده اکثری از ربه دین اسلام خارج بودند و بدائره ایت
 و تمام دن بشرع و سنت داخل فرموده اند که می تواند بود که چون فتوح و نذر و بسیار
 میرسد و مهمه راصرف نگر و مریدان و درویشان می شده و اصحاب نفس و هوا را مقصود
 در اینجا حاصل بوده بدین جهت جماعه بیا باک نیز خود را در زمره مریدان ایشان داخل ساخته
 باشند و آن سیادت منزلت این همه پاک بودند و مریدان حضرت شاه مدان نیز در هندوستان
 این حال دارند اکثری بیا باک مدفات ایشان در سال هشت صد و سی و هفت هجری بوده و قمر و زجر و جام است

از عزیزان که در آنوقت بودند بمجلس ایشان حاضر میشدند معارف و لطائف خواجہ را استمعان میکردند در اثنای وعظ و مجلس سماع خواجہ را وجدی عظیم میرسید و صیحه های بسیار میزدند و مجلسیان را اثر میکرد و اکثر محبت ایشان چیزی که در خاطر کسی میگذشت آنرا بروی که غیر او کسی ندانست اظهار نمیدادند و وفات ایشان در روز ثنبه بیست و ششم جادعی الاولی سال هشت صد و سی و دو هجری بوده و قبر در ہرات نزدیک مسجد جامع قریب مزار نقیہ ابو یزید مرعری است

مولانا شمس الدین محمد رومی

اصل ایشان از قرۃ روج است و آن بر تہ فرستگے ہرات واقع شدہ از کبار مریدان مولانا سعد الدین کاشغری اند و ہم بنیرہ حضرت مولانا می جامی ایشان گفتند کہ مرا ہمیشہ آرزو ہے آن بسود کہ پیغمبر صلعم را بخواب دهم روزی بخدست والدہ خود رفتم ایشان کتابی در پیش داشتند و میخواندند کہ ہر کس این دعا را شب جمعہ چند بار بخواند پیغمبر صلعم را بخواب بیند اتفاقاً آن شب آئندہ شب جمعہ بود و خست خواندن دعا از والدہ خود گرفتہ بخلوت خانہ خود رفتم و مشغول شدہ باشم ابطینیز دعا را خواندم و نیز شنیدہ بودم کہ ہر کس شب جمعہ سہ ہزار مرتبہ درود بر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بفرستد آنسرور را بخواب بیند این عمل نیز کردم چون بخواب رفتم در واقعہ دیدم کہ در سراے خود در آمدم و والدہ من ایستادہ مرا گفت سن انتظا تو ہے بر دم اینک رسول صلعم بخانہ آمدہ اند بیاتم را در خدمت آنحضرت بر دم پس دست مرا گرفتہ بجاسے کہ آنحضرت نشستہ بودند بر دم دیدم کہ آنحضرت نشستہ اند و جہی کنیر در گرد و پیش آن سرور نشستہ و ایستادہ اند و مکاتبات نوشتہ بر اطراف عالم میفرستند و گوئی الماحضرت رسول میکند و مولانا شرف الدین عثمان زیار نگاہی کہ از علمائے ربانی بودند مینویسند و مادر مرا برود عرض کرد کہ یارسول اللہ پسری کہ وعدہ کردہ بودی کہ در از عمر دو و تہتمند خواہی شد این آن پسر است یا نہ آنسرور بجانب سن دیدہ تبسم کردند و فرمودند کہ ہمان فرزند است چہ وقتی کہ مادر من پسرے داخت صاحب جمال فوت کرد و ادبیا رتالم شد شب حضرت رسالت پناہ صلعم را بخواب دید کہ می فرایند علین باش کہ خدا سے تعالیٰ بتو پسرے صاحب دو و در از عمر خواہد عطا فرمود و مرا خدا سے عز و دل ایشان داد پس آنحضرت بمولانا عثمان

با علمای بسیار جمع میشوند و همه نذر و نیاز می آورند و کرامات و خوارق عجیبه و غریبه احوال نیز نقل میکنند و از چهار حصه اهل هندوستان از وضع و شریف و دو حصه مرید حضرت پیر و سنگیر غوث فطلمین شاه محی الدین سید عبدالقادر جیلانی اند اما اشراف بیشتر دیک حصه مرید شاه دارا اجلال بیشتر و نیم حصه مرید حضرت خواجه حسین الدین چشتی و نیم حصه مرید حضرت مخدوم باباؤالدین گریانی
لثانی قدس الله امره

حضرت مولانا جلال الدین یورانی

کنیت ایشان ابو زید است بعد از کسب علوم ظاهر برکت متابعت سنت و رعایت شریعت بر تبه اعلی رسیدند و اکثر به کفایت تمامات مسلمانان بقدر امکان کوشش می نمودند بهر که رجوع بالستی کردند و با بنامیر فتند اگر چه بظاهر دست ارادت به پیر نه داده اند اما اویسی بودند چنانچه میفرمودند هرگاه مرا اشکالی می افتد روحانیت حضرت رسالت پناه صلعم بواسطه رفع آن میکنند گویند روزی از اصحاب خود شانه طلبیده اند و گفتند حضرت رسالت پناه صلعم فرموده اند که بازید گاهی محاسن خود را نشانه میکن و ایشان به صحبت مولانا حضرت ظهیر الدین خلوتی رسیده و مستقر طریقه ایشان بودند حضرت مولانا عبدالرحمن جامی اکثر پیش ایشان میرفتند چنانچه گفته اند روزی با جماعتی زیارت مولانا جلال الدین یورانی رفتم وقت بازگشتن یکی از ایشان را در خاطر گذشته بود که اگر مولانا را کرامتی هست بیاید که پاره کتش تبرک بمن بده چون روانه شدیم آن شخص را آواز دادند که کی ساعت باش بنمانه درون رفته یک طبق سویز بیرون آورند و باو دادند و گفتند معذرت دار که در باغهای ما کشمش نمی باشد وفات ایشان در شب دوشنبه دهم ماه ذیقعد سال هشت صد و شصت و دو بمصر بود

حضرت خواجه شمس الدین محمد الکو سوی اجماعی قدس سره

لوسو قصبه ایست از توابع هرات که ولادت ایشان در آنجا واقع شده و از اولاد بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد اجماعی النامقی اند قدس الله سره جامع بودند بعلوم ظاهر و باطن و پنجمت شیخ زین الدین غانی بسیار میرفتند و بصحبت شیخ باباؤالدین عمر نیز بسیار میرسیدند
مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا شمس الدین محمد سعد و مولانا جلال الدین یورانی و غیرهم

امروزه که خدمت نه فرمودند به بزرگترین مسلم باخواب دیدم که میفرمودند علی دلی برد خود
میزنی و از احوال خلق خبردار نمی شوی گفتم یا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اگر دلت است
از آن تست و اگر درست از آن تست علی بیچاره در میان حقیقت فرمودند بر اے خلق خدا
و عاکن که دعای تو در حق ایشان مستجاب است و وفات ایشان در سال نه صد و پنجاه هجری بوده
و قبر در حوالی جونپور در موضع است که توطن داشته اند و آن بسراے میران مشهور است
بزار و تبرک

حضرت محمد دمی شیخ حسین خوارزمی

ایشان مرید حضرت محمد دمی اعظم حاجی محمد جیوشانی که از کبار متاخرین و بزرگان دین و صاحب
کرامات ارجمند و مقامات بلند بوده اند محمد دمی اعظم در سلسله کبرویه مرید شاه علی بیدادری
و ایشان مرید شیخ رسید الدین محمد اسفرانی و ایشان مرید عبدالقادر اشباحی و ایشان
مرید شیخ اسحاق خلکانی و ایشان مرید سید علی همدانی اند قدس الله سرار هم وفات محمد دمی
اعظم در سال نه صد و سی و هفت هجری روستا داده وفات شیخ حسین به شام بوده در نه صد
و پنجاه و شش سال هجری

حضرت شیخ علی تقی قدس سره

نام پدر ایشان عبدالملک بن قاضی خان اتشی اقا دومی السیاحی الحنفی امینی است از کبار ارباب
وقت و شایسته هندوستان انابای کرام ایشان از جونپور بودند و مولد ایشان در برهان پور است
در سن هفت سالگی والد ایشان در خدمت شاه باجن چشتی که در برهانپور بودند مرید ساختند و
بعد از آن از شیخ عبدالکیم بن شاه باجن خرقه مشایخ چشت پوشیدند و بجانب دیار ملتان سفر
کرده به صحبت بسیار از مشایخ آنجا رسیدند و تحصیل علوم نمودند و عزیمت حرمین شریفین کردند
و بانجا رسیدند از شیخ محمد بن السنائوی خرقه تبرک قادریه و شادلیه که منسوب است به شیخ
نورالدین ابوالحسن علی السیسی الشاذلی پوشیده و بمرتبه کمال رسیدند و تصانیف مشهور بسیار
دارند وفات ایشان دوم شهر جمادی الاولی سال نه صد و هفتاد و پنج هجری بوده و مدت عمر
نود سال است ولادت شیخ در سال هشت هشتاد و پنج هجری بوده و قبر در مدینه منظر است

فرمودند که بی برای این پسر بنویس مولانا کاغذی نوشت شمشک بر سه سطر و در زیر آن
سطور شل گوی که مردم در قبالا می نویسند جدا جدا چیزے نوشت و پیچیده بدست من دادند
روان شدم با خود گفتم که مضمون کتوب را ندانم باز گشته بخدمت آنحضرت آمدم و
عرض کردم ندانم یا رسول الله که درین کاغذ چه نوشته شده حضرت آن کتوب را از دست
من گرفته بخوانند و من بیک خواندن مضمون آن سطور را یاد گرفتم و باز پیچیده بدست من دادند
میخواستم که باز چیزی بر پرسم نگاه آواز از در بر آمد از خواب بیدار شدم دیدم که مادر می آید
و ششمی در دست دارد بر ما قسم گفت ای محمد چیزے در خواب دیدی گفتم آری گفت من
خوابی دیده ام و آنچه من مشاهده نموده بودم بعینه آنرا نقل کرد و ولادت ایشان در شب پانزدهم
سال هشت صد و بیست و هجری بوده و وفات روز شنبه شانزدهم ماه رمضان سال نه صد و
چهار هجری بوده و قبر در گاه فرگاه نزدیک مزار شیخ الاسلام خواجه عبداللہ
انصارے است قدس الله سره

حضرت شیخ صفوی علی قدس سره

اصل ایشان از ولایت جام است و مرید شیخ زین الدین خوانی اند و تبیب در آمدن ایشان
باین راه این بود که روزے جمعی از درویشان بزیارت مزار بزرگی میرفتند و ایشان در آنجا
بزیارت مشغول بودند چون نظر ایشان بر درویشان افتاد اثرے در دل شیخ بهم رسیده
با درویشان همراه شدند و بزیارت آن مزار رفتند و از برکت متابعت درویشان و زیارت
نمودن مزار آن بزرگوار دل از دنیا و اهل دنیا برکنند و درین راه در آمدند و وفات
ایشان در سال نه صد و بیست و هجری

حضرت امیر سید علی قوام رحله شد

در نزدیکی سرهند است و از بزرگان ارباب کمال و لشکر و جود
حال و از کبار شلخ هندوستان بود و گاه اند لباس ایشان مسین نبود گاهی خرقه می پوشیدند و گاه
لباس لشکریان در می کردند و ادایل طلب الکی به چهره رفته بخدمت شیخ بهاء الدین
چون پورے رسید مرید شدند و ابواب فتوحات بر ایشان گشاده گویند تا چهل سال بهمن

حضرت شیخ نظام امیثی قدس سره

از بزرگان مشایخ هندوستان اند و اصل از قصبه امیثی که از قولی بگفتند است مرید شیخ معروف جوئی پور
اند و شیخ معروف مرید شیخ الداد شایخ کافیه و هدایه اند که سلسله ایشان بنحید و واسطه شیخ نو قطب عالم
که در بنگال آسوده اند میر سدر یا ختمای شاکه کشیده صاحب کشف و کرامات گشته بودند و از سماع پر هیز
مینمودند و میگفتند چادر اختلاف باید افتاد و فادات ایشان در سال نه صد و هشتاد و نه هجری بوده
و قید در قصبه امیثی است

حضرت شیخ داود جنه وال قدس سره

جنی قصبه ایست از مضافات لاهور آبای کرام ایشان از عرب به هندوستان آمده اند و قول ایشان
در بیت پور شده والد ایشان پیش از ولادت شیخ فوت کرده اند و در او اکل حال پیش مولانا اسماعیل
آج که از شاگردان حضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره است می بودند کسب علوم می نمودند
در ایام طفولیت اصغمانی را بقدرت تمام میخواند و منسوب اند بسلسله علییه قادریه و در او اکل
سلوک ادیبی بودند و از روحانیت حضرت قطب ربانی عوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی
رضی الله عنه و با شاره حضرت عوث اعظم نظام هر دست ارادت بشیخ حامد قادری و ولد
شیخ عبدالقادر ثانی دادند و از بزرگان مشایخ متاخرین صاحب مقامات بلند و خوارق اجمند
گشتند و فادات ایشان در سال نه صد و هشتاد و دو هجری بوده و قید در شیر گنده نواحی جنی است

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سره

نارنول از شهرهای مشهور هندوستان است مرید شیخ خانوچشتی اند که در گوالیار تولد یافته
و از کبار مشایخ وقت خود بودند و شیخ نظام ناچیل سال بارشاد طالبان مشغول بودند و جمیع کیش
ببرکت ایشان بمرتبه عالی رسیدند گویند همیشه پیاده از نارنول حضرت خواجه قطب الدین ادیبی
قدس روحه بوجه و ذوق و جذبه تمام میرفتند و ولادت شیخ خانو در سال نه صد و هجری
بوده و فادات ایشان در سال نه صد و نود و هفت هجری روی داد

حضرت شیخ وجیه الدین بکرائی

نسب ایشان معلوم نیست از کبار مشایخ متاخرین اند و در علوم ظاهری قدرت ایشان بمرتب بود

حضرت شیخ ادیس جو پوری

نام پدرا ایشان شیخ بہاؤ الدین است در وقت خود از بزرگان شائخ ہندوستان بودند
 باوجود آنکہ چنان سن و عمر گشتہ بودند کہ مادہ کس ایشانرا گرفتہ نمی توانستند ایستاد اما چون بسلط
 می درآمدند ایشانرا دہ کس نمی توانستند نگہداشت و فات شیخ در سال نہ صد و ہفتاد و شش ہجری
 است و عمر ایشان از بید تجا در بودہ و قبر در جو پور است

حضرت شیخ سلیم جو پوری قدس سرہ

نام پدرا ایشان شیخ بہاؤ الدین است از دہلی و مرید خواجہ ابراہیم اندکہ از اولاد حضرت
 خواجہ فیصل عیاض و در سلسلہ چشت بودند و شیخ از اولاد گنجشکر اند در مدت عمر روزہ طی می شدہ اند
 در اوایل حال بطریق سپاہیان می بودند چون درین کار درآمدہ اند بزیارت حرمین شریفین مشر
 گشتہ و ملک عرب و عجم را سیر کردہ و مشائخ آنوقت را در یافتہ باز بہندوستان آمد
 و در کوہ سیکری کہ در آنوقت دیر اندہ بود توطن گزیدند و حضرت اکبر بادشاہ از اخلاص و
 اعتقادے کہ بشیخ داشتند شہرے در انجا آباد کردند و قلعہ بستن بران کوہ ساختند و فوجی را نام نہادند
 چون پادشاہ را منہ زندی نمی ماند و ہر گاہ کہ از ارباب کمال و صاحب حال شخصے را می شنید
 رجوع باو نمودہ التماس فرزند میکردند شخصے بعض رسانید کہ عزیز می درین نزدیکی از خانہ مبارک
 آمدہ در کوہ سیکری میگذا راند پادشاہ خود بزاویہ شیخ رفتہ التماس منہ رند نمودند
 شیخ گفتند فرزواجو اب خواہیسم داد چون روز دیگر پادشاہ رفتند شیخ فرمودند حق
 تعالی بہ شمارستہ فرزند خواہد عطا فرمود فرزند کلان خود را با خواہید داد کہ تربیت نمایم
 چون مدت حمل جاگیر بادشاہ نزدیک رسید اکبر بادشاہ بخانہ شیخ فرستادند جاگیر بادشا
 ہ خانہ شیخ متولد شد و شیخ خود را برابر ایشان گذاشتہ سلطان سلیم نام کردند و صبیہ
 خود را بشیر خواندند مقرر نمودند و گفتند و قتی کہ این پسرخن در آید ارحلت خواہیم نمود
 و بچنین شد ولادت شیخ در سال ہشت صد و ہفت ہجری بودہ و فات در بہشت ہفتم
 رمضان سال نہ صد و ہفتاد و نہ و قبر در مسجد کلان فچور است کہ اکبر بادشاہ بہت حضرت
 شیخ بنا کردہ اند پس مالی ساختہ اند

و اکثر معاشم می بوده اند و افطار بشور بامی کرده و بالای آن مایون آب میخوردند تا روزه خود از حضرت
 اخوند خود شنیده ام که میفرمودند چون عبداللہ خان اوزبک از باور او مصر بہ بخیر خراسان روانہ شد
 و در زندجان بخدمت ایشان رسیدند و خواجہ فرمودند ہاے خدا را کہ شوق مدہ و صبر کن کہ قلعہ ہرست
 بعد از تہ ماہ و تہ روز و نہ ساعت فتح خواہد شد بعد از گذشتن مدت مذکور همچنان شد کہ خواجہ فرمودہ
 بودند و نیز حضرت اخوند از زبان والدہ ماجدہ شیخ نصیح الدین نقل میگردند کہ ایشان میفرمودند
 شبی بخدمت خواجہ عبدالحق رستم ایشان ارادہ زیارت حضرت خواجہ عبداللہ انصاری
 کردند و چون شب تاریک بود خواستند کہ چراغی روشن کنند و عن چراغ بہسم نہ رسید
 چراغدان را بآب تبر کردند و فیصلہ یافتہ بآب دہن خود تر نمودہ و ران گذاشتہ روشن ساختہ
 و آنرا بہست مبارک خود گرفتہ متوجہ شدند و راہ قریب بیک فرسنگ بود و باد متدی میوزید
 و چراغ روشن بود تا کہ حضرت خواجہ رسیدند بچہ رسیدن چراغ خاموش شد بعد از
 زیارت باز چراغ را روشن کردہ تا منزل خود بجهان طریق آمدند و نیز اخوند میفرمودند کہ قریبیت
 خواجہ وصیت کرد کہ جنازہ مرا خواہی سنگ گذاشت تا بطن سوار می رسد و امامت جنازہ
 من کند چون خواجہ بر حمت حق پیوستند چنین کردند و انتظار میکشیدند کہ در ہمانوقت
 والدین شیخ نصیح الدین بر اسب اہلق سوار رسیدند و امامت جنازہ ایشان کردند و فات
 خواجہ در سال ہزار و پنچ ہجری بودہ و قبر در زندجان است و فات شیخ نصیح الدین روز پنجشنبہ
 بست و دوم رمضان سال ہزار و دوازده ہجری بودہ و قبر در لاهور است

حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ

انستہ صلیح نسب صاحب کرامات و خوارق بودہ اند و در سلسلہ علیہ قادریہ مرید شیخ داد و جہنی مل
 اند و بعد از سی سال ریاضت و مجاہدت در شہر لاهور سکونت ورزیدند حضرت خواجہ
 اخوند میفرمودند کہ روزی ہمراہ اخوند خود لاہمت اللہ کہ عالم و عامل بودند و بدیدن
 ایشان رستم دایخان شستہ بودیم کہ شخصی قسیح بہ شاہ آورد و در دل من گذشت
 کہ اگر شاہ را اگر اتلی باشد باید کہ این تسبیح را بمن بدہند و وقت رخصت مرا طلبیدہ و
 ہمان تسبیح را بمن دادند و گفتند ہر وقت تسبیح تو بشما ہم رسد و در تہ صلوات بخوانی

که بر اکثر کتب درسی حاشیه یا تشریح نوشته اند خلق انبوه بخند مشیخ رسیده مستفیض و مستغنی میباشند
حالت باطنی نیز بیکمال داشته اند در احمد آبا و سکونت در زبیده بودند و هیچ جاسوس رست و آمد
عمی کردند اگر چه ارادت بجای دیگر داشتند اما ارشاد از شیخ محمد غوث اعظم یافته اند و در آداب و طریقت
تابع ایشان بودند و کار را نزد شیخ محمد غوث با تمام رسانیده اند و چون شیخ محمد غوث بکرات
رفتند شیخ علی متقی که صاحب علوم ظاهر و باطن بودند با جمعی از علمای ظاهر بسبب بعضی سخنان بلند
فتویٰ به قتل ایشان نوشتند و حاکم آنجا فتویٰ را موقوف به نوشتن مشیخ و حبیه الدین داشت
چون ایشان بخانه شیخ محمد غوث رفتند در دیدن اول فریفته شیخ گشتند و کائنات رفتوی
پاره کردند و شیخ علی متقی گفتند که من شما بکمالات شیخ نه رسیده و میگفتند که در ظاهر شریعت
چنان باید بود که شیخ علی متقی است و در حقیقت آنچه که مرشد است و آنچه از اکثر مردم
معتبر تحقیق نموده آنست که شیخ محمد غوث از اهل دعوت بودند اما آنرا بکمال رسانیده بودند و قاتل
شیخ و حبیه الدین در عرۀ صفر سال نه صد و نود و هشت هجری بوده و قبر در میان شهر احمد آباد و
است و وفات شیخ محمد غوث عظمیٰ با نود و هشت و هشتاد و هشت سال در ابراهیم آباد
دارند شده و مدت عمر شصت و دو سال و قبر در گولبار است

حضرت شیخ علار الدین او دهمی قدس سره

صاحب کرامات و مقامات عالیه بودند گاه گاهی صفات و معارف را بصورت نظم درمی آید و در
چنانچه این مطلع از ایشانست بیت ندانم آن گل خود رو چه رنگ و بودارد نم که مرغ هر چمن
نگفتگو او دارد نم - و از مریدان ایشان بسیاری بکمال رسیده اند گویند همیشه و مایم کردند
که شهادت نصیب ایشان گردد و شبی در روان بخانه ایشان در آمدند و با وجود آنکه سن شیخ
به نود رسیده بود و پیشری بدست گرفتند و چندی را کشته خود بدرجه شهادت رسیدند
و شهادت ایشان در سال نه صد و نود و هشت هجری بوده است

حضرت شیخ محمد بن فضل الله قدس سره

از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام احمد جام اند قدس الله روحه در موضع زندجان که از توابع هرات است
می بوده اند صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند در ریاضت و مجاهدت یگانه زمانه

و بعد از آن ترک تدریس نموده بهدایت خلق مشغول گشتند و جمیع کثیری ببرکت صحبت ایشان کمالات ظاهری و باطنی شدند و شیخ و زبان خویش یگانه و مرجع مشایخ کبار و از بزرگان متاخرین سلسله حشمت بودند و شیخ و شریف ولایت خاندیس و آن حوالی را روستا ارادت بایشان بود و قبو لعظمه اشتند و شیخ را محبت و اخلاص بخدمت حضرت سید انام صلی الله علیه و علی آله الکرام و اصحابه العظام بر تبه بود که بگفت و شنید راست نیاید چنانچه هر چند گاه از ذوق و اشتیاق و از بے اختیاری متوجه مدینه مبصره میگشتند و بعد از رفتن چندی منزل بموجب اشاره آن سرور باز مراجعت می نمودند و طریقه ایشان تمام مطابق شرع و سنت بود و آنچه فتوح میر سید حصه میگردد یک حصه بحسب قوت عیال میدادند حصه دیگر مرمت خانقاه و فقرا می نمودند و یک حصه دیگر نزد حضرت سرور کائنات مسلم نموده بچهرین شریفین میسرشاردند و خوارق کرامات ایشان بسیار و بشمار است و فات ایشان در برهان پور شب دوشنبه دوم ماه رمضان سال یک هزار و سیست و نه هجری بوده چنانچه خواجه هاشم رحمة الله تعالی تاریخ فوت ایشان را ابن فضل الله یافته اند و مدت عمر شتاد و شش سال و قبر در شیخ پور برهان پور است که خود آباد کرده بودند نیز او بزرگ

حضرت احمد کابلی دال مہدی قدس سرہ

از اولاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ حنفی مذہب بوده اند و در سر سبز سکونت ورزیدند و در سلسله انقشبندیہ مرید خواجہ باقی بودند و ایشان مرید مولانا خواجگی المکنلی و ایشان مرید پدر خود مولانا درویش محمد و از مشایخ قادریہ و چشتیہ نیز اجازت ارشاد حاصل کرده بودند و از متاخرین مشایخ و صاحب ریاضت و مجاہدت و خوارق و تصانیف اند و در اواخر حال بعضی بر شیخ تہمت کردند کہ شیخ میگردد مرتبہ من زیادہ است از خلفای راشدین رضی اللہ عنہم تا این محض بہتان و افتراء و مخالفان است بر شیخ چرا کہ این فقیر خود شنیده و از سیادت و نقابت پناہ فضائل و کمالات و شگاہ حقائق و معارف آگاہ افضل فضلای عصر علامی ہمای استاذی حضرت میرک شیخ بن شیخ فصیح الدین کہ میفرمودند وقتی ما را بموہر سہرورد واقع شد و کیف ما اتفق ملاقات شیخ احمد رومی داد و در اثنا کے ملاقات

و از آخر ملائمت اللہ منقول است کہ روزی در خاطر من گذشت کہ من ارادہ دادم عتقا حضرت
 عوث الشقطنی را مایا آنحضرت از من خبردار خواہند بود شب در خواب دیدم کہ بحضرت امری
 در مانده ام و سہمین برہنہ است فی الحال عوث الشقطنی حاضر شدند و دستاری سفید عنایت کردند
 من نمودند کہ ملائمت اللہ ما و چنین جاہا از شما خبرداریم فردا ہے آن شاہ الوالمعالی مرا
 طلبیہ داد و دستاری سفید دادند و گفتند کہ این دستار است ولادت شاہ روز دوشنبہ دہم
 ذی الحجہ سال نہ صد و سبست ہجری وفات شانزدہم ربیع الاول سال یکہزار و سبست و چہار ہجری
 ر و دادہ و قبر در شہر لاہور است تحفۃ القادریہ کہ در ان تمام احوال حضرت عوث اعظم است
 ایشان جمع کردہ اند و کمال ارادت و اخلاص بآنحضرت داشتند و آن حضرت را نیز
 کمال عنایت و شفقت بشیخ بود و او را از زہد و عابدیت آن حضرت بشاہ میر سر

حضرت خواجہ عبدالحق جامی قدس سرہ

نام ایشان شیخ محمد صدر است از فرزندان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و ابائے ایشان
 در جوینودے بودند اما مولد شیخ در احمد آباد گجرات است و شیخ صغیر بودند کہ والد ایشان حضرت
 حق پیوست در ابتداے جوانی بخدمت شیخ صفی گجراتی رسیدہ خرقة اعازت پوشیدند و
 شیخ ایشانرا رخصت کہ مسئلہ او ند و بقدم تجرید و تفریہ زیارت حرمین شریفین کردہ تا دوازده
 سال در مکہ شریفہ و صحبت شیخ علمای متقی گذرایندہ اند و از آنجا باز معاودت نمودہ با احمد آباد رسیدہ
 متاہل شدند و تا دوازده سال دیگر پیش شیخ وجیہ الدین گجراتی بتفصیل علوم ظاہر مشغول بودند
 و در مہین ایام بہ صحبت شیخ ماہ جوینوری ہم کہ در گجرات بودند میر رسیدند شیخ ماہ چون از زبان والد باجد
 ایشان شنیدہ بودند کہ پسر خود ما قطب وقت خواہد شد ایشان را محترم میدانستند و شیخ
 ابو محمد حضرمی کہ مرید والد ایشان بودند از قلند سیر کتابی بشیخ وجیہ الدین و شیخ ماہ نوشتند کہ
 شاہباز را اجرا پر وازنے آرید ایشان در جواب نوشتند کہ بدست شماست و شیخ را رخصت
 اسیر کردند شیخ بملازمت شیخ ابو محمد رسیدہ و نمیتے را کہ والد بزرگوار ایشان بہ شیخ ابو محمد
 امانت سپردہ بودند کہ رفتند و در برہا پور توطن گرفتہ بدراس اشتغال داشتند

بالا گذارشته و شیخ بلاول صاحب الدهر وقائم اللیل می بودند و در زهد و ورع امتیاز داشتند این فقیر
بکرتبه بخدمت ایشان رسیده آثار ریاضت و مجاهدت بسیار از بشرف شیخ ظاهر میشد هر روز جمع و کثرت
بخدمت ایشان آمد و رفت می نمودند هر کس هر وقت که بخدمت شیخ میرفت البته براس او
ماحضری میکردند و مردم همیشه بحسب شفای بیماران کوزه آبی بخدمت شیخ می بردند و ایشان دعا
خوانده بران آب میدادند و اکثری شفای یافتند و فوات ایشان در وقت عشاء شب
دو شنبه بست و هشتم شعبان سال یک هزار و چهل و شش شش هجری بوده مدت عمر شریف هفتاد و سال
و قبر در لاهور است بموضعی که سکونت داشتند الحمد لله و المنة که با تمام رسید ذکر مشایخ متفرقه که تاریخ
وفات و ولادت و محل قبور اکثری در کتاب نفحات الانس و تاریخ یافعی و طبقات سلمی نمود
و این خادم فقر البعد از تفحص و تحسین بسیار از کتابها معتبر متقدمین و متأخرین پیدا
نموده بتقید ضبط در آورده امید که ارواح طیبه ایشان قدس الله اسرارهم ازین فقیر بخشند و گردند
ذکر نساء العارفات الصالحات الکاملات الوصلات رضی الله عنهن

بدانکه افضل نساء العالمین پیش از عهد حضرت رسول صلم آید نسبت مزاحم زن فرعون و مریم
نسبت عمران است و بعد از آن سرور از و ارج مطهره خدیجه کبری و عائشه صدیقہ و از بنات
فاطمه زهرا رضی الله عنهن اند

ذکر از و ارج مطهرات حضرت سرور عالم صلی الله علیه و آله و سلم
مروست که آنحضرت فرموده اند من زنی نخواستم و بی یک از دختران خود زنی سکنی ندادم
مگر آنکه جبرئیل آمد از پروردگار و در آبان امر نمود از و ارج مطهرات دوازده بودند که حضرت بایشان
زفات فرموده اند از آنجا یازده متفق علیه اند و یک مختلف فیه که زوجه بود یا سر به کمر

حضرت خدیجه کبری رضی الله عنها

کنیت ایشان ام مهند است و نام پدر ایشان خولید بن اسد بن محمد الغزری بن قنص بن کلاب
و نسب ایشان در قنصی بن نسب آنحضرت مسلم متصل میشود و نام والده ایشان فاطمه نسبت زانده
بن الامم که از بنی عامر بن لوی بوده اول زنی که پیغمبر صلم خواسته اند حضرت خدیجه اند و پیش
از خواستگاری آن سرور و خوابی دیده بودند که آفتاب از آسمان در خانه ایشان فرود آمد

بجای آنکه شست که اگر شیخ را کرامت است باید که مردم آنچه از ایشان بیان میکنند خاطر نشان میگردانند و دیگر آنکه شنیده بودم که خواجه باقی که پیر ایشان است بی اجازت مولانا خواجگی بکنایه مرید میگرفتند و دیگر آنکه خواجه خاوند محمود چه اعتقاد دارند چون سائے پیش شیخ نشستم جزو یک از زیر مسند خود بمن دادند که مطالعه نمایند چون آنرا تمام بدیدم بمن گفتند ازین چیز بے ظاهری میشود گفتیم ازین خروجی ظاهر نمی شود و آنچه در اینجا است درست است گفتند پس بدانید که آنچه از ما واقع شده همین است و باقی اقرار است و باز بعد از سائے گفتند که روزی خواجه خاوند محمود باینجا آمد بودند گفتند که خواجه باقی اجازت صریح از پیر خود ندارد بجهت آنکه روزی مولانا خواجگی بکنایه خریزه می خورد و دو قاج قاج را خود بریده بدست حاضران و مریدان میدادند و بخواجه باقی ندادند اصحاب گفتند خواجه نیز حاضر اند مولانا خواجگی بکنایه فرمودند ما خریزه با و درست دادیم خواجه باقی ازین استنباط کردند که مرا اجازت ارشاد دادند من گفتسم بن چنین نیست چرا که ما هرگز این چنین سختی از پیر خود و از دیگر مردم نمیشنیده ایم بلکه خواجه باقی بایا میگرددند که این کار از دست من نمی آید و این بار را من نمی توانم برداشتم و مولانا خواجگی میفرمودند که ما اجازت دادیم و ترا این کار را باید کرد درین اثنا بے چند بے از ریش سفیدان نیز گفته اند که مادران مجلس حاضر بودیم که مولانا خواجگی اجازت ارشاد بخواجه باقی دادند خواجه خاوند محمود گفتند پس با غلط شنیده بودیم و بعد از آن شیخ احمد بن مودند که آنچه از مریدان خواجه خاوند محمود بایشان اعتقاد دارد خواجه آپنجان نیستند و من آن اعتقاد بخواجه ندارم هر سه سوالی که در خاطر حضرت اخوند گزشت بود شیخ جواب دادند و فات ایشان در سال یک هزار و سی و چهار هجری بوده و مدت عمر شصت و سه سال

و تیر در سه بند است

حضرت شاه بلاول قدس سره

ولادت ایشان در قصبه شیخوآهن که از مضامات پنجاب است واقع شده مدتها پیش از این است و علم ظاهری و باطنی کسب نموده بودند و در سلسله علییه قادریه مرید شیخ شمس اندوایشان مرید شیخ ابواسحاق و ایشان مرید شیخ داؤد و منی وال که ذکر ایشان

در حالی که روح مطهر آنسرد در راقبض گردند سر مبارک آنحضرت میان سینه و شش من بود و پنجم آنکه آنحضرت
صلعم روز نوبت من بحالت نمودند و پنجم آنکه آنحضرت در خانه من بدفون گشتند و بیعت پیوسته
که از رسول صلعم پرسیدند که دوست ترین آدمیان نزد یک تو کیست فرمودند عایشه گفتند از
عروان فرمودند و برادر از انس بن مالک رضی الله عنه مرویست که اول دوستی که در اسلام پیدا
شد دوستی پیغمبر بود صلعم با عایشه صدیقیه و مردم هدایای خود را بر روز نوبت عایشه صدیقت
بخندست آنحضرت میفرستادند و مقصود ایشان ازین امر طلب رضا و آنسرد بود و آنحضرت
به فاطمه زهرا میفرمودند که دختر من دوست میداری تو آنچه من دوست میدارم حضرت
فاطمه گفتند آری دوست میدارم فرمودند پس دوست دار عایشه را از حضرت عایشه منقول است
که گفتند پیغمبر صلعم علیه و سلم من فرمودند که میدانم که تو از من کی خوشنودی و کس
بغضب گفتند یا رسول الله از کجا میدانی فرمودند چون خوشنودی قسم بخوری که لا در ب
عقد هرگاه دشمنی کی میگویی لا در ب ابراهیم گفتم آری چنین است گویند عایشه صدیقیه رضی الله
سناشش ساله بودند که سیدانام به عقد خویش گذارند و مهر ایشان متاعی که بود و بجهاد هاشم
می ارزید و بر دایه پانصد درهم بود آنحضرت آنرا قرض نمود و تسلیم ایشان کردند و فاسق
حضرت عایشه صدیقیه رضی الله عنها شب سه شنبه هفدهم ماه رمضان سال نجاه و شصت هجری
برده و مدت عمر شریف شصت و شش سال و قبر در بقیع است و اکثر اهالی مدینه مشرفند
حاضر شدند و ابوهریره رضی الله عنه به جنازه ایشان نماز گذاروند.

حضرت زینب رضی الله عنها

نام پدر ایشان خزیمه بن حارث بن عبدالمطلب بن عمر بن عبدمنات بن هلال بن عامر بن صعصعه
است در رمضان سال سوم از هجرت پیغمبر صلعم ایشان را در عقد نکاح خویش در آورند و هشت ماه
ز خانه و مبارک آنحضرت بودند و بعضی بر آنند که سه ماه و ایشان را ام الماسکین میگفتند بحسب رحم و
شفقت و کثرت طعام و احسانی که بر مساکین داشته اند و فایده ایشان در غره بیع الاخر ساجی چهارم از حیرت بود و در بقیع
حضرت زینب نیت حش رضی الله عنها

نیت ایشان ام التحکم نام پدر ایشان امیه بنت عبدالمطلب که عمه رسول صلعم بودند و نام اول

و نور آن از خانه ایشان منتشر شد چنانکه در مکه معظمه هیچ خانه نمانده الا که بآن نور شو گشت و در آن زمان که در عقد آن سرور در آمدند سن مبارک ایشان چهل سال بود و سن آنحضرت بست و پنج سال و مهر ایشان بست شتر مایه بود و اولاد آنحضرت از دختر و پسر تمام از ایشان بود و سید عالم صلعم حجت رعایت خاطر ایشان تا ایشان در حیات بودند هیچ زن نخواستند و اول کسیکه از زنان با اتفاق بشفرت اسلام مشرف گشت حضرت خدیجه کبری بود و در روز جبرئیل علیه السلام به سید عالم صلعم گفت یا رسول الله صلعم این جدیحه است که می آید برای تو ظرفی پر از ادا و طعام می آرد چون بتو رسد او را از پروردگار او و از من سلام رسان و بشارت ده او اینچنانکه در از یک مرد و اید محبوب که در آن خانه هیچ خصوصیت در آنجی نبود گویند چون حضرت نشاند حضرت پروردگار خود و از جبرئیل علیه السلام سلام رسانید حضرت جواب سلام فرمود و وفات ایشان صبح آنست که در دهم ماه رمضان سال دهم از بعثت آن سرور واقع شده مدت عمر شریف شصت و پنج سال و قبر ایشان در مقبره حجون است پیغمبر صلعم خود بمقبره ایشان رفته و عایه فرمود و بعد از رحلت آن سرور صلعم بسیار یاد میگردید

حضرت عائشه صدیقه رضی الله عنها

لینت ایشان ام عید الشتر است ایشان از منقیات و فقها و علماء و صحای و بلغای صحابه بودند و چنانکه حضرت رسالت پناه صلعم در شان ایشان فرموده اند که خذوا ثلثی و تریکم عن هذه الحیر یعنی بگردو حصه از سه حصه دین خود با از این سترج پوش و از حضرت عائشه صدیقه مدیست که گفتند ما فیضیت و فریت داده اند بر سائر از دین پیغمبر صلعم به ده چیز اول بکری غیر از من نخواستند سید انام دوم آنکه هیچ نخواسته آنحضرت که پدر و مادر او و هجرت کرده باشند در راه خدا غیر از من سوم آنکه در پائی من آیات کریمه از آسمان نازل شد چهارم آنکه پیش از آنکه مرا رسول صلعم بخواد جبرئیل علیه السلام صورت مرا بر پارچه حریری بآورد و نمود و گفت این را زن کن پنجم آنکه من و پیغمبر صلعم از یک طرف غسل میکردیم و با پنج زنی این امر بجائی آوردند ششم آنکه آنحضرت نماز میگذاشتند و من پیش نماز آنحضرت به پهلوی خوابیده بودم و این امر مخصوص من بود هفتم آنکه در جائه خواب پیچ زن وحی بآن حضرت نازل نمی شد مگر در جائه خواب من ششم آنکه

حضرت صفیه رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حی بن اخطب بن تعلبه بن ثعینه است و نام مادر ایشان زینب سہمائل و صفیه رضی اللہ عنہا از سبایای حبش بودند چون سیدنا امام مسلم ایقانرا مخیر ساختند کہ آزاد کنند و بقوم ایشان ملحق سازند بآنکہ اسلام آوردند و حضرت رسول خواستگاری نمودند و گفتند یا رسول اللہ تحقیق کہ از روی اسلام دارم و تصدیق تو کردہ ام پیش از آنکہ دعوت کنی و اکنون کہ بمنزل تو آمدم مراد یہودیہ هیچ حاجت نیست نہ پدری و نہ برادری در میان یہود دارم یا رسول اللہ مراد یہان کفر اسلام مخیر میگردد و اللہ کہ خدا و رسول وی حسب اندزد من از آزادی و حقوق بقوم خود پس حضرت را خوش آمد و ایشان را بر اسے خود نگاہ داشتند و آزاد کردند و آزادی ایشان را امر ایشان ساختند و وفات ایشان در سال سی و شش و بقولی در سال پنجاہ و بقولی پنجاہ و دو از ہجرت و بقولی در ایام خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ بودہ و ایشان نماز گزار و اندوختہ و رقیع است۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان ابوسفیان است و نام مادر ایشان صفیہ بنت ابی اہماس بن امیہ بن عبد شمس است کہ عمہ حضرت امیر المومنین عثمان بود و ام حبیبہ فرمودند کہ در واقع دیدم کہ شخصی بامن خطاب میکند کہ یا ام المومنین بیدار شدم و تعبیر واقعہ خویش بآن نمودم کہ پیغمبر صلعم مرا خواہد ساخت حضرت عثمان ایشان را در مدینہ سال ہفتم از ہجرت بسرور عالم دادند و در الوقت ایشان سی و پنج سالہ بود و در ہر ایشان چہار صد و نیاہ زر و سیخ و بر وایتے چہار ہزار درم نقرہ بود و وفات ایشان در سال چہل و دوم یا چہل و چہارم از ہجرت واقع شدہ و قبر در بقیع است۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ایشان دختر حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب اند رضی اللہ عنہ و مادر ایشان زینب بنت مظعون بن حبیب بن دہب است و در سال سوم یا دوم از ہجرت حضرت سیدنا امام مسلم ایشانرا از عقد خویش در آوردند و ولادت ایشان پنج سال پیش از نبوت بودہ و وفات

ایشان برہ پور حضرت سیدنا ام ایثان را تیز وادہ زنیب گذارشتند و در راه ذیقعد رسال
 بحکم از ہجرت ایشان را در عقد خود آوردند و در باب خواستگاری ایشان بر آنحضرت
 آیات کریمہ نیز وارد شد مرویست کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی اذن بخانہ زنیب رفتند
 و رجا کے ایشان سر بر نہ بودند گفتند یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی خطبہ دبی گواہ
 فرمودند اللہ الزوج و جبریل الشاہد از زنیب رضی اللہ عنہا مرویست کہ روزی بحضرت
 سید الرسلین گفتیم کہ مرا چند فضیلت بہت کہ ہر سچ کہ ام از ازواج ترانست یکے آنکہ نکاح من
 در آسمان واقع شدہ و دیگر در ان قضیہ جبریل علیہ السلام میانہی بود و گواہ اول زنی کہ
 از و اج مطہرات بعد از پیغمبر مسلم فوت کرد ایشان بودند و فات ایشان در سال ہستم
 از ہجرت و بقولے بہت و یکم بود مدت عمر نچاہ و سہ سال حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
 عنہما ہل مدینہ مشرفہ را حاضر ساختہ بر ایشان نماز گذاردند و بقرہ و بقیع است

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

ایشان ام الاسود نام پدر ایشان زینب بن قیس بن عبدس بن عبدود بن نصر مالک بن جہیل
 بن لوسے بن غالب قریشیہ العامریہ است و نسب ایشان بانسب سردور کائنات
 و ربوبے متصل میشود و نام مادر ایشان زینب بنت قیس بن عمر بودہ در مکہ معظمہ ادا
 بہشت سلمان شدند در سال ہسم از بغوت بعد از وفات حضرت خدیجہ
 کبریٰ رضی اللہ عنہا پیش از تزوج حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت
 سیدنا ام ایثان را در نکاح خود آوردند و ہر ایشان چہار صد در ہسم بود و چون بکرسن
 ایشان را دریافتہ و آنحضرت ارادہ طلاق ایشان کردند مشیہ بر سر راہ آنسرور
 رشہ شدہ کہ خانہ عائشہ صدیقہ میرفتند گفتند یا رسول اللہ مرا طلاق مدہ و من سچ طے
 ہمارا مایان ہسم کہ فراسے قیامت باز و اج تو محشور شوم و من نوبت خود را بعاثہ
 بخشیدم حضرت رب است پناہ صلعم از ان ارادہ در گذشتند و فات ایشان در او اخر
 ہشتاد و امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ بودہ و بقولے در زمان حکومت معاویہ
 رحلت نمودہ اند و قول اولی شہرت بقدر بقیع است۔

و دوران وقت حضرت فاطمه پانزده یا هیزده ساله بودند و سه پسر که حضرت امیرالمومنین حسن و حسین و محسن و سه دختر که زینب و ام کلثوم و رقیه با ایشان متولد شده اند و محسن و رقیه در طفولیت بر حمت حق پیوستند و از زینب که بمیدان جعفر و ام کلثوم که بحضرت امیرالمومنین عمر فاروق تزویج کرده بودند زن زمانند از حضرت عائشه رضی الله عنهما پرسیدند که از آدمیان که دوست تربود رسول صلعم سرمودند فاطمه گفتند از مردان فرمودند شوهر و سه روزی بنیبر صلعم با حضرت علی و فاطمه زهرا با سبط میفرمودند و بهر دو مطلق می نمودند حضرت علی گفتند یا رسول الله او دوست ترست بنوازمین یا سن آنسر و فرمودند که بی اصحابی مشک و انت با عمر علی منها یعنی فاطمه و دوست تراست بیوی من از تو دو عزیز تری بر من از روزی حضرت سیدانام صلعم بحضرت فاطمه فرمودند این شخصی که در راه پیش آمد و یک گفتند یا رسول الله آری فرمودند ملک بود که هرگز پیش ازین بر زمین نیامده امروز از پروردگار خود دستوری خواست که من سلام کند و بشارت دهد مرا که فاطمه سید زنان اهل بهشت و حسن و حسین جوانان اهل بهشت خواهند بود و ولادت با سعادت حضرت فاطمه زهرا در سال پنجم و بقولے چهل و یکم از واقعه فیل پنج سال بیشتر از نیت حضرت سید انبیا صلعم واقع شده و وفات در شب سه شنبه سوم ماه رمضان بعد از وفات آن سرور صلعم و بقول اصح پشش ماه روی نموده مدت عمر شریف بیست و هشت سال بوده و قبر در بقیع است و نماز را ایشان حضرت علی علیه السلام گزرا ده اند و بقولے عباس رضی الله عنهما

حضرت زینب رضی الله عنهما

ایشان بزرگترین بنات آنسر و اند صلعم بقول اصحاب ایشان را با پسر خاله ایشان ابوالعاص بن ابریم عقد کرده بودند و بعد از ایمان آوردن ابوالعاص آنسر و زینب را تحفه نیکاح کردند و بقول بیهان نکاح با و باز گردانیدند و از ایشان یک پسر علی نام و یک دختر امامه نام متولد شد پسر چون بسر حد بلوغ رسید از دنیا برفت و امامه را حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه بعد از وفات حضرت فاطمه زهرا بموجب وصیت ایشان بعقد خویش در آوردند

ایشان در سال چهارم هجری یا قبل و یا بعد از آن هجرت کرده و قبر در بقیع است

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن ابی صہار بن حبیب بن واثق بن ذکوان است و آن سرور صلعم ایشان را در ماه شعبان سال بیستم یا ششم از هجرت در عقد خویش در آورند و وفات ایشان در مدینه سال پنجاه و پنج یا نجاه و شش هجری واقع شده و مدت عمر شصت و پنج سال بوده و قبر در بقیع است

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نام پدر ایشان حارث بن خزن بن بحر بن النزم است و نام مادر همد بنبت عوف بن زہیر بن الحارث است در سال بیستم از هجرت سیدانام صلعم در چہین مراجعت ایشان را در عقد خویش در آورند از ایشان مرویست کہ فرمودہ اند شبی کہ نوبت من بود رسول صلعم از پیش من بیرون رفتند برخاستم و در راستم بعد از لحظہ آمدہ در را باز کردند کہ شودم سو گندہ اند کہ در را بگشائی گفت یا رسول اللہ در شب نوبت من در خانہ زنان دیگر میردی فرمودند کہ درم لیکن بقضاے حاجت رفته بودم و وفات ایشان در سال پنجاه و یک هجری و بقولی شصت و یک یا سہ یا شش بوده و قبر در بقیع است +

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا

نام ایشان ہند بنت ابی ایہہ است در سال صلعم در ماه شوال سال چهارم از هجرت ایشان را در عقد خود در آورند و مر ایشان متاعی بود کہ قیمت آن نہ درم بود و آخر زنی کہ از ازواج مطہرات بحمت حق پیوست ایشان بودند و وفات ایشان در سوم ربیع الآخر سال شصت و یک یا پنجاه و نہ هجری بوده و ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بر ایشان نماز گذارده اند و مدت عمر شصتاد و چهار سال و قبر در بقیع است

و کرمات طہرات زاکیات حضرت صلعم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاہرہ و زاکیہ و راضیہ و مرضیہ و قبول است اگر چه فاطمہ زہرا پس خسر دترین نبات آن سرور صلعم اندام در محبت و شفقتی کہ آن سرور را با ایشان بود بزرگ ترین ہمہ اند و جمیع اولاد اجداد سیدانام صلعم از ایشان ست حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ در رمضان سال دوم از هجرت بعد از مراجعت از غزوہ بدر ایشان را خواستگاری نمود

مرا با مرزش است من بشارت نه داد و خداے تعالیٰ ز نے را از امت من بدرجہ مریم رسانید

حضرت شعوانہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از بچہ بودہ اند و در آید می نشستند و نبات خوش و عظیم می خوردند و از خوش داشتند و از جان و عابدان و زاهدان و در مجلس ایشان حاضر میشدند ایشان را گفتندی ترسم کہ از گریہ بسیار چشم تو نابینا شود و گفتندی در دنیا کور شدن از گریہ بسیار مراد است تراست از گور و شدت عذاب و دوزخ و در آخرت و گفتندی چہی کہ از بقاے محبوب باز ماند و بدیدار و اشتاق با شریفی گریہ نیک نماید گویند چون بچہ بد شیخ فیصل عیاض نزد ایشان آمدند و طلب دعا کردند گفتندی اے فیصل میان تو و خدا ای تمناے چیزے هست کہ اگر دعا کنم مستجاب شود فیصل عیاض نمرہ بزود و بیویش افتاد و وفات ایشان رسان یکصد و پنجاه و پنج بحری بودہ

حضرت عقیقہ العاہدہ رحمہما اللہ تعالیٰ

از اہل بصرہ بودند معاوہہ عدویہ صحبت داشتہ اند چندان بگریستند کہ چشم ایشان نابینا گشت کہ گفت چہ دشوار است نابینائی ایشان گفتند محجوب بودن از خدا ای تمناے ازان دشوار ترست وفات ایشان در سال یکصد و ہشتاد و پنج بحری بودہ

حضرت رابعہ بصری رحمہما اللہ تعالیٰ

اصل ایشان از بصرہ است بزرگی و حالت فقر زیادہ بران داشتند کہ در تحریر کتب سفیان ثورے رضی اللہ عنہ صحبت پر سیدن مسائل بصحبہ ایشان می رفتند و بموظعت و دعای حضرت رابعہ عربست داشتند حضرت رابعہ ہمہ شب نماز میکرد و تا سحر بر پای می ایستادند و گفته اند در شباعر و زری نہاد رکعت نماز میکردند و وقتے ایشانرا از من حج پدید آمد روی بادیہ نہادند و خری داشتند کہ خست بران بار کردہ بودند چون بمیان بادیہ رسیدند خبر بمذہل قافلہ گفتند کہ ما خست شما بر میداریم فرمودند شما بجا خود بروید کہ من تبوکل شما نیامدہ ام اہل قافلہ ہرستند و ایشان شما مانند مناجات نمودند کہ ائی باوشاہان جنین کنند با عورت غریب ما جزے مرا بخانہ خود خواندی و در راہ خرم را میرانندی و در میانان شما گذاشتی ہنوز مناجات تمام نکرده بود و نہ کہ خبر برخواست و ایشان بار بر و نہادند و بیکہ معظمہ رفتند راوی گفتہ کہ بعد از مدتی

ولادت ایشان پیش از نبوت در سال سوم از واقعه فیل بوده و وفات در سال هشتاد و هجرت واقع شده

حضرت رقیه رضی الله عنها

ایشان بعد از حضرت زینب متولد شده اند و سیدنا ام علیه الصلوٰۃ والسلام ایشان را با امیر المومنین عثمان رضی الله عنه عقد نموده اند و از ایشان پسری شد و آن پسر در سن دوسالگی وفات یافت و بعد از آن دیگر فرزندی نشد و ولادت حضرت رقیه پیش از نبوت در سال سی و سوم از واقعه فیل بوده و وفات در سال دوم از هجرت کلا آنسرور انزب دیده بدر رقیه بودند و واقع شد و قبر در بقیع است

حضرت ام کلثوم رضی الله عنها

بعد از رقیه و پیش از فاطمه زهرا رضی الله عنها متولد شده اند نام ایشان آمنه بود آنسرور صلعم بعد از وفات حضرت رقیه در سال سوم از هجرت ایشان را به عقد نکاح امیر المومنین عثمان دادند و مدتی با حضرت عثمان بودند و وفات ایشان در سال نهم از هجرت بوده است

ذکر نسای اعمار وفات الصالحات رحمۃ الله تعالی علیهن

حضرت زائده رحمها الله تعالی

ایشان کینری حضرت امیر المومنین عمر فاروق اند رضی الله عنها گویند روزی بملازمت حضرت رسالت پناه صلعم آمده سلام کردند آنسرور صلعم فرمودند ای زائده چرا پیش من دیر نمی آئی تو موقوفه من ترا دوست میدارم زائده گفت یا رسول الله صلعم امر و زنجبی آمده ام فرمودند آن چیست گفتند با ما و طلب میزیم میزیم چون پشاره میزیم و بنگی نکادیم تا بر کمر سواری دیدیم که از مسماء بر زمین آمد و بر من سلام گفت و گفت سید انبیاء از من سلام گوئی و بگوئی رضوان خازن بهشت گفت بشارت مرا ترا که بهشت بر امتان توبه کنه و بهشت کرده اند و گروهی بحیاب بهشت وند و گروهی حساب آسان کنند و گروهی را بشفاعت توبه بخشند این گفت مقصد آسمان گرو و از میان آسمان زمین بین التفات کرد و مرادید که آن پشاره را بر بنیتو انم برداشت گفت یا زائده این پشاره بر سنگ بگزار دو مرنگ را گفت آن پشاره را باز آمده بخانه عمر ببر آن سنگ را برداشد و پشاره میزیم می آور و با بر خائیه حضرت عمر رسول صلعم برخاستند و باز آمده بدرخانه حضرت عمر گفتند او را آمدند سنگ بدیدند سید کونین صلعم گفتند الحمد لله که خدای تعالی مرا از دنیا بیرون نبرد و مرا رضوان

مشتاد و بیخ مجری بوده و قبر در جبل مقدس است بعد از فوت ایشان را بنحوی که یزد برسدند که خبرگویی از
و دیگر فرمودند چون آنچنان مردان در آمدند گفتند من زبک گفتم باز گردید و حق تعالی را بگوئید که
بنشین من هرا خلق تو پیر زنی را فراموش نکردی و من کلز همه جهان ترا دارم چون فراموشت کنم

حضرت نفسه رجه الله علیه

نام پدر ایشان بن زید است از قدما رسا محمدی و مقیم مصر بودند منقول است که چون امام
شافعی رحمه الله بمصر رسیدند پیش ایشان حدیث سند نمودند و چون امام بر حمت حق بود
بنمازه امام را بخانه ایشان برده نماز گذاردند و وفات ایشان در ماه رمضان سال دوم
هشت مجری بوده و چون بر حمت حق پیوستند روح ایشان احق بن جعفر خواستند که بدین برسد
اهل مصر درخواست نمودند که مرقد ایشان همین جا باشد قبول نمودند و بموضی که مابین قاهره و مصر
و آنرا در ب سبلع گویند دفن کردند -

حضرت زین العابدین علیه السلام

از قدما ای قسا از خراسان و کبار عارفان بوده اند مجاور که سلفه گفتند و گلایه به زیارت بیت المقدس
میرفتند حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس الله سره ایشان ثنا گفته اند و فرموده اند و عمر
خود یک مرد یک زن دیده ام آن زن فاطمه نیشاپوریه است از بیج مقام او را خبر نکردم که آن
نیر او را ایمان نبوده یکے از مشایخ ذوالنون مصری را دیدند و پرسید که گرا بزرگ تردیدی از این
ا گفته فرمودند زنی بود در که او را فاطمه نیشاپوریه میگفتند و در نسیم معانی قرآن مجید سخنان
سیکفت که در عجب آید گویند و ز س برای حضرت شیخ ذوالنون چیزے فرستادند شیخ
قبول نکرد و گفتند از نسوان گرفتن مذلت و نقصان است ایشان گفتند هیچ صوفی
مورد نیاز بزرگتر از آن نیست که سبب در بیان نمید و وفات ایشان در سال دوم مسدوت
و سلم مجری بوده است

حضرت تحفه رحما الله تعالی

از کبار رسا عارفان کمالات و اعلاات بودند از شیخ مصری سلفه قدس سره منقول است
که فرموده شیخ اضطراب اشتم و خواهم نمی آید چنانچه تبه فوت شد چون نماز باید او بگذارد و دم

مجلسی در آمدند و سلفه
گفتند ای زاهد و آموخته
چون از ایشان گفتند گفتند
نمودند من فرستادم
را بیدانان ما را از ایشان
بودند و آنرا از ایشان
که علامت بود و آنرا
در وقت دیدم و آنرا
دانش

همان خرا و دیدم که میفرمودند شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن و ر
 راه خدا مرد بود و او را زن نتوان گفت والد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند
 باین جهت را به می گفتند و در شبی که حضرت را به متولد شدند والد ایشان رسول صلعم را خواب دیدند
 که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد و یک سال است بشفاعت او آفریده خواهند شد گویند
 و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند مراب البیت می باید بپوشی را چکنم
 و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من بدره در هر قدمی دوست
 نما میگردانم تا چهارده سال بکمر رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله کمر خشم مرا خطای رسیده
 باقی آواز داد که چشم ترا خطای رسیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی باین خانه دارد
 درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را به می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را به این چه
 شور است که در جهان افکنده را به گفتند که تو شور در جهان افکنده که چهارده سال زنگ کرده باشی
 رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز بادیه را قطع کردم ز را به گفتند تو در نماز قطع کردی و
 من در نیاز از حضرت را به پرسیدند که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را
 دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد اوت شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری در خانه رفتند
 و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع منی گفتند باری تو درون آئی
 تا صاحب منی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کند و دید گفت کسان باشند
 که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم میدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک دوست
 پس چگونه خواهم از کسی که دنیا دوست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه هست کرده
 بدشمنان خود داده که ما را تو بهی چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان مافیه بودند
 گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر آرسولان خدای خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها
 المصلیة ارجی الی ربک را حقیقه مرتبه غاوی فی عبادی و او علی جنتی یعنی ای نفس آرام گرفته بزمین
 که شاکر بودی در زمست و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعده پروردگار خود دوران جان
 که پس کنده آنچه بود داده اند پسندیده نزد خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی درشت
 همراه مقربان چون اکابر به درون درآمدند دیدند که بر حمت حق پیوستند وفات ایشان سال یکصد

نویسنده
 که میفرمودند شیخ زین الدین عطار در باب ایشان می نویسد که چون زن و ر
 راه خدا مرد بود و او را زن نتوان گفت والد ایشان را چهار دختر بوده و ایشان چهارم بودند
 باین جهت را به می گفتند و در شبی که حضرت را به متولد شدند والد ایشان رسول صلعم را خواب دیدند
 که میفرمایند که دختر سیده است که هفتاد و یک سال است بشفاعت او آفریده خواهند شد گویند
 و نفعی در بادیه کعبه را دیدند که باستقبال ایشان آمده گفتند مراب البیت می باید بپوشی را چکنم
 و چون سلطان ابراهیم گفتند که دیگران راه کعبه را بقدم رفتند و من بدره در هر قدمی دوست
 نما میگردانم تا چهارده سال بکمر رسیدند و خانه را ندیدند و گفتند سبحان الله کمر خشم مرا خطای رسیده
 باقی آواز داد که چشم ترا خطای رسیده اما کعبه باستقبال ضعیفه رفته است که روی باین خانه دارد
 درین اثنا سلطان دیدند که حضرت را به می آیند و کعبه بجای خویش باز آمد گفتند ای را به این چه
 شور است که در جهان افکنده را به گفتند که تو شور در جهان افکنده که چهارده سال زنگ کرده باشی
 رسیده گفتند چنین است چهارده سال در نماز بادیه را قطع کردم ز را به گفتند تو در نماز قطع کردی و
 من در نیاز از حضرت را به پرسیدند که حق سبحانه و تعالی را دوست داری گفتند و ارم گفتند شیطان را
 دشمن داری فرمودند از دوستی رحمان بعد اوت شیطان نمی پردازم گویند فصل بهاری در خانه رفتند
 و بیرون نمی آمدند خادمه گفت ای سیده بیرون آئی تا آثار صنع منی گفتند باری تو درون آئی
 تا صاحب منی بزرگی بخدمت ایشان رفت و لباس ایشان را بسیار کند و دید گفت کسان باشند
 که اگر اشارت کنی جامه حاضر سازند گفتند شرم میدارم که دنیا خواهم از کسیکه دنیا ملک دوست
 پس چگونه خواهم از کسی که دنیا دوست او عاریتی است و میفرمودند که الهی ما را از دنیا هر چه هست کرده
 بدشمنان خود داده که ما را تو بهی چون وفات ایشان نزدیک رسید اکابر بر بالین ایشان مافیه بودند
 گفتند بر خیز و بجای خالی کنی بر آرسولان خدای خاستند و بیرون رفتند آوازی شنیدند که یا ایها
 المصلیة ارجی الی ربک را حقیقه مرتبه غاوی فی عبادی و او علی جنتی یعنی ای نفس آرام گرفته بزمین
 که شاکر بودی در زمست و صبر نمودی در محنت باز گرد از دنیا بسوی موعده پروردگار خود دوران جان
 که پس کنده آنچه بود داده اند پسندیده نزد خدای پس در زمره بندگان شایسته من و در آئی درشت
 همراه مقربان چون اکابر به درون درآمدند دیدند که بر حمت حق پیوستند وفات ایشان سال یکصد

و به تمام مال خود که بستم هزار دردم باشد خریده ام و امید داشتم که مثل آن سود کنم از جنت کمالی
 که در منبر خود از تو گفتم صفت او چیست گفت مطرب است گفتم چند نگاه است که باین حال مثل آن
 گفت یکسال گفتم ابتداء این آشوب چه بود گفت عمو در کنار داشت باین ایام تشریف
 که حاصل این است سوگند بحق تو که نشکنم عهدی که با تو دارم و مکر ز کردارم دوستی را بعد از آنکه صفا
 یافته تیر شده اطراف دل من از وجد پس چگونه تسلی دهم و ساکن سازم آن دل را پس آن آنگهی که مرا
 هست بغیر از تو تو که گذاشتم مرا در مردم به بندگی بعد از آن بر خاست و عود و شربت و کبریه در آمد
 تصور کردم که محبت کسی مبتلا است و ظاهر شد که چنین نیست از تحفه پرسیدم حال چنین است
 بادل بریان و دیده گریان یقی چند بزوانه که معنی این است خطاب کرد مرا حق از دل من و عطف
 من بزبان من بود نزدیک شدم با و بعد از دیری و مخصوص گردانید مرا الله تعالی و برگزید و با
 کردم و قتی خوانده شدم لبیک گویان از روی خواش مرا نکرستی را که مرا خوانده بعد از آن صاحب
 تحفه را گفتم که بهای او مرد میست و زیادت میدهم فریاد بر آورد گفت تو مرد و روشی و بها آور
 از کجا و می گفتم اضطراب کن تو همین جا باش تا قیمت او را بیاورم بعد از آن گویان گریان برستم
 بخدای سوگند مالک یک دنیا رفت و تمام شب متحیر بودم و تضرع میکردم و خواب نمی آمد و
 میگفتم ای پروردگار بر زبان و آشکارا من عالمی و اعتماد بر فضل تو دارم پس سوای من ناگاه شخصی در
 بزرگ گفتم کیستی گفت یک از دوستان تو در کشاد و مرد دیدم با چار غلام و سبی با خود دارد گفت
 ای استاد اذن در آمدن میدهی گفتم در آئی چون درآمد گفتم کیستی چه آمدی گفت احمد بن رفیعه
 اشب بخواب دیدم که هاتفی آواز داد که پنج بدره زرب در پیش سری برو و نفس او خوش گردان
 که تحفه را بخردار با تحفه عنایتی است چون این شنیدم سجده شکر بجا آوردم و هشتم تا صبح شد
 نماز فرمود اگر دم دست گرفته به بیمارستان رفتم صاحب بیمارستان در انتظار بود چون مرید
 گفت مر حبا در آئی که تحفه را نزد حق تعالی قرب منزه است و دوشش هاتفی بمن آواز داد
 و گفت بدرستی که ادا زناست با و لے که خالی نیست از عطاس بلند شد و باز بلند شد در محال
 چون تحفه را دید چشم بر آب کرد و با خداے در مناجات میگفت مرا سیان خلق مشهور گردانیدی
 و درین وقت صاحب تحفه رسید گریان گفتم گریه چه آنچه تو گفستی آوردم پنج هزار سو گفتم نخواهم

چند روز بعد از این
 درین شب که در راه
 نشان از کوه در راه
 چند روز بعد از این
 درین شب که در راه
 نشان از کوه در راه
 چند روز بعد از این
 درین شب که در راه
 نشان از کوه در راه

در آن زمان دعای
 خداوند کرده این وقت
 دجسته اوی از مردان سر
 نه میسم و با ایناداد
 و بعد از آن که ایناداد
 و بعد از آن که ایناداد
 و بعد از آن که ایناداد
 و بعد از آن که ایناداد

وفات ایشان در ماه ربیع سال سکه صد و هشت و هشت هجری بوده و قبر نزدیک قبر الایقان

حضرت ام محمد رحمة الله تعالی

والده ماجده شیخ ابی عبد الله حنفی قدس الله سره از ای عابدات قائمات بوده اند و ایشان را شهادت و مکاشفات بسیار است همراه پسر خود از راه بحر مجاز رفتند گویند که شیخ عبد الله در عشره اخیره رمضان احیای شب میگرداند تا شب قدر در ریابند بام برآمده نماز میگوید و الله ایشان ام محمد در درون متوجه نشسته بودند ناگاه انوار شب قدر بر ایشان ظاهر شدن کرد آواز دادند که ای محمد ای فرزند آنچه تو آبخامی طلبی اینجا است شیخ فرود آمدند و آن انوار را دیدند زود بر قدم والده خود افتادند شیخ میفرمودند از آن وقت قدر والده خود بدانستم *

حضرت امه الواحد رحمة الله تعالی

نام ایشان سقینه و نام پدر حسین بن اسماعیل حاکی است هم علم قرأت و حدیث و فقه فرائض و هم حساب و نحو را خوب میدانستند و صدقه بسیار میدادند وفات ایشان در ماه رمضان سال سکه صد و هشتاد و هشت هجری است و مدت عمر آن نود سال تجاوز نمود

حضرت امه السلام

نام پدر ایشان قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف است شاکر و محمد بن اسماعیل بصلاتی اند و تنوخی و زاہدی و ابوالعلی از شاگردان ایشانند و فضائل کمالات بسیار داشته اند و ولادت ایشان در ربیع سال سه صد و هشتاد و هجری بوده وفات در ربیع سال سه صد و نود و دو واقع شده

حضرت محمد بن زکریا

نام پدر ایشان فخر الله است حافظ قرآن مجید و فخران حمید بوده اند روزی در وعظ گفتند جاسه که در وجه حلال باشد و در آن کس گناه نه کند و در پاره نمی شود چنانچه پیرانی که در بر دارم یا نه مادر من است و سیل و هفت سال است که پوشم و پاره نه شد نقل است از عبد الصمد که ایشان که در خانه مادری بود مشرف بر افتادند بوالده گفت که این دیوار را از سر نو باین ساخت ایشان بر پاره کاغذ پیر نوشتند و گفتند این کاغذ را بین دیوار محکم ساز چنان کردم بیست سال آن دیوار بحال ماند و نیفتاد و بعد از فوت ایشان بخاطر من رسید که بنیم

لغتم بشل قیمت سود گفت اسری علیه الرحمه وینا را بمن دی قبول تحفه آزاد است در راه خدا
 لغتم قطعه قیمت گفت ای استاد و دوش مرا سز نش کردند ترا گواهیدم که از مهال خود بیرون
 ادمم و در خدای تعالی از ختم روی باین فنی کردم از غیر میگرایست لغتمم چرا میگرای و گفت گویا خدا می
 با نجه مرا خواند بآن از من راضی نیست ترا گواه میگرم همه مال خود را در راه خدا صدقه
 کردم لغتم سبحان الله چه بزرگ است برکت تحفه بر همه بعد از آن تحفه بزرگ است و جاساس
 که در بزرگ است بیرون کرد و بلاسی پوشیده بیرون رفت و میگرایست لغتم خدای تعالی
 ترا الهائی داد گریه از بهر چیست بیتی چند خواند که معنی آن اینست میگرنیم آنرو بسوی او گریه
 میکنم از ترس او و سگند بخت او که دوست خواست من همیشه ام پیش او تا برساند مرا و محفوظ گرداند
 بخیزی که امید دارم از و بعد از آن بیرون آمدم و چند آنکه تحفه را جستم نیافتم هر سه غزیت کبیر
 کردیم احمد بنی در راه بر دوش و صاحب تحفه بکه منظم رسیدیم و در وقت آوار محرومی شنیدیم
 که این ابیات میخواند که معنی آن اینست دوست خدا در دنیا بیمار است و دراز است بیمار
 او پس واسه او درد اوست نوشا نیده دوست خود را جام محبت خود پس سیراب گردانید
 خدای دمی که نوشا نیده آن جام محبت را پس بهوش شده از محبت و خواهش بسوی او و نخواهد
 دوستی بنیر از چنین است کسی که دعوی شوق بسوی او کند بخود می باشد تا آنکه به بند او را پیش
 رفت چون مراد بد گفت ای سری لغتم لبیک تو کیستی که خدا ترا رحمت کند گفت لا اله الا الله تعالی
 از شناختن ناشناختن چرا من تحفه ام داد ضعیف شده بود لغتم ای تحفه چه فائده دیدی بعد از آنکه
 تنهائی گزید گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس نشید و از غیر خود وحشت داد لغتم این منشی برود
 گفت رحمه الله خدای تعالی او را از کرامتها چندان بخشید که پنج چشم نه دیده است و همسایه من است
 و ریشست لغتمم خواهی تو که ترا آزاد کرد و با من آمده است دعائی پنهانی کرد و در برابر کعبه بنقاد و
 جان براد چون خواهی و باید و دیر آمده دیده بر کافا در قسم که ویرا بر دارم مرده بود و بخیز و چرخین
 ایشان کرد و بجا که سرزم جسم الله تعالی

است ام عیسی رحمة الله تعالی

نام پدر ایشان ابراهیم حربی است از نسای عارفات کلمات بودند و در فقه فتوی می نوشتند

و تاریخ خود یکے از مشایخ روایت میکنند کہ زنی مصریہ در نواحی مصری سال بر یکبار اقامت کرد کہ در سراوگر بازار خانہ رفت و درین ہی سال بیج نخوردہ و بیج نیا شناسید و ہشام نام یافعی در روض الہامین آورده اند کہ یکے ازین تلافیہ گفت کہ در نواحی مصر زنی ویدم والدہ حیران ہی سال برد و پالیستادہ ماند و در زمستان و تابستان نہ نشیبت و نہ در روزہ از آفتاب بکاران اورا پناہی نبودہ و مارہا و تعبائنا گرد او دوسرے آمدند و ہشام امام عبد اللہ یافعی گویند کہ یکے از علما نقل کرد کہ در خوارزم زنی دیدم کہ زیادہ از بہت سال بیج نخوردہ و بیج نیا شناسیدہ و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس اللہ سرہ و رفعات الانس و شتہ اند کہ حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس اللہ تعالیٰ روحہ فرمودند کہ در دور پیرہ زنی بود کہ اورا بیبک می گفتند نزد من آمد و گفت ای ابو سعید بظلم آمدہ ام گفتیم گوی گفت مردم دعا میکنند کہ بار یک نفس بمباراز گذارسی سال است کہ میگویم کہ مرا یک قطرہ عین بہمن باز گذار تا بہ بیم کہ من کم یا من خود ہستم هنوز اتفاق نیفتادہ است

حضرت بی بی جمال خاتون

نام پدر ایشان قاضی سائیدہ است خواہر حضرت میان میراند کہ ذکر ایشان در ذکر سلسلہ علیہ قادیانہ مذکور شدہ بی بی جمال خاتون از کبار نفسا و عارفات قانقات اند و در ترک و تجرید رابعہ وقت طریقہ شغل از والدہ ماجدہ خود و از برادر بزرگوار و از دو خوارق و کرامات بسیار از ایشان بطور رسیدہ و میرسد چنانچہ وقتے قریب بدو من گندم و در ظرفی بدست مبارک خود انداختہ بودند ہر روز از ان گندم بیرون مے آوردند صرف و ابستان و فقرائے نمودند و گندم بحال خود بود تا یکسال کفایت کرد گویند روزے ہای بخانہ ایشان آوردند و وقت ایشان خوش بود چون نظر بران ہای انداختند نوری در ظاہر او پیدا آمد سرمودہ اندان ہای را بکام ہارید کہ بہمن وار و تا حال آن ہای خشک شدہ خوشان ایشان دارند و برکات آن طاہر و در طلبہ یا شاغیکہ نگاہ می دارند برکت عجیبی دران پیدا مے شود و گویند ہر کس بی من مے و حاشتے روی میدہد بخدمت ایشان رسیدہ التماس فاتحہ مے نمایند و از برکت توجہ ایشان آن منہ کفایت میرسد و طہامی کہ بروج بزرگان مے پزند اول بدست مبارک خود طہام را اندوخت یکشد بعد از ان دیگر را امر میکنند ہر قدر مرد کہ حاضر شدہ باشد ہمہ میرسد

در آن کاغذ چه نوشته اند میجو و وجد اسما حقین دلوار و قیاد و دوران نوشته بودند که ابی الهی محمد مسک السموات
والارض ان تزدلایا مسک السموات والارض مسک وفات ایشان در سال سکه صد و نود و سه هجری بوده

حضرت خدیجه واعظه

از کبار رفا سماع رفات صالحات ائمه حضرت قطب ربانی محبوب بمانی عمرت این
عبد القادر جیلانی اندر فی الله عنها گویند یکبار در جیلان خشک سال شد و در دم محبت طلب
باران بیرون رفتند باران بنارید همه بخدمت حضرت خدیجه آمدند و درخواست دعا نمودند
باران نمودند ایشان صحن خانه خود را رفتند و گفتند خداوند امن جادوب کردم و تو اب بپاش در
همان رو دی باران در گرفت و چندان بارید که گویی همه مشکها کشادند

حضرت امیر محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

نام پدر ایشان محمد بن علی بن عبد الله است با این سمون صحبت داشته اند و صدق و صلاح
و زهد و ورع بی نظیر بوده اند و ولادت ایشان در سال سکه صد و هفتاد و چهار هجری وفات در سال
چهار صد و شصت بود و مدت عمر شهادت و شش سال و قبر ایشان نزدیک قبر این سمون است
ت کرمیه مروزیه

نام پدر ایشان احمد بن محمد بن ابی حاتم است علم ظاهری و باطنی راجع ده بودند در حدیث
درس میگفتند وفات ایشان در سال چهار صد و شصت و سه هجری بوده
حضرت فاطمه واعظه رحمہا اللہ تعالیٰ

نام پدر ایشان حسین بن حسن بن فضلو است در مجلس وعظ ایشان همه نسا صالحات شهر حاضر
میشدند و بیغیض میرسیدند وفات ایشان در سال الفصد و ست و یکم هجری

حضرت فاطمه

نام پدر ایشان نصر بن عطار است از سادات نسا و در ریاضت و مجاهدت و زیر تعویض
یکانه زمانه بودند و در مدت عمر از خانه خود جز سه مرتبه بیرون نیامده بودند و وفات ایشان
در سال پانصد و هفتاد و سه هجری واقع شده بعضی از نسا صالحات مجاهدات را
و مجاهدت را بر مرتبه رسانیده اند که بالاتر از آن تصور نیست چنانچه امام عبد الله را می فرمودند

سید احمد علی - ترجمہ کتب اسلامیہ

۱۔ انسان فی علم القرآن - مولانا محمد رفیع صاحب
۲۔ جہان پروردگار - مولانا محمد رفیع صاحب

۳۔ زینت القاری - حسین شاہ محمد اعظمی
۴۔ حصہ القاری - مولانا محمد رفیع صاحب

۵۔ خطبہ شہر خلیفہ بنی تہ مولانا محمد رفیع صاحب
۶۔ ہجرت کے -

۷۔ رالفواد - معروف بہ اوالہاد مصنفہ مولوی نور الدین صاحب
۸۔ شواہد النبوة - یاسین سید و خلاق حضرت غیر البشر

۹۔ دراد ہمارا آل اطہار اور اصحاب کبار اور راز و اجاز
۱۰۔ کے تذکرہ بنی از ملا عبد الرحمن

۱۱۔ معارج النبوة - بیان شریف احوال حضرت علیہ السلام
۱۲۔ بڑی مستند کتاب ہر از ملا یحییٰ الدین کاشی

۱۳۔ معارج النبوة - حالات فضیلت حضرت خاتم الانبیا
۱۴۔ علیہ السلام علیہ آلہ وسلم مصنفہ شاہ عبدالحق صاحب

۱۵۔ دہلوی و دجلدین
۱۶۔ شرح سفر سعادت - مینی اور پراحوال شریعہ کے

۱۷۔ درودی احوال کے چھ باب ہیں -
۱۸۔ در طہارت پنجم - ۲۔ در نماز حضرت - ۳۔ اسلام

۱۹۔ حج اپنی - ۴۔ اذکار اپنی - ۵۔ در عہد احوال
۲۰۔ حضرت - مصنفہ مولانا عبدالحق دہلوی

۲۱۔ جامع طبیب - ۱۔ احوال - ۲۔ در عالم علیہ السلام
۲۲۔ اسلام میں ارتقاء طبیب - ۳۔ علی

۲۳۔ اسلام میں ارتقاء طبیب - ۳۔ علی

سید احمد علی - ترجمہ کتب اسلامیہ

۱۔ انسان فی علم القرآن - مولانا محمد رفیع صاحب
۲۔ جہان پروردگار - مولانا محمد رفیع صاحب

۳۔ زینت القاری - حسین شاہ محمد اعظمی
۴۔ حصہ القاری - مولانا محمد رفیع صاحب

۵۔ خطبہ شہر خلیفہ بنی تہ مولانا محمد رفیع صاحب
۶۔ ہجرت کے -

۷۔ رالفواد - معروف بہ اوالہاد مصنفہ مولوی نور الدین صاحب
۸۔ شواہد النبوة - یاسین سید و خلاق حضرت غیر البشر

۹۔ دراد ہمارا آل اطہار اور اصحاب کبار اور راز و اجاز
۱۰۔ کے تذکرہ بنی از ملا عبد الرحمن

۱۱۔ معارج النبوة - بیان شریف احوال حضرت علیہ السلام
۱۲۔ بڑی مستند کتاب ہر از ملا یحییٰ الدین کاشی

۱۳۔ معارج النبوة - حالات فضیلت حضرت خاتم الانبیا
۱۴۔ علیہ السلام علیہ آلہ وسلم مصنفہ شاہ عبدالحق صاحب

۱۵۔ دہلوی و دجلدین
۱۶۔ شرح سفر سعادت - مینی اور پراحوال شریعہ کے

۱۷۔ درودی احوال کے چھ باب ہیں -
۱۸۔ در طہارت پنجم - ۲۔ در نماز حضرت - ۳۔ اسلام

۱۹۔ حج اپنی - ۴۔ اذکار اپنی - ۵۔ در عہد احوال
۲۰۔ حضرت - مصنفہ مولانا عبدالحق دہلوی

۲۱۔ جامع طبیب - ۱۔ احوال - ۲۔ در عالم علیہ السلام
۲۲۔ اسلام میں ارتقاء طبیب - ۳۔ علی

۲۳۔ اسلام میں ارتقاء طبیب - ۳۔ علی

وکی نمیکند سن شریف ایشان اند شصت سال بنجا فرست و در دوستان بوطن خود اقامت دارد
و هرگز از آنجا بجای دیگر نرفته اند و بدین حضرت میان میر نیز نیامدند و تا امروز که سال
نیز از چهل و نه عمری است در قید حیات اند

خانہ کتاب

الحمد لله والمنة که این کتاب مسمی بصفیته الاولیا از زمین روح مطهر حضرت سید انبیا صلی الله علیه
وعلی وآله و اصحاب کسلم و توجیه اولیای معظم قدس الله ارواحهم در شب بیست و هفتم ماه
رمضان المبارک سال یکزار و چهل و نه هجری که سال بیست و نهم از سن این فقیر است با تمام رسید
اگر چه عبارت این کتاب راست بر است است و در عبارت آرائی مقیده نشده و فایده
ساده عام فهم نوشته لیکن بعضی جا افتد عبارت نفحات الانس قطب الاولیا قدوة الاتقیاء
نیز آسمان عرفان خورشید فلک ایقان حضرت مولانا نور المکمله والدین عبدالرحمن جامی قدس
سره السامی که کمال فصاحت و متانت دارد و ایشانرا استاد خود میداند کرده در بیان روزمره
خود را نیز ترک ساخته اگر میخواست که بعضی از سخنان خوش و احوال و حواری مشائخ که الحال
در قید حیات اند و این فقیر خود ایشانرا ملازمت نموده و کرامات ایشان مشاهده کرده داخل
این کتاب سازد لیکن چون وقت تقاضا نمیکرد و نوشت و همین سبب سخنان عامی و
نکته های دقیق اکابر سلف را که عام فهم نبود نیز داخل نساخته شیخ ابوسعید خراسانی بصره رسیدند
ایشانرا گفتند ای سید قوم چرا بر بنبر سخن نمویی فرمودند این مردم از حق عنایت غائب اند ذکر حق
با غائبان غیبت است و چنانچه گفته اند الولی یوفی الولی تخمین سخنان ولی را هم جز ولی نفهم پس
بغیر ایشان نباید گفت امید که سفینه سیکته از برکت اسامی این بزرگان مقبول تمام یا بد
و خوانندگان را بهره تمام از آن حاصل آید اگر بمقتضای بشریت سهوی و خطای شده باشد
ارباب انش آزرند بل اصلاح بیوشند الحمد لله محمد اکبر اودا آما ابد

خاتمه الطبع

الحمد لله والمنه که کتاب فیض انساب سے بقیۃ الاولیاء در مطبع نشی نول نشور واقع کالجور میرپور
عالمیناب علی القاب نشی پراگ نراین صاحب بجاگر مالک مطبع دام اقبالہ انور پور دوم مطبع

قطعه تارسیخ طبع از نمونه کامل فنی بجاوانان
هفتاد و نه سال اینده منطبق بر عجب را آشکارا در آن کمال در حد اولیائی تا به جزیع مستقیم است
بزرگوار

مولوی محمد نوبال دین

ہزار مسئلہ - مجموعہ ہفت رسالہ ذیل مولفہ محمد عبدالرشید

۱۔ ہزار مسئلہ ۲۔ مسائل غنائیہ ۳۔ صمدی مسئلہ

۴۔ مناجات باری تلمیذ ۵۔ طبع شریف ۶۔ نور نامہ

چل مسائل -

شرح محرمی منظوم عقائد اہل سنت و مسائل نازہ

روزہ مولفہ محمد خان قندھاری -

تبلیغ الغافلین - مسائل دین مصنفہ مولوی سید

محمد طیب و ابن محمد تقی -

جواب سائلین مولفہ مولوی لعل محمد -

حیرۃ الفقہ مسائل مشککہ کے سوال جواب مہمانی مولفہ

سید ابراہیم حسینی -

اظهار الحقیقت یعنی مسائل فقہ کو حل کیا ہے

نور الہدایہ - ترجمہ شرح وقایہ وری فقہ حنفیہ کی کتاب

جلدین اولین عبادات بین مترجمہ مولوی حید الزمان

ایضاً - جلدین آخرین معاملات بین -

کنز الدقائق - اردو - سبکی بہ تحفہ الجمع مصنفہ مولوی محمد سجاد خان

حسن المسائل - ترجمہ کنز الدقائق مترجمہ مولوی محمد

حسن - رسالہ چار باب کا ترجمہ مسائل فقہیہ مصنفہ و

مترجمہ مولوی کفایت اللہ صاحب -

چل مسائل فقہ - مصنفہ مولوی محمد ابراہیم حسینی بنگلوری

جواہر اشرف - مولفہ مولوی اشرف علی خان -

حراط الاسلام - دھرا طائفہ مسائل فقہ حنفیہ -

شبلیہ احمدی - سدا پائے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ

جمال الدین حسن خان

تقویٰ زائر - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شمس علی خان

دواۓ مجلس - مسیح یاض الارہانی احوال سید ابوالبرکات

مولوی وحید الدین محمد رفوی -

اسرار کر بلا - حالات معرکہ کر بلا و علی مولفہ منشی محمد علی الدین بنگلوری

مہربوت - نعت پیغمبر مصنفہ نواب محمد مراد علی خان

نظام - رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان مولفہ مولوی

محمد حسین علی ہاشمی شاہجہان پوری -

صبح کا ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و قیامت

مولفہ مولوی عباس علی -

تفہیم الشہادتین - معروف بہ تذکرۃ الحسین مصنفہ مولوی

عبد المنشی شاہ قادری خفی -

ذکر الشہادتین - مصنفہ احمد خان صوفی اکبر آبادی لائق

پرستے مجاس محرم کے -

تذکرۃ الصلوٰۃ - انتخاب ہر تذکرۃ الصلوٰۃ کا منتخبہ سید

رافع الدین حسین دہلوی -

ناصر التائین - اردو نظم بین مولج مبارک احوال

مصنفہ مولوی ناصر علی غیاث پوری -

ناصر الحسین - فی اخلاق سید المرسلین مصنفہ - ایضاً

منہج التجات - اویعہ عاشوراء و غیرہ مصنفہ منشی غلام حیدر

ناصر العشاق - ذخیرہ درویش شریف با ترجمہ اردو مصنفہ

مولوی ناصر علی غیاث پوری -

تحفۃ المؤمنین - تصنیف مولوی قربان علی -